مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ فَانْتَھُوْا۔

رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد دوم ○ حصہ اول

ابواب القدر | ابواب الفتن | ابواب الرویا

ابواب الشہادات | ابواب الزہد | ابواب صفۃ القیامۃ

ابواب صفۃ الجنۃ | ابواب صفۃ جہنم | ابواب الایمان

ابواب العلم | ابواب الاستیذان والادب

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور ○ پاکستان

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی شریف مترجم

جلد دوم

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبد الرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ۰ لاہور ۰ پاکستان

Ph:7211788-7231788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: ــــــــ جامع ترمذی شریف

تالیف: ــــــــ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: ــــــــ مولانا ناظم الدین

نظرِ ثانی: ــــــــ حافظ محبوب احمد خان

طابع: ــــــــ خالد مقبول

مطبع .... زاہد بشیر

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
تقدیر کے متعلق ابواب	۱۳
۱: تقدیر میں بحث کرنے کی ممانعت	
۲: باب	
۳: بدبختی اور خوش بختی کے بارے میں	۱۴
۴: اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے	۱۵
۵: ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے	۱۶
۶: تقدیر کو صرف دعا ہی لوٹا سکتی ہے	
۷: لوگوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں	۱۷
۸: اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے	
۹: عدویٰ، صفر اور ہامہ کی نفی	۱۸
۱۰: خیر وشر کے مقدر ہونے پر ایمان لانا	۱۹
۱۱: ہر شخص وہیں مرتا ہے جہاں اس کی موت لکھی ہوتی ہے	۲۰
۱۲: تقدیر الٰہی کو دم، جھاڑ اور دوا نہیں ٹال سکتے	۲۱
۱۳: قدریہ کے بارے میں	
۱۴: باب	۲۲
۱۵: رضاء بالقضاء کے بارے میں	
۱۶: باب	۲۳
فتنوں کے متعلق ابواب	۲۵
۱۷: تین جرموں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حرام ہے	
۱۸: جان ومال کی حرمت	
۱۹: کسی مسلمان کو گھبراہٹ میں مبتلا کرنے کی ممانعت	۲۶
۲۰: کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت	۲۷
۲۱: اس بارے میں کہ ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے	
۲۲: جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے	
۲۳: جماعت کی پابندی	
۲۴: برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے	۲۹
۲۵: بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بارے میں	۳۰
۲۶: ہاتھ، زبان یا دل سے برائی کو روکنے کے متعلق	
۲۷: اسی سے متعلق	۳۱
۲۸: جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے	
۲۹: امت کے لیے رسول اللہ ﷺ کے تین سوال	۳۲
۳۰: جو شخص فتنے کے وقت ہو وہ کیا عمل کرے	۳۳
۳۱: امانت داری کے اٹھ جانے کے متعلق	
۳۲: سابقہ امتوں کی عادات اس امت میں بھی ہوں گی	۳۴
۳۳: درندوں کے کلام کے متعلق	۳۵
۳۴: چاند کے پھٹنے کے متعلق	
۳۵: زمین کے دھنسنے کے بارے میں	۳۶
۳۶: سورج کا مغرب سے نکلنا	۳۷
۳۷: یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے متعلق	۳۸
۳۸: خارجی گروہ کی نشانی	
۳۹: اثرہ کے بارے میں	۳۹
۴۰: نبی اکرمؐ نے صحابہ کرامؓ کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی	
۴۱: اہل شام کی فضیلت کے بارے میں	۴۲
۴۲: میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کو قتل نہ کرنے لگ جانا	
۴۳: ایسا فتنہ جس میں بیٹھا رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا	۴۳
۴۴: ایک فتنہ ایسا ہوگا جو اندھیری رات کی طرح ہوگا	
۴۵: قتل کے بارے میں	۴۴
۴۶: لکڑی کی تلوار بنانے کے بارے میں	۴۵
۴۷: علامات قیامت	۴۶
۴۸: باب	۴۷
۴۹: نبی اکرمؐ کی بعثت قیامت کے قرب کی نشانی ہے	۴۹
۵۰: ترکوں سے جنگ کے متعلق	
۵۱: کسریٰ کی ہلاکت کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا	۵۰
۵۲: حجاز کے آگ نکلنے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی	
۵۳: جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی	۵۱
۵۴: بنی ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا	
۵۵: تیسری صدی کے متعلق	۵۲
۵۶: خلفاء کے بارے میں	۵۳
۵۷: خلافت کے متعلق	
۵۸: خلفاء قیامت تک قریش ہی میں سے ہوں گے	۵۴
۵۹: گمراہ حکمرانوں کے متعلق	۵۵

عنوان	صفحہ
۶۰: امام مہدی کے متعلق	۵۶
۶۱: عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بارے میں	
۶۲: دجال کے بارے میں	۵۷
۶۳: دجال کہاں سے نکلے گا	۵۸
۶۴: دجال کے نکلنے کی نشانیوں کے بارے میں	
۶۵: دجال کے فتنے کے متعلق	۵۹
۶۶: دجال کی صفات کے بارے میں	
۶۷: دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکتا	۶۲
۶۸: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے	۶۳
۶۹: باب	
۷۰: ابن صیاد کے بارے میں	۶۴
۷۱: باب	۶۷
۷۲: ہوا کو برا کہنے (گالی دینے) کی ممانعت کے متعلق	۶۸
۷۳: باب ۷۳تا۸۱	
خواب کے متعلق ابواب	۷۷
۸۲: مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے	
۸۳: نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں	
۸۴: نبی اکرم ﷺ کے اس قول کے متعلق کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا	۷۹
۸۵: اگر خواب میں کوئی مکروہ چیز دیکھے تو کیا کرے؟	
۸۶: خواب کی تعبیر کے بارے میں	۸۰
۸۷: باب	
۸۸: جھوٹا خواب بیان کرنا	۸۱
۸۹: باب	
۹۰: باب	۸۲
۹۱: نبی اکرم ﷺ کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانا	۸۳
گواہوں کے متعلق ابواب	۸۷
زہد کے باب	۹۱
۹۲: نیک اعمال میں جلدی کرنا	۹۲
۹۳: موت کو یاد کرنے کے بارے میں	
۹۴: باب	
۹۵: جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہشمند اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے	۹۳

عنوان	صفحہ
۹۶: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کو خوف دلانا	۹۳
۹۷: خوف خدا سے رونے کی فضیلت کے بارے میں	۹۴
۹۸: نبی اکرمؐ کا فرمان کہ اگر تم لوگ وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو ہنسنا کم کردو	
۹۹: جو شخص لوگوں کو ہنسانے کیلئے کوئی بات کرے	۹۵
۱۰۰: باب	
۱۰۱: کم گوئی کی فضیلت کے متعلق	۹۷
۱۰۲: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی بے وقعتی	
۱۰۳: دنیا مؤمن کے لیے جیل اور کافر کے لیے جنت ہے	۹۸
۱۰۴: دنیا کی مثال چار شخصوں کی سی ہے	
۱۰۵: دنیا کی محبت اور اسکے متعلق غمگین ہونا	۹۹
۱۰۶: مؤمن کیلئے لمبی عمر	۱۰۰
۱۰۷: اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں	۱۰۱
۱۰۸: زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت	
۱۰۹: امیدوں کے کم ہونے کے متعلق	
۱۱۰: اس امت کا فتنہ مال میں ہے	۱۰۲
۱۱۱: اگر کسی شخص کے پاس دو وادیاں مال سے بھری ہوئی ہوں تب بھی اسے تیسری کی حرص ہوگی	۱۰۳
۱۱۲: بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے	۱۰۴
۱۱۳: دنیا سے بے رغبتی	
۱۱۴: گزارے کے لائق روزی پر صبر کرنا	۱۰۶
۱۱۵: فقر کی فضیلت	۱۰۷
۱۱۶: فقراء مہاجرین امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے	۱۰۸
۱۱۷: رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کا رہن سہن	۱۰۹
۱۱۸: صحابہ کرامؓ کے رہن سہن کے بارے میں	۱۱۱
۱۱۹: غناء در حقیقت دل سے ہوتا ہے	
۱۲۰: حق کے ساتھ مال لینے کے متعلق	۱۱۵
۱۲۱: باب ۱۲۱تا۱۲۵	۱۱۶
۱۲۶: اس بارے میں کہ زیادہ کھانا مکروہ ہے	۱۱۷
۱۲۷: ریاکاری اور شہرت کے متعلق	۱۱۸
۱۲۸: باب	۱۲۰
۱۲۹: باب	
۱۳۰: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھے گا	۱۲۱

عنوان	صفحہ
۱۳۱: اللہ تعالیٰ سے حسن ظن	۱۲۲
۱۳۲: نیکی اور بدی کے بارے میں	
۱۳۳: اللہ کے لیے محبت کرنا	۱۲۳
۱۳۴: محبت کی خبر دینے کے متعلق	۱۲۴
۱۳۵: تعریف کرنے اور تعریف کرانے والوں کی برائی	۱۲۵
۱۳۶: مؤمن کی محبت کے متعلق	
۱۳۷: مصیبت پر صبر کرنے کے بارے میں	۱۲۶
۱۳۸: بینائی زائل ہونے کے متعلق	۱۲۷
۱۳۹: زبان کی حفاظت کرنے کے متعلق	۱۲۹
۱۴۰: باب	۱۳۱
۱۴۱: باب	۱۳۲
قیامت کے متعلق ابواب	۱۳۳
۱۴۲: حساب وقصاص کے متعلق	
۱۴۳: باب	۱۳۵
۱۴۴: کیفیت حشر کے متعلق	۱۳۶
۱۴۵: آخرت میں لوگوں کی پیشی	۱۳۷
۱۴۶: اسی کے متعلق	۱۳۸
۱۴۷: اسی سے متعلق	
۱۴۸: اسی کے متعلق	
۱۴۹: صور کے متعلق	۱۳۹
۱۵۰: پل صراط کے متعلق	۱۴۰
۱۵۱: شفاعت کے بارے میں	۱۴۱
۱۵۲: اسی کے متعلق	۱۴۳
۱۵۳: حوض کوثر کے بارے میں	۱۴۵
۱۵۴: حوض کوثر کے برتن کے متعلق	
۱۵۵: باب ۱۵۵ تا ۱۶۳	۱۴۷
جنت کی صفات کے متعلق ابواب	۱۷۵
۱۶۴: جنت کے درختوں کی صفات کے متعلق	
۱۶۵: جنت اور اس کی نعمتوں کے متعلق	
۱۶۶: جنت کے بالاخانوں کے متعلق	۱۷۶
۱۶۷: جنت کے درجات کے متعلق	۱۷۷
۱۶۸: جنت کی عورتوں کے متعلق	۱۷۸
۱۶۹: اہل جنت کے جماع کے بارے میں	۱۷۹

عنوان	صفحہ
۱۷۰: اہل جنت کی صفت کے متعلق	۱۸۰
۱۷۱: اہل جنت کے لباس کے متعلق	۱۸۱
۱۷۲: جنت کے پھلوں کے متعلق	
۱۷۳: جنت کے پرندوں کے متعلق	
۱۷۴: جنت کے گھوڑوں کے متعلق	۱۸۲
۱۷۵: جنتیوں کی عمر کے متعلق	۱۸۳
۱۷۶: اہل جنت کی کتنی صفیں ہوں گی؟	
۱۷۷: جنت کے دروازوں کے متعلق	
۱۷۸: جنت کے بازار کے متعلق	۱۸۴
۱۷۹: رؤیت باری تعالیٰ کے بارے میں	۱۸۶
۱۸۰: باب	۱۸۸
۱۸۱: اہل جنت بالاخانوں سے ایک دوسرے کا نظارہ کریں گے	
۱۸۲: جنتی اور دوزخی ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے	۱۸۹
۱۸۳: جنت شدائد سے جبکہ جہنم خواہشات سے پُر ہے	۱۹۱
۱۸۴: جنت اور دوزخ کے درمیان تکرار کے متعلق	۱۹۲
۱۸۵: ادنیٰ درجے کے جنتی کے لیے انعامات کے متعلق	
۱۸۶: حوروں کی گفتگو کے متعلق	۱۹۳
۱۸۷: جنت کی نہروں کے متعلق	
جہنم کے متعلق ابواب	۱۹۷
۱۸۸: جہنم کے متعلق	
۱۸۹: جہنم کی گہرائی کے متعلق	
۱۹۰: اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے	۱۹۸
۱۹۱: دوزخیوں کے مشروبات کے متعلق	۱۹۹
۱۹۲: دوزخیوں کے کھانے کے متعلق	۲۰۱
۱۹۳: دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا سترواں (۷۰) حصہ ہے	۲۰۳
۱۹۴: اسی کے متعلق	
۱۹۵: دوزخ کے لیے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکالے جانے کے متعلق	۲۰۴
۱۹۶: جہنم میں عورتوں کی اکثریت	۲۰۸
۱۹۷: باب	
۱۹۸: باب	۲۰۹
ابواب ایمان	۲۱۰
۱۹۹: مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لا الٰہ	

عنوان	صفحہ
اِلّا اللہ کہیں	۲۱۰
۲۰۰: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب	
تک یہ "لا اِلٰہ اِلّا اللہ" نہ کہیں اور نماز نہ پڑھیں	۲۱۱
۲۰۱: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے	۲۱۲
۲۰۲: حضرت جبرائیلؑ نے نبی اکرم ﷺ سے ایمان واسلام کی کیا	
صفات بیان کیں	
۲۰۳: فرائض ایمان میں داخل ہیں	۲۱۴
۲۰۴: ایمان میں کمی زیادتی اور اس کا مکمل ہونا	۲۱۵
۲۰۵: اس بارے میں کہ حیاء ایمان سے ہے	۲۱۶
۲۰۶: نماز کی عظمت کے بارے میں	۲۱۷
۲۰۷: ترکِ نماز پہ وعید	۲۱۸
۲۰۸: باب	۲۱۹
۲۰۹: کوئی زانی زنا کرتے ہوئے حاملِ ایمان نہیں رہتا	
۲۱۰: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں	۲۲۰
۲۱۱: اسلام کی ابتداء وانتہاء غریبوں سے ہے	۲۲۱
۲۱۲: منافق کی علامت کے متعلق	۲۲۲
۲۱۳: اس متعلق کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے	۲۲۳
۲۱۴: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے	
۲۱۵: جس شخص کا خاتمہ توحید پر ہو	۲۲۴
۲۱۶: امت میں افتراق کے متعلق	۲۲۶
علم کے متعلق ابواب	۲۲۹
۲۱۷: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو	
اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں	
۲۱۸: طلب علم کی فضیلت	
۲۱۹: علم کو چھپانا	۲۳۰
۲۲۰: طالب علم کے ساتھ خیر خواہی کرنا	
۲۲۱: دنیا سے علم کے اٹھ جانے کے متعلق	۲۳۱
۲۲۲: اس شخص کے متعلق جو اپنے علم سے دنیا طلب کرے	۲۳۲
۲۲۳: لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنے کی فضیلت	۲۳۳
۲۲۴: رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا بہت بڑا گناہ ہے	
۲۲۵: موضوع احادیث بیان کرنا	۲۳۴
۲۲۶: حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں	۲۳۵
۲۲۷: کتابتِ علم کی کراہت کے متعلق	۲۳۶

عنوان	صفحہ
۲۲۸: کتابت علم کی اجازت کے متعلق	۲۳۶
۲۲۹: بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے متعلق	۲۳۷
۲۳۰: نیکی کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے	۲۳۸
۲۳۱: جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی	۲۳۹
۲۳۲: سنت پر عمل کرنے اور بدعت سے اجتناب کرنے کے متعلق	۲۴۱
۲۳۳: جن چیزوں سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا انہیں ترک کرنا	۲۴۳
۲۳۴: مدینہ کے عالم کی فضیلت کے متعلق	
۲۳۵: اس بارے میں کہ علم عبادت سے افضل ہے	۲۴۴
آداب اور اجازت لینے کے متعلق ابواب	۲۴۸
۲۳۶: سلام کو پھیلانے کے بارے میں	
۲۳۷: سلام کی فضیلت کے بارے میں	
۲۳۸: داخل ہونے کے لیے تین مرتبہ اجازت لینا	۲۴۹
۲۳۹: سلام کا جواب کیسے دیا جائے	۲۵۰
۲۴۰: کسی کو سلام بھیجنے کے متعلق	
۲۴۱: پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت کے متعلق	۲۵۱
۲۴۲: سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت	
۲۴۳: بچوں کو سلام کرنے کے متعلق	
۲۴۴: عورتوں کو سلام کرنے متعلق	۲۵۲
۲۴۵: اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا	
۲۴۶: کلام سے پہلے سلام کرنے کے متعلق	۲۵۳
۲۴۷: اس بارے میں کہ ذمی (کافر) کو سلام کرنا مکروہ ہے	
۲۴۸: جس مجلس میں مسلمان اور کافر ہوں ان کو سلام کرنا	۲۵۴
۲۴۹: اس بارے میں کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے	
۲۵۰: اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کرنا	۲۵۵
۲۵۱: گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا	
۲۵۲: بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا	
۲۵۳: اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرنا	۲۵۶
۲۵۴: سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے	۲۵۷
۲۵۵: مکتوب (خط) کو خاک آلود کرنا	
۲۵۶: باب	
۲۵۷: سریانی زبان کی تعلیم	
۲۵۸: مشرکین سے خط وکتابت کرنے کے متعلق	۲۵۸
۲۵۹: اس بارے میں کہ مشرکین کو کس طرح خط تحریر کیا جائے	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۲۶۰: خط پر مُہر لگانے کے متعلق	۲۵۹	۲۹۲: تکیہ لگانے کے بارے میں	۲۷۸
۲۶۱: سلام کی کیفیت کے بارے میں		۲۹۳: باب	۲۷۹
۲۶۲: پیشاب کرنے والے کوسلام کرنا مکروہ ہے		۲۹۴: سواری کا مالک اس پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے	
۲۶۳: ابتداء میں "علیک السلام" کہنا مکروہ ہے	۲۶۰	۲۹۵: انماط (یعنی قالین) کے استعمال کی اجازت	
۲۶۴: باب	۲۶۱	۲۹۶: ایک جانور پر تین آدمیوں کے سوار ہونے کے بارے میں	۲۸۰
۲۶۵: راستے میں بیٹھنے والوں کی ذمہ داری کے متعلق	۲۶۲	۲۹۷: اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں	
۲۶۶: مصافحے کے متعلق		۲۹۸: عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا	۲۸۱
۲۶۷: گلے ملنے اور بوسہ دینے کے متعلق	۲۶۴	۲۹۹: عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر جانا	
۲۶۸: ہاتھ اور پاؤں کا بوسہ لینے کے متعلق	۲۶۵	منع ہے	
۲۶۹: مرحبا کہنے کے بارے میں	۲۶۶	۳۰۰: عورتوں کے فتنے سے بچنے کے متعلق	۲۸۲
۲۷۰: چھینک کا جواب دینے کے متعلق	۲۶۷	۳۰۱: بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت	
۲۷۱: جب چھینک آئے تو کیا کہے؟		۳۰۲: بال گودنے والی، گدوانے والی اور بالوں کو جوڑنے اور	
۲۷۲: چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے؟	۲۶۹	جڑوانے والیوں کے بارے میں	
۲۷۳: اگر چھینک مارنے والا الحمدللہ کہے تو اسے جواب دینا واجب ہے		۳۰۳: مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں کے بارے میں	۲۸۳
۲۷۴: کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے؟		۳۰۴: اس بارے میں کہ عورت کا خوشبو لگا کر نکلنا منع ہے	
۲۷۵: چھینک کے وقت آواز پست رکھنے اور چہرہ ڈھانکنے کے متعلق	۲۷۰	۳۰۵: مردوں اور عورتوں کی خوشبو کے بارے میں	۲۸۴
۲۷۶: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں		۳۰۶: اس بارے میں کہ خوشبو سے انکار کرنا مکروہ ہے	۲۸۵
۲۷۷: نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے	۲۷۱	۳۰۷: مباشرت ممنوعہ کے متعلق	
۲۷۸: اس بارے میں کہ کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا مکروہ ہے	۲۷۲	۳۰۸: ستر کی حفاظت کے متعلق	۲۸۶
۲۷۹: جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو		۳۰۹: اس بارے میں کہ ران ستر میں داخل ہے	
وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے		۳۱۰: پاکیزگی کے بارے میں	۲۸۸
۲۸۰: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے		۳۱۱: جماع کے وقت پردہ کرنے کے متعلق	
۲۸۱: حلقے کے درمیان میں بیٹھنے کی کراہت کے متعلق	۲۷۳	۳۱۲: حمام میں جانے کے بارے میں	۲۸۹
۲۸۲: کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت کے متعلق		۳۱۳: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی	
۲۸۳: ناخن تراشنے کے متعلق	۲۷۴	تصویر یا کتا ہو	۲۹۰
۲۸۴: ناخن تراشنے اور مونچھیں کتروانے کی مدت کے متعلق	۲۷۵	۳۱۴: کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مردوں کیلئے ممانعت	۲۹۱
۲۸۵: مونچھیں کترنے کے بارے میں		۳۱۵: سفید کپڑے پہننے کے بارے میں	۲۹۲
۲۸۶: داڑھی کی اطراف سے کچھ بال کاٹنے کے متعلق	۲۷۶	۳۱۶: مردوں کیلئے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت کے بارے میں	
۲۸۷: داڑھی بڑھانے کے متعلق		۳۱۷: سبز کپڑا پہننے کے بارے میں	۲۹۳
۲۸۸: ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا	۲۷۷	۳۱۸: سیاہ لباس کے متعلق	
۲۸۹: اس کی کراہت کے بارے میں		۳۱۹: زرد رنگ کے کپڑے پہننے کے متعلق	۲۹۴
۲۹۰: پیٹ کے بل لیٹنے کی کراہت کے متعلق		۳۲۰: اس بارے میں کہ مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے	
۲۹۱: ستر کی حفاظت کے متعلق	۲۷۸	۳۲۱: حریر اور دیباج پہننے کی ممانعت کے متعلق	۲۹۵

عنوان	صفحہ
۳۲۲: باب	۲۹۵
۳۲۳: بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے	۲۹۶
۳۲۴: سیاہ موزوں کے متعلق	
۳۲۵: سفید بال نکالنے کی ممانعت	۲۹۷
۳۲۶: اس بارے میں کہ مشورہ دینے والا امانت دار ہوتا ہے	
۳۲۷: نحوست کے بارے میں	۲۹۸
۳۲۸: تیسرے آدمی کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں	۲۹۹
۳۲۹: وعدے کے متعلق	
۳۳۰: "فداک ابی و امی" کہنا	۳۰۰
۳۳۱: کسی کو بیٹا کہہ کر پکارنا	
۳۳۲: بچے کا نام جلدی رکھنے کے متعلق	۳۰۱
۳۳۳: مستحب ناموں کے متعلق	۳۰۲
۳۳۴: مکروہ ناموں کے متعلق	
۳۳۵: نام بدلنے کے متعلق	۳۰۳
۳۳۶: نبی اکرم ﷺ کے اسماء کے متعلق	
۳۳۷: نبی اکرم ﷺ کا نام اور کنیت جمع کر کے نام رکھنا مکروہ ہے	
۳۳۸: اس متعلق کہ بعض اشعار حکمت ہیں	۳۰۵
۳۳۹: شعر پڑھنے کے بارے میں	
۳۴۰: کسی کا اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا، شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے	۳۰۷
۳۴۱: فصاحت اور بیان کے متعلق	
۳۴۲: باب ۳۴۲ تا ۳۴۵	۳۰۸
۳۵۵: سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت	۳۲۲
۳۵۶: سورہ آل عمران کی فضیلت کے متعلق	
۳۵۷: سورہ کہف کی فضیلت کے متعلق	۳۲۶
۳۵۸: سورہ یٰسین کی فضیلت کے متعلق	
۳۵۹: سورۂ دخان کی فضیلت کے متعلق	۳۲۷
۳۶۰: سورۂ ملک کی فضیلت کے متعلق	
۳۶۱: سورۂ زلزال کی فضیلت	۳۲۸
۳۶۲: سورۂ اخلاص اور سورۂ زلزال کی فضیلت کے متعلق	۳۲۹
۳۶۳: سورۂ اخلاص کی فضیلت کے متعلق	
۳۶۴: معوذتین کی فضیلت کے بارے میں	۳۳۲
۳۶۵: قرآن پڑھنے کی فضیلت	۳۳۴
۳۶۶: قرآن کی فضیلت کے بارے میں	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَبْوَابُ الْقَدَرِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تقدیر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول احادیث کے ابواب

۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَا زَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِي هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا تَنَا زَعُوْا فِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ الْمُرِّيِّ لَهٗ غَرَائِبُ يَتَفَرَّدُ بِهَا۔

۱: باب تقدیر میں بحث کرنے کی ممانعت کے متعلق

۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ایک مرتبہ تشریف لائے تو ہم لوگ تقدیر پر بحث کر رہے تھے۔ آپؐ غصے میں آگئے یہاں تک کہ آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا گویا کہ آپؐ کے چہرے پر انار کے دانوں کا عرق نچوڑ دیا گیا ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم لوگوں کو اس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا میں اسلئے بھیجا گیا ہوں؟ تم لوگوں سے پہلے کی قومیں اسی مسئلے میں بحث و مباحثہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔ میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں کہ اس مسئلے میں آئندہ بحث و تکرار نہ کرنا۔ اس باب میں عمرؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف صالح مُری کی روایت سے جانتے ہیں اور ان سے کئی غریب روایات مروی ہیں جن میں وہ منفرد ہیں۔

۲: بَابٌ

۲: حَدَّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا اَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَ اَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ

۲: باب

۲: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمؑ اور موسیٰؑ کے درمیان مکالمہ ہوا۔ موسیٰؑ نے فرمایا: اے آدم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا پھر اپنی روح آپ میں پھونکی اور پھر آپ کی لغزش کی وجہ سے لوگوں کو جنت سے نکالا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدم علیہ السلام نے جواباً فرمایا: اے موسیٰ! تو وہ ہے جسے اللہ نے شرفِ ہمکلامی کے

مُوسَى الَّذِیْ اِصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِکَلَامِہٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی عَمَلٍ عَمِلْتُہٗ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰی وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجُنْدُبٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ مِنْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَدْ رَوَاہُ بَعْضُ اَصْحَابِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ وَقَالَ بَعْضُھُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

ذریعے برگزیدہ کیا۔ کیا تو مجھے ایسے عمل پر ملامت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے پہلے میرے لیے (لوحِ محفوظ میں) لکھ دیا تھا۔ نبی اکرمؐ فرماتے ہیں اس طرح آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر (گفتگو میں) غالب آ گئے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور جندبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (یعنی سلیمان کی اعمش سے) اعمش کے بعض ساتھی اسے اعمش، وہ ابوصالح وہ ابوہریرہؓ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جبکہ بعض راوی اسے ابوہریرہؓ کی جگہ ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے ابوہریرہؓ کے واسطے سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَۃِ

۳: باب بدبختی اور خوش بختی کے بارے میں

۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَا یَعْمَلُ فِیْہِ اَمْرٌ مُبْتَدَعٌ اَوْمُبْتَدَاءٌ اَوْفِیْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْہُ قَالَ فِیْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْہُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَکُلٌّ مُیَسَّرٌ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَاِنَّہٗ یَعْمَلُ لِلسَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّہٗ یَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَحُذَیْفَۃَ بْنِ اُسَیْدٍ وَ اَنَسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۳: حضرت سالم اپنے والد عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جو عمل کرتے ہیں کیا یہ نیا امر ہے؟ یا عرض کیا کہ نیا شروع ہوا ہے یا یہ پہلے سے تقدیر میں لکھا جا چکا ہے اور اس سے فراغت حاصل کی جا چکی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پہلے سے لکھا ہوا ہے اور اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ اے خطاب کے بیٹے! ہر شخص پر وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا جو نیک بخت لوگ ہیں وہ نیک بختی کے عمل (اعمال صالح) کرتے ہیں اور جو بدبخت ہیں وہ اسی کیلئے عمل کرتے ہیں۔ اس باب میں علیؓ، حذیفہ بن اُسیدؓ، انسؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِیُّ نَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ نُمَیْرٍ وَوَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَنْکُتُ فِی الْاَرْضِ اِذْ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَامِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ عُلِمَ قَالَ وَکِیْعٌ اِلَّا قَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ

۴: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ زمین کریدر ہے تھے (جیسے کوئی تفکر کی حالت میں کرتا ہے) اچانک آپؐ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جس کے متعلق متعین نہ ہو چکا ہو کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی۔ وکیع کہتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کیلئے جنت یا دوزخ میں اس کی جگہ لکھی نہ جا چکی ہو۔

النَّارِ وَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا اَفَلاَ نَتَّكِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لاَ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم (تقدیر کے لکھے پہ) بھروسہ کرلیں آپؐ نے فرمایا عمل کرو ہر ایک جس کام کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس پر وہ (کام) آسان کردیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيْمِ

۴ : باب اس متعلق کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

۵. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ فِي اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَاَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَايَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ صادق ومصدوق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ تم میں ہر ایک ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی حالت میں رہتا ہے پھر چالیس دن کے بعد گاڑھا خون بن جاتا ہے۔ پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار چیزیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے (رزق، موت، عمل اور یہ کہ وہ نیک بخت ہے یا بدبخت) پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان بالشت بھر فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر الٰہی اسکی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ دوزخیوں کے اعمال پر ہوتا ہے۔ اور وہ جہنم میں داخل ہوجاتا ہے اور ایک آدمی (عمر بھر) جہنمیوں کے اعمال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان بالشت بھر فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اسکی طرف دوڑتی ہے اور اس کا خاتمہ جنتیوں کے اعمال پر ہوتا ہے۔ پس وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا الْاَعْمَشُ نَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ سَمِعْتُ اَحْمَدَ مَارَأَيْتُ بِعَيْنَيَّ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيْعٌ

۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث روایت کی اور اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ احمد بن حسن فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی دوسرا نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوریؒ نے اعمش سے اس کی مثل روایت کی۔ محمد بن علاء نے وکیع کے واسطے سے انہوں نے بواسطہ

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدٍ نَحْوَهُ.

۵ : بَابُ مَاجَآءَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ عَلَى الْفِطْرَةِ

۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ رَبِيْعَةَ الْبُنَانِيُّ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ بِهٖ.

۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ.

۶ : بَابُ مَاجَآءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَآءُ

۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَسَعِيْدُ ابْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ عَنْ اَبِيْ مَوْدُوْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمَرِ اِلَّا الْبِرُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ وَاَبُوْ مَوْدُوْدٍ اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ فِضَّةُ وَالْاٰخَرُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اَحَدُهُمَا بَصْرِيٌّ وَالْاٰخَرُ مَدِيْنِيٌّ وَكَانَا

اعمش حضرت زید سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔

۵: باب اس بارے میں کہ ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے

۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا ملت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جو بچے جوان ہونے سے پہلے فوت ہو گئے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ اگر بڑے ہوتے تو کیا کرتے۔

۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں لیکن یہاں " يُوْلَدُ عَلَى الْمِلَّةِ" کی جگہ " يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ" کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ وغیرہ اسے اعمش وہ ابو صالح، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں اور اس میں " يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ" کے الفاظ ہیں۔

۶: باب اس بارے میں کہ تقدیر کو صرف دعا ہی لوٹا سکتی ہے

۹: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قضاء (قدر) کو صرف دعا ہی بدل سکتی ہے اور عمر کو نیکی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھا سکتی۔ اس باب میں ابو اُسید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن ضریس کی روایت سے جانتے ہیں اور ''ابو مودود'' دو ہیں۔ ایک کو فضہ اور دوسرے کو عبد العزیز بن سلیمان کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک بصری اور دوسرے مدنی ہیں۔ جنھوں نے یہ حدیث نقل کی ہے وہ ابو مودود فضہ

فِی عَصْرٍ وَّاحِدٍ وَاَبُوْ مَوْدُوْدِ الَّذِیْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ اسْمُهٗ فِضَّةُ بَصْرِیٌّ.

بصری ہیں۔

۷: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اُصْبُعَیِ الرَّحْمٰنِ

۱۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ فَقُلْتُ یَانَبِیَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِکَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَیْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اُصْبُعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ یُقَلِّبُهَا کَیْفَ شَاءَ وَفِی الْبَابِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِیْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اَنَسٍ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِیْثُ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اَنَسٍ اَصَحُّ.

۷: باب اس بارے میں کہ لوگوں کے دِل رحمٰن کی دو اُنگلیوں کے درمیان ہیں

۱۰: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر پڑھا کرتے تھے "یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ" اے دِلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم ایمان لائے آپؐ پر اور جو چیز آپؐ لائے اس پر بھی۔ کیا آپؐ ہمارے بارے میں ڈرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں کیونکہ دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے انہیں پھیر دیتا ہے۔ اس باب میں نواس بن سمعانؓ، اُم سلمہؓ، عائشہؓ اور ابوذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے اسی طرح کئی راوی اعمش، وہ ابوسفیان اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی انسؓ کی جگہ جابرؓ سے بھی اسے نقل کرتے ہیں لیکن ابوسفیان کی اعمش سے منقول حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۸: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ اللّٰهَ کَتَبَ کِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

۱۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِیْ قَبِیْلٍ عَنْ شُفَیِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِهٖ کِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاهٰذَانِ الْکِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰی هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ وَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِهٖ هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ

۸: باب اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے

۱۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ آپؐ کے پاس دو کتابیں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کیا نہیں مگر یہ کہ آپؐ ہمیں بتائیں۔ آپؐ نے دائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا۔ یہ "رب العلمین" کی طرف سے ہے اور اس میں اہل جنت کے نام ہیں۔ پھر ان کے آباء واجداد اور ان کے قبیلوں کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں میزان ہے۔ پھر ان میں نہ کمی ہوگی اور نہ زیادتی ہوگی۔ پھر آپؐ نے بائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا کہ یہ بھی" رب

اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَ اِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ.

العلمین" کی طرف سے ہے۔ اس میں اہل دوزخ، ان کے آباء اجداد اور قبائل کے نام مذکور ہیں اور پھر آخر میں میزان کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ان میں نہ کمی ہوگی اور نہ زیادتی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا تو پھر عمل کا کیا فائدہ؟ آپؐ نے فرمایا سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ جنت والوں ہی کے عمل پر ہوگا اگرچہ اس سے پہلے کیسے بھی عمل ہوں اور اہل دوزخ کا خاتمہ دوزخ والوں کے اعمال پر ہی ہوگا۔ خواہ اس سے پہلے اس نے کسی طرح کے بھی عمل کیے ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا اور دونوں کتابوں کو پھینک دیا پھر فرمایا: تمہارا رب بندوں سے فارغ ہو چکا ہے۔ ایک فریق جنت میں اور دوسرا دوزخ میں ہے۔

۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ اَبِيْ قُبَيْلٍ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ قُبَيْلٍ اسْمُهٗ حُيَيُّ بْنُ هَانِئٍ.

۱۲: قتیبہ بھی بکر بن مضر ابوقبیل سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوقبیل کا نام حیی بن ھانی ہے۔

۱۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۳: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسکو عمل پر لگا دیتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیسے عمل میں لگاتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے موت سے پہلے نیک اعمال کی توفیق دے دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹: بَابُ مَاجَآءَ لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

۹: باب عدوی[1] صفر[2] اور ہامہ[3] کی نفی کے متعلق

۱۴: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ نَا اَبُوْزُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ نَا صَاحِبٌ لَنَا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: کسی کی بیماری کسی کو نہیں لگتی۔ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ۔ ایک اونٹ

---

[1] عدوی۔ اس کا معنی یہ ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کی طرف متعدی نہیں ہوتی۔

[2] صفر۔ اس میں علماء کے دو اقوال ہیں۔ ایک یہ کہ صفر کو محرم پر مقدم کیا جائے جیسے عرب کے کافر کیا کرتے تھے۔ دوسرا یہ کہ عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کیڑا ہے جو بھوک کے وقت ہیجان کرتا ہے۔ اور اکثر جانور کو مار ڈالتا ہے۔

[3] ہامہ۔ الو کو کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر الو بن جاتی ہیں اور عرب اس سے بدفالی لیتے تھے۔ (مترجم)

قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَايُعْدِىْ شَيْئٌ شَيْئًا فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَعِيْرُ اَجْرَبُ الْحَشَفَةِ نُدْبِنُهُ فَيُجْرِبُ الْاِبِلَ كُلَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ لَاعَدْوٰى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ ابْنَ الْمَدِيْنِيِّ يَقُوْلُ لَوْحُلِفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ اَنِّىْ لَمْ اَرَا اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ .

جسے کھجلی ہوتی ہے جب دوسرے اونٹوں کے درمیان آتا ہے تو سب کو کھجلی والا کر دیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر پہلے اونٹ کو کس کی کھجلی لگی؟ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ ہی صفر کا اعتقاد صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا اور اس کی زندگی، رزق اور مصیبتیں بھی لکھ دیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو بن صفوان ثقفی بصری کو کہتے ہوئے سنا کہ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ اگر مجھے مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان (کھڑا کر کے) قسم دلائی جائے تو میں قسم اٹھا کر کہوں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔

خلاصۃ الابواب: قضاو تقدیر کا مسئلہ اتنا دقیق و باریک ہے کہ اس میں جھگڑنا تو درکنار گفتگو کرنا بھی خطرہ سے خالی نہیں کیونکہ ایسے باریک مسائل میں جہاں گفتگو کی وہیں کوئی نہ کوئی پہلو بحث اور جھگڑے کا نکلا اور بحث و جھگڑے کا پہلو نکلا بس تقدیر کے انکار کے امکانات پیدا ہوئے۔ (۲) مصیبت میں تقدیر کا سہارا لینا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیت ایزدی سے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین میں اپنا ایک خلیفہ بنانے کا فیصلہ فرما چکے تھے۔ (۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل فیصلہ وہی ہوتا ہے جو قضاو تقدیر کر چکی ہے۔ اعمال ظاہری تو وہ انسان کے اچھے اور بُرے ہونے کی صرف ظاہری نشانیاں ہیں اس لئے تمام اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ (۴) اس میں تین چیزوں تقدیر، عمر، رزق کا ذکر ہے اور تین چیزیں اسلامی عہد کے بعد نا قابل تبدیل ہونے میں ضرب المثل ہیں۔ اگر غور کیجئے تو یہاں ایک ہی چیز ہے تقدیر، عمر اور رزق اس کے اجزاء ہیں ان تینوں کے مقابلہ میں آپ ﷺ نے یہاں تین چیزیں بیان فرمائی ہیں جن کی تاثیر سے آج تک دنیا ناواقف تھی یعنی دعاء، نیکی اور گناہ۔ ان میں سے دعاء کی برکت سے کبھی نوشتہ تقدیر بھی ٹل جاتا ہے اور نیکی کی بدولت عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے حالانکہ وہ بھی مقرر شدہ شے ہے۔ اس جگہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ مکتوبات، ص ۲۱۷، ۲۲۲۔ (۵) حق تعالیٰ کی علی الاطلاق قدرت اور بندہ کی انتہائی بے چارگی اور بے بسی کا نقشہ اس سے زیادہ مؤثر اور مختصر انداز میں ادا نہیں کیا جا سکتا کہ انسان پر اللہ تعالیٰ کا قبضہ و قدرت ہے۔

۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

۱۰: باب خیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان لانا

۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوالْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ

۱۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ وَاَنَّ مَااَخْطَاءَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ وَجَابِرٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ یہاں تک کہ وہ جان لے کہ جو چیز اسے ملنے والی تھی وہ اسے ہی ملی کسی اور کے پاس نہیں جاسکتی تھی اور جو چیز اسے نہیں ملی وہ کسی صورت اسے نہیں مل سکتی۔ اس باب میں حضرت عبادہؓ، جابرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ۔ یہ حدیث جابرؓ کی حدیث سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن میمون کی حدیث سے پہچانتے ہیں اور عبداللہ بن میمون منکر حدیث تھا۔

۱۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَ يُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ.

۱۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے۔ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ موت پر ایمان لائے (یعنی اس کیلئے اعمال صالحہ سے تیاری کرے) موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور تقدیر پر ایمان لائے۔

۱۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُبْنُ شُمَيْلٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيْثُ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ النَّضْرِ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِبْعِيَّ بْنِ حِرَاشٍ لَمْ يَكْذِبْ فِي الْاِسْلَامِ كِذْبَةً.

۱۷: محمود بن غیلان، نضر بن شمیل سے اور وہ شعبہ سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں لیکن ربعی ایک شخص سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں ۔ ابو داؤد کی شعبہ سے منقول حدیث میرے نزدیک نضر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راویوں نے بھی منصور سے انہوں نے ربعی سے اور انہوں نے علیؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ جارود بیان کرتے ہیں کہ وکیع کہتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے ربعی بن حراش نے اسلام میں ایک مرتبہ بھی جھوٹ نہیں بولا۔

۱۱: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ النَّفْسَ تَمُوْتُ حَيْثُ مَا كُتِبَ لَهَا

۱۱: باب اس بارے میں کہ ہر شخص وہیں مرتا ہے جہاں اس کی موت لکھی ہوتی ہے

۱۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ مَطَرِبْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاقَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ عَزَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمَطَرِبْنِ

۱۸: حضرت مطر بن عکامس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے بندے کی کسی جگہ موت لکھی ہوتی ہے تو وہاں (جس جگہ موت لکھی ہو) کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔ اس باب میں ابوعزہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مطر

عُكَامِسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

بن عکامس کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں۔

١٩ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا مُؤَمَّلٌ وَابُوْدَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ.

۱۹: ہم سے محمود بن غیلان نے اوران سے مؤمل اورابوداؤد حفری نے سفیان کی روایت اسی کے مثل بیان کی۔

٢٠ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَلْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالاَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِي عَزَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهُ اِلَيْهَا حَاجَةً اَوْقَالَ بِهَا حَاجَةً هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَزَّةَ لَهُ صُحْبَةٌ اسْمُهُ يَسَارُبْنُ عَبْدٍ وَاَبُو الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَامِرُ بْنُ اُسَامَةَ ابْنِ عُمَيْرِ الْهُذَلِيُّ.

۲۰: احمد بن منیع اور علی بن حجر بھی یہ حدیث نقل کرتے ہیں اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ اسمٰعیل بن ابراہیم،ایوب سے وہ ابوملیح اوروہ ابوعزہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کیلئے کسی مقام کو جائے موت قرار کردیتا ہے تو اس طرف اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کردیتا ہے۔ (راوی کوشک ہے کہ)"اِلَيْهَا حَاجَةً" کے الفاظ ہیں یا" بِهَا حَاجَةً" کے الفاظ یہ حدیث صحیح ہے۔ابوعزہ صحابی ہیں ان کا نام یسار بن عبد ہے اور ابوملیح،عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہیں۔

١٢ : بَابُ مَاجَآءَ لاَ تَرُدُّ الرُّقٰى وَلاَالدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا

۱۲: باب اس بارے میں کہ تقدیر الٰہی کو دم جھاڑ اور دوا نہیں ٹال سکتے

٢١ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّمِنْ قَدَرِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ.

۲۱: حضرت ابوخزامہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ مرقیہ جن سے ہم دم کرتے ہیں اور یہ دوائیں جن سے ہم علاج کرتے ہیں اور یہ بچاؤ کی چیزیں جن سے ہم ضرب سے بچتے ہیں۔(یعنی ڈھال وغیرہ) کیا یہ اللہ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ(علاج وغیرہ) بھی تقدیر الٰہی میں سے ہے۔یہ حدیث ہم صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں کئی راوی اسے سفیان،وہ زہری،وہ ابوخزامہ اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔یہ زیادہ صحیح ہے۔اسی طرح کئی راوی زہری سے وہ ابوخزامہ سے اور وہ اپنے والد سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

١٣ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ

۱۳: باب قدریہ کے بارے میں

٢٢ : حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

فُضَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيْبٍ وَعَلِيُّ بْنِ نِزَارٍ عَنْ نِزَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ ابْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ ایک فرقہ مرجیہ[1] اور دوسرا فرقہ قدریہ[2]۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ عَنْ نِزَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۲۳: محمد بن رافع، محمد بن بشر وہ سلام بن ابو عمرہ، وہ عکرمہ وہ ابن عباسؓ اور وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں پھر محمد بن بشر بھی علی وہ فزار وہ عکرمہ وہ ابن عباسؓ سے وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۴: بَابٌ

۱۴: باب

۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَسَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلَى جَنْبِهِ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ.

۲۴: حضرت عبداللہ بن شخیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنو آدم کی تصویر اس نقشے پر تیار کی گئی ہے کہ اس کے دونوں جانب ننانوے خواہشات ہیں۔ اگر وہ زندگی بھر ان تمام تمناؤں سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ پھر اسی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو العوام سے مراد عمران القطان ہیں۔

۱۵: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرِّضَآءِ بِالْقَضَآءِ

۱۵: باب رضاء بالقضاء کے بارے میں

۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سُخْطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ

۲۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو آدم کی سعادت اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر پر راضی رہے اور اسکی بدبختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر طلب نہ کرے اور اس کی قضاء پر ناراضگی کا اظہار کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن ابی حمید کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن حمید کو حماد بن ابی حمید بھی کہتے ہیں۔ یہ ابو ابراہیم

---

[1] فرقہ مرجیہ: مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ انسان مجبور محض ہے۔ سب کچھ تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے۔

[2] فرقہ قدریہ: ان کا عقیدہ یہ ہے کہ بندوں کے اعمال خود ان کی اپنی قدرت سے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ارادے کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ یہ تقدیر الٰہی کے منکر ہیں۔ (مترجم)

وَيُقَالُ لَهُ اَيْضًا حَمَّادُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْمَدِيْنِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

مدنی ہیں اور محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۶: بَابُ

۱۶: باب

۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ ثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهُ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْفِيْ اُمَّتِيْ اَلشَّكُّ مِنْهُ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْقَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْصَخْرٍ اِسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ.

۲۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ اس نے نیا عقیدہ نکالا ہے اگر یہ صحیح ہے تو اسے میرا اسلام نہ کہنا اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں یا فرمایا میری امت میں زمین میں دھنسا دینا، چہروں کا مسخ کر دینا اہل قدر میں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوصخر کا نام حمید بن زیاد ہے۔

۲۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ قَالَ يَا بُنَيَّ اَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَءِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَاْتُ (حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهُ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ) قَالَ اَتَدْرِيْ مَا اُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَآءَ وَقَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْاَرْضَ فِيْهِ اِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَفِيْهِ (تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ط) قَالَ عَطَآءٌ فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ اَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَانِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللّٰهَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ اَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَاِنْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ

۲۷: عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا تو میری ملاقات عطاء بن ابی رباح سے ہوئی۔ میں نے کہا اے ابومحمد! اہل بصرہ تقدیر کے متعلق کچھ چیزوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ فرمایا: بیٹے تم قرآن پڑھتے ہو۔ میں نے کہا "ہاں"۔ فرمایا تو پھر سورہ زخرف پڑھو۔ کہتے ہیں میں نے پڑھنا شروع کیا اور حمٓ سے حکیم تک پڑھا (ترجمہ۔ قسم ہے اس واضح کتاب کی۔ ہم نے اس کو عربی زبان میں نازل کیا۔ تاکہ تم لوگ سمجھ سکو اور یہ قرآن ہمارے پاس لوح محفوظ میں اس سے برتر اور مستحکم ہے)۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ اُم الکتاب کیا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں۔ فرمایا یہ وہ کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پہلے لکھا۔ اس میں تحریر ہے کہ فرعون دوزخی ہے اور ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ خود ٹوٹ گیا۔ عطاء کہتے ہیں کہ پھر میں نے صحابی رسول ولید بن عبادہ بن صامتؓ سے ملاقات کی اور ان سے پوچھا آپ کے والد نے موت کے وقت کیا وصیت کی تھی۔ فرمایا میرے والد نے مجھے بلایا اور فرمایا بیٹے اللہ سے ڈر اور جان لو اگر تم اللہ سے ڈرو گے تب ہی اس پر ایمان لاؤ گے اور اچھی اور بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ گے اور

فَقَالَ اُكْتُبْ قَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر مرو گے تو جہنم میں جاؤ گے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ لکھو۔ اس نے عرض کیا۔ کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تقدیر۔ جو گزر چکی اور جو ہمیشہ، ہمیشہ ہونے والی ہے قیامت تک۔

۲۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الصَّنْعَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنِيْ اَبُوْهَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تقدیریں آسمان وزمین پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ زِيَادِبْنِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مشرکین قریش نبی اکرم ﷺ کے پاس تقدیر کے متعلق جھگڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ" (ترجمہ: جس دن دوزخ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا) دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو۔ بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: احادیث درحقیقت آنحضرت ﷺ کی ان گفتگوؤں کا ایک مجموعہ ہیں جو آپ ﷺ اپنی مجلسوں میں وقتاً فوقتاً فرمایا کرتے تھے اس لئے ان کا انداز بیان کتابی شکل کا نہیں ہوتا اس لئے یہاں بھی ایمانیات کے صرف وہی چند اجزاء بیان کر دئے گئے ہیں جو اس محفل میں کسی وقتی مناسبت سے زیادہ اہم سمجھے گئے تھے (۲) منکرین تقدیر کے حق میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے شدید کلمات اور ان کو سلام کا جواب نہ دینا اس بات کی علامت ہے کہ تقدیر کے منکر مجوسیوں کی طرح ہیں لہٰذا جو مسلمانوں کے حقوق ہیں وہ ان کے نہیں ہیں۔

اَبْوَابُ الْفِتَنِ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فتنوں کے متعلق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول احادیث کے ابواب

١٧: بَابُ مَاجَاءَ لَايَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ

٣٠: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ اِرْتِدَادٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْقَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَازَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنِيْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ وَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُوَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَوَقَّفُوْهُ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٧: باب اس بارے میں کہ تین جرموں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حرام ہے

٣٠: حضرت ابواُمامہ بن سہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ عثمان بن عفانؓ اپنے دورِ خلافت میں اہلِ فتنہ کے ڈر سے گھر میں محبوس تھے کہ ایک دن چھت پر چڑھے اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون تین جرموں کے علاوہ بہانا حرام ہے۔ اول یہ کہ شادی شدہ زنا کرے۔ دوسرا یہ کہ کوئی اسلام لانے کے بعد مرتد ہوجائے اور تیسرا یہ کہ کوئی شخص کسی کو ناحق قتل کرے (حضرت عثمانؓ نے فرمایا) اللہ کی قسم میں نے نہ کبھی زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد۔ پھر جس دن سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس کے بعد مرتد نہیں ہوا، اور نہ ہی میں نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔ پس تم لوگ مجھے کس جرم میں قتل کرتے ہو؟ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ پھر یحییٰ بن سعید قطان اور کئی راوی یحییٰ بن سعید سے یہی حدیث موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

١٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَحْرِيْمِ الدِّمَاءِ وَالْاَمْوَالِ

١٨: باب جان و مال کی حرمت کے بارے میں

۳۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَايَجْنِي جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْاَيِسَ اَنْ يُعْبَدَ فِي بِلَادِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَّلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تُحَقِّرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَحِذْيَمِ ابْنِ عَمْرٍو السَّعْدِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى زَائِدَةُ عَنْ شَبِيْبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ نَحْوَهٗ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ.

۳۱: حضرت عمرو بن احوصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب فرماتے ہوئے پوچھا: یہ کون سادن ہے؟ انہوں نے کہا۔ حج اکبر کا دن ہے۔ آپؐ نے فرمایا بے شک تم لوگوں کی جان و مال اور عزت آپس میں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی تمہارے اس شہر میں حرمت ہے۔ جان لو کہ انسان کے جرم کا وبال اس پر ہے سن لو انسان کے جرم کا وبال نہ اس کی اولاد پر ہے اور نہ باپ پر۔ سن لو: شیطان اس بات سے ہمیشہ کیلئے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے اور وہ اس پر راضی ہوگا۔ اس باب میں ابو بکرہؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ اور حذیم بن عمرو ساعدیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو زائدہ، شبیب بن غرقدہ کی سند سے نقل کرتے ہیں۔

۱۹: بَابُ مَاجَاءَ لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا

۱۹: باب کسی مسلمان کو گھبراہٹ میں مبتلا کرنے کی ممانعت کے متعلق

۳۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا اَوْجَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَجَعْدَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ وَالسَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ لَهٗ صُحْبَةٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّائِبُ ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاَبُوْهُ يَزِيْدُ بْنُ السَّائِبِ هُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ.

۳۲: حضرت عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بطور مذاق اپنے بھائی کو پریشان کرنے کے لیے اس کی لاٹھی نہ لے اور اگر کسی نے لی ہو تو واپس کر دے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سلمان بن صرد رضی اللہ عنہ، جعدہ رضی اللہ عنہ، اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے جانتے ہیں۔ سائب بن یزید صحابی ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے احادیث سنی ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ جبکہ ابو یزید بن سائب صحابی ہیں اور انہوں نے کئی احادیث رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔

٢٠ : بَابُ مَاجَاءَ فِي اِشَارَةِ الْمُسْلِمِ اِلٰی اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ

٣٣: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَا ئِكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ خَالِدِ الْحَذَّاءِ وَرَوٰى اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَزَادَفِيْهِ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ.

٣٤: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍعَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا.

٢٠: باب کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت کے متعلق

٣٣: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہتھیار سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اس باب میں ابو بکرۃؓ، عائشہؓ، اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی خالد بن حذاء کی روایت سے۔ محمد بن سیرین سے بھی ابو ہریرہؓ کے واسطے سے اسی طرح کی حدیث نقل کی گئی ہے۔ لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ''وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ'' اگرچہ وہ اسکا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

٣٤: قتیبہ بھی حماد بن زید سے اور وہ ابوایوب سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

٢١ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلاً

٣٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلاً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰى ابْنُ لَهِيْعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ بَنَّةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ عِنْدِيْ اَصَحُّ.

٢١: ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے

٣٥: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار لینے اور دینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن لہیعہ اسے ابو زبیر سے وہ جابرؓ سے وہ بَنَّۃ الجہنی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک حماد بن سلمہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

٢٢ : بَابُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

٣٦: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَتْبَعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدُبٍ وَابْنِ

٢٢: باب اس بارے میں کہ جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے

٣٦: حضرت ابوہریرہؓ، نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔ لہٰذا ایسا نہ ہو کہ اللہ کی پناہ توڑنے کے جرم میں وہ تمہارا مواخذہ کرے۔ اس باب میں حضرت جندبؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث

عُمَرَ مِنْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ هٰذَا الْوَجْهِ.

منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۳: بَابُ فِي لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

۲۳: باب جماعت کی پابندی کرنے کے متعلق

۳۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا النَّضْرُبْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوالْمُغِيْرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ مَنْ اَرَادَ بُحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَةٌ وَسَيِّئَتُهُ سَيِّئَةٌ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو میں تم لوگوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ کا قائم مقام ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اپنے صحابہؓ کی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں، پھر ان کے بعد آنے والوں کی اور پھر ان سے متصل آنے والوں کی۔ (یعنی تابعین اور تبع تابعین کی) اس کے بعد جھوٹ رواج پکڑ جائے گا۔ یہاں تک کہ قسم لئے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور بغیر گواہی طلب کیے لوگ گواہی دیں گے۔ خبردار کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے۔ (یعنی علیحدگی میں نہ رہے) ۔ اس لیے کہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ جبکہ دو آدمیوں سے دور ہوتا ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کیلئے جماعت سے وابستگی لازمی ہے جس کو نیکی سے خوشی ہو اور برائی کا ارتکاب برا محسوس ہو وہی مؤمن ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن مبارک نے اسے محمد بن سوقہ سے روایت کیا ہے اور یہ کئی سندوں سے حضرت عمرؓ کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا سُلَيْمَانُ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْقَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَى النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسُلَيْمَانُ الْمَدِيْنِيُّ هُوَ عِنْدِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۸: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد یہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے جبکہ جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ میرے نزدیک سلمان مدنی سے مراد سلمان بن سفیان ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ

۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدُاللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے صرف اسی سند جانتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: فتن اصل میں فتنہ کی جمع ہے فتنہ کے کئی معنی ہیں مثلاً آزمائش وامتحان، ابتلاء، گناہ، فضیحت، عذاب، مال اور دولت، اولاد، بیماری، جنون، محنت، عبرت، گمراہ کرنا و گمراہ ہونا اور کسی چیز کو پسند کرنا اور اس پر فریفتہ ہونا نیز لوگوں کی رائے میں اختلاف پر بھی فتنہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ حدیث باب میں حضرت عثمانؓ کا وہ خطبہ ہے جو انہوں نے مفسدین اور بلوائیوں کو دیا تھا شہادتِ عثمانؓ وہ روح فرسا واقعہ اور فتنہ ہے جس کی طرف حضور ﷺ نے گویا پہلے ہی اشارہ فرمادیا تھا اسلامی تاریخ میں فتنوں کا آغاز حضرت عثمانؓ کی شہادت سے ہوا اس کے بعد مسلسل فتنہ پر فتنہ رونما ہوا کسی مسلمان بھائی کو ڈرانا اور گھبراہٹ میں ڈالنا سخت ترین منع ہے اور اس کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنا باعث لعنت فعل ہے۔ مسلمانوں کی عزت اور مال و جان بہت قیمتی ہے (۲) نماز پڑھنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں آجاتا ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی جائے پناہ نہیں (۳) صحابہ کرامؓ کی پیروی کرنے اور ان کا ادب واحترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کرامؓ معیار حق ہیں لہٰذا ان کی جماعت کو لازم پکڑنا واجب ہے۔

۲۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی نُزُوْلِ الْعَذَابِ اِذَا لَمْ یُغَیِّرِ الْمُنْکَرُ

۲۴: باب اس بارے میں کہ برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے

۴۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّهُ قَالَ یَااَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ (یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ) وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ اَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ.

۴۰: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو: تم یہ آیت پڑھتے ہو "یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ......" تک (یعنی اے ایمان والو تم اپنی جانوں کی فکر کو ضروری سمجھو۔ کوئی گمراہ تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکتا بشرطیکہ تم ہدایت یافتہ ہو) جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ: اگر لوگ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں اور اسے (ظلم سے) نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ نَحْوَهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحُذَیْفَةَ هٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ نَحْوَ حَدِیْثِ یَزِیْدَ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ.

۴۱: محمد بن بشار، یزید بن ہارون سے اور وہ اسمٰعیل بن خالد سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام سلمہؓ، نعمان بن بشیرؓ عبداللہ بن عمرؓ اور حذیفہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ کئی راوی اسمٰعیل سے یزید کی روایت کی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں جبکہ بعض راوی اسے موقوفاً بھی نقل کرتے ہیں۔

۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَامُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْلَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ.

۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۴۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِيْ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيْهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ اَوْ بِاللِّسَانِ اَوْ بِالْقَلْبِ

۴۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ

۲۵: باب بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بارے میں

۴۲: حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (اچھی باتوں کا حکم اور برائی سے روکنا) کرتے رہو۔ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر عذاب بھیج دے اور تم اس سے دعائیں مانگو اور وہ قبول نہ کرے۔

۴۳: علی بن حجر بھی اسمٰعیل بن جعفر سے اور وہ عمرو بن ابی عمرو سے اسی سند سے اسی کی مثل حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۴۴: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔قیامت اس وقت تک نہ آئے گی۔ یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو اپنی تلواروں سے لڑائی کرو اور تمہارے دنیاوی امور شریر لوگوں کے ہاتھ میں آجائیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۵: حضرت ام سلمہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپؐ نے اس لشکر کا ذکر کیا جو دھنسا دیا جائے گا (یعنی اس پر عذاب نازل ہوگا) ام سلمہؓ نے عرض کیا: ممکن ہے کہ اس میں بعض لوگ مجبور بھی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا وہ لوگ اپنی اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔یہ حدیث نافع بن جبیر سے بھی حضرت عائشہؓ کے واسطے سے مرفوعاً نقل کی گئی ہے۔

۲۶: باب ہاتھ، زبان یا دل سے برائی کو روکنے کے متعلق

۴۶: حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے (عید کی) نماز سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مروان

اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَافُلَانُ تُرِكَ مَاهُنَاكَ فَقَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَاعَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

تھا۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور مروان سے کہا کہ تم نے سنت کی مخالفت کی ہے۔ اس نے جواب دیا: اے فلاں سنت جسے تم ڈھونڈ رہے ہو اب چھوڑ دی گئی ہے۔ ابوسعیدؓ نے فرمایا اس شخص نے اپنا حق ادا کر دیا (یعنی امر بالمعروف کا) اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷: بَابُ مِنْهُ

۲۷: باب اسی سے متعلق

۴۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فِي الْبَحْرِ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي الْبَحْرِ اَسْفَلَهَا يَصْعَدُوْنَ فَيَسْتَقُوْنَ الْمَآءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِي اَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِي اَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِي اَسْفَلِهَا فَاِنَّا نَنْقُبُهَا فِي اَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِي فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْهُمْ نَجَوْا جَمِيْعًا وَاِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۴۷: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود الٰہی کو قائم کرنے اور ان میں سستی برتنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصہ کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو اوپر والا اور بعض کو نیچے والا حصہ۔ نچلے والے اوپر والے حصے میں جا کر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا۔ پس اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں تکلیف دیتے ہو۔ اس پر نچلے والے کہنے لگے کہ اگر ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے ان کو اس حرکت سے باز رکھیں تو سب محفوظ رہیں گے اور اگر نہ روکیں تو سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸: بَابُ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

۲۸: باب اس بارے میں کہ جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے[1]

۴۸: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

۴۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

---

[1] امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق ضروری ہے۔ ہمارے اسلاف اور بزرگانِ دین اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ بے شمار واقعات اسکی دلیل ہیں۔ افضل جہاد یہ ہے کہ ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہا جائے اور غیر شرعی امور میں بادشاہوں کی تائید کرنا بہت بڑی خیانت ہے۔

ابْنُ مُصْعَبٍ اَبُوْ يَزِيْدَ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنا ہے۔ اس باب میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۹: بَابُ سُؤَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا فِيْ اُمَّتِهِ

۲۹: باب امت کے لیے رسول اللہ ﷺ کے تین سوال

۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ ابْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلاَثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّايُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ .

۴۹: حضرت عبداللہ بن خباب بن ارتؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بہت طویل نماز پڑھی تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسی طویل نماز پہلے کبھی نہیں پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں بے شک یہ امید وخوف کی نماز تھی میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں عطاء فرمادیں اور ایک چیز نہیں دی۔ میں نے سوال کیا کہ میری ساری امت قحط میں ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔ میں نے سوال کیا کہ ان پر کسی غیر قوم سے دشمن مسلط نہ ہو۔ یہ دعا بھی قبول کرلی گئی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ لڑائی کا مزانہ چکھا۔ لیکن یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلاَبَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا لِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ

۵۰: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین میرے سامنے کردی اور میں نے اس کے مشرق ومغرب دیکھے۔ بے شک میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی۔ جہاں تک یہ میرے سامنے سمیٹی گئی ہے اور مجھے دوخزانے عطاکئے گئے سرخ اور سفید (یعنی سونا، چاندی) پھر میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو ایک ہی مرتبہ قحط میں ہلاک نہ کرنا۔ ان کے علاوہ کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہ کرنا جو ساری امت کو ہلاک کردے۔ اس پر رب ذوالجلال نے فرمایا اے محمد (ﷺ) جب میں کسی چیز کا حکم

لَا يُرَدُّ وَاِنِّىْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْقَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِىْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

دیتا ہوں تو وہ واپس نہیں لیا جاتا۔ میں نے تمہاری امت کو یہ عطا کر دیا ہے کہ میں انہیں قحط عام سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے علاوہ کسی ایسے دشمن کو ان پر مسلط نہیں کروں گا جو ان کی پوری جماعت کو ہلاک کر دے۔ خواہ تمام اہل زمین ہی اس پر متفق کیوں نہ ہو جائیں۔ لیکن انہی میں سے بعض لوگ دوسروں کو ہلاک کریں گے اور انہیں قید کریں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِى الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِى الْفِتْنَةِ

۳۰: باب جو شخص فتنے کے وقت ہو وہ کیا عمل کرے

۵۱: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِىُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِىْ مَا شِيَتِهٖ يُؤَدِّىْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ وَفِى الْبَابِ عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ وَ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ لَيْثُ ابْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۱: حضرت اُم مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ بہت قریب ہے۔ میں نے عرض کیا: اس دور میں کون بہترین شخص ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنے جانوروں میں ہوگا۔ اور ان کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرے گا۔ دوسرا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کو پکڑ کر دشمن کو ڈرا رہا ہوگا اور وہ اسے ڈرا رہے ہوں گے۔ اس باب میں ام مبشرؓ، ابو سعید خدریؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ لیث بن ابی سلیم بھی اسے طاؤس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِىُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ زِيَادِ ابْنِ سِيْمِيْنَ كُوْشَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِى النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ لَا نَعْرِفُ لِزِيَادِ بْنِ سِيْمِيْنَ كُوْشَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ فَرَفَعَهٗ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَوَقَفَهٗ.

۵۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ایسا ہوگا جو عرب کو گھیر لے گا اور اس میں قتل ہونے والے دوزخی ہوں گے۔ اس میں تلوار سے زیادہ زبان شدید ہوگی (یعنی اس دور میں کلمۂ حق کہنا کسی پر تلوار نکالنے سے زیادہ شدید ہوگا) یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ زیاد بن سیمین کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے کہ وہ لیث سے نقل کرتے ہوں۔ حماد بن سلمہ اسے لیث سے مرفوعاً اور حماد بن زید لیث سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔

۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي رَفْعِ الْاَمَانَةِ

۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰى رِجْلِهِ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِي بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَحَتّٰى يُقَالَ لِرَجُلٍ مَا اَجْلَدَهُ وَاَظْرَفَهُ وَاَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيْهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلٰى دِيْنِهِ وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۳۱: باب امانت داری کے اُٹھ جانے کے متعلق

۵۳: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان کیں ان میں سے ایک میں نے دیکھ لی اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ''امانت'' لوگوں کے وسط قلوب میں نازل ہوئی پھر قرآن پاک نازل ہوا تو انہوں نے امانت (یعنی ایمان) کا حق قرآن سے دیکھا اور حدیث سے بھی سیکھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا؛ ایک آدمی سویا ہوگا اور اسکے دل سے امانت نکال لی جائے گی اور صرف ایک دھبہ باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ حالت نیند میں ہوگا اور اس کے دل سے امانت قبض کر لی جائے گی اور اس کا اثر نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا۔ جیسے کہ تم انگارے کو اپنے پاؤں پر لڑھکا دو اور وہ چھالا بن جائے لیکن اس میں کچھ نہ ہو۔ پھر آپؐ نے ایک کنکری اٹھائی اور اسے اپنے پاؤں پر لڑھکا کر دکھایا۔ پھر فرمایا: جب صبح ہوگی تو لوگ خرید و فروخت کر رہے ہوں گے اور کوئی ایسا نہیں ہوگا کہ امانت کو ادا کرے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک شخص امین ہے اور یہاں تک کہ کسی کی تعریف میں اس طرح کہا جائے گا۔ کتنا چست و چالاک آدمی ہے۔ (یعنی کاروبار وغیرہ میں) جبکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ راوی کہتے ہیں بے شک مجھ پر ایسا زمانہ آیا کہ میں بلاخوف و خطر خرید و فروخت کیا کرتا تھا۔ اگر کسی مسلمان کے پاس میرا حق رہ جاتا تو وہ خود مجھے واپس کر دیتا اور اگر یہودی یا نصرانی ہوتا تو ان کے سردار ہمیں ہمارا حق دلواتے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ) لیکن آج کل میں کسی سے معاملات نہیں کرتا۔ ہاں البتہ فلاں اور فلاں شخص سے کر لیتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲: بَابُ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

۵۴: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ اَبِيْ

۳۲: باب اس بارے میں کہ سابقہ امتوں کی عادات اس امت میں بھی ہونگی

۵۴: حضرت ابوواقد لیثیؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے لیے نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے

وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اِجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ وَاقِدِ اللَّيْثِيُّ اِسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

گزرے جس کو "ذات انواط" کہا جاتا تھا اور وہ اس کے ساتھ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے بھی ان کی طرح کا "ذات انواط" مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے (تعجب کرتے ہوئے) سبحان اللہ کہا اور فرمایا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا حضرت موسیٰ سے ان کی قوم نے کیا تھا کہ ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دیں جیسا ان کے لیے ہے۔ (پھر فرمایا) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور پہلی امتوں کا راستہ اختیار کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو واقد لیثیؓ کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَلَامِ السِّبَاعِ

۵۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ نَا اَبُوْ نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَتُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ وَالْقَاسِمُ ابْنُ الْفَضْلِ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَثَّقَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ۔

۳۳: باب درندوں کے کلام کے متعلق

۵۵: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک درندے انسانوں سے بات نہیں کریں گے اور جب تک کسی شخص سے اس کی (یعنی جانور کی) چابک کی رسّی اور تسمہ وغیرہ بات نہیں کریں گے اور اس کی ران اسے بتا دے گی کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کی بیوی نے کیا کیا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ثقہ اور مامون ہیں۔ انہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

۵۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۳۴: باب چاند کے پھٹنے کے متعلق

۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس معجزہ پر) گواہ رہو۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، انسؓ اور جبیر بن مطعمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخَسْفِ

۵۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ اٰيَاتٍ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَالدَّابَّةَ وَثَلٰثَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْتَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا.

۵۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَالدُّخَانَ.

۵۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ وَالْمَسْعُوْدِيِّ سَمِعَا فُرَاتًا الْقَزَّازَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتٍ وَزَادَ فِيْهِ الدَّجَّالَ اَوِالدُّخَانَ.

۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَالْعَاشِرَةُ اَمَّا رِيْحٌ تَطْرَحُهُمْ فِي الْبَحْرِ وَاَمَّا نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ

۳۵: باب زمین کے دھنسنے کے بارے میں

۵۷: حضرت حذیفہ بن اُسیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے سے ہم لوگوں کو قیامت کے متعلق بات چیت کرتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یاجوج ما جوج (کا ظہور) دابۃ الارض (جانور کا نکلنا)۔ زمین کا تین جگہ سے دھنسنا، مشرق، مغرب اور جزیرۂ عرب میں۔ عدن کی جڑ سے آگ کا نکلنا جو آدمیوں کو ہانکے گی یا فرمایا اکٹھا کرے گی اور اس کے ساتھ جہاں وہ رات گزاریں رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے یعنی دوپہر گزاریں گے وہیں ٹھہرے گی۔

۵۸: محمود بن غیلان، وکیع سے، اور وہ سفیان سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ البتہ اس میں "وَالدُّخَانَ" دھواں کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۵۹: ھناد بھی ابو احوص سے اور وہ فرات قزاز سے وکیع کی سفیان سے منقول حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ محمود بن غیلان، ابوداؤد طیالسی سے وہ شعبہ سے اور مسعودی سے اور وہ فرات قزاز سے عبدالرحمٰن کی سفیان سے منقول حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں اور اس میں "الدَّجَّالَ اَوِالدُّخَانَ" (دجال یا دھواں) کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۶۰: ابوموسیٰ، ابونعمان سے وہ شعبہ سے اور وہ فرات سے شعبہ کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "اور دسویں نشانی یا تو ہوا ہے جو ان کو سمندر میں پھینک دے گی یا حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے"۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوہریرہؓ، ام سلمہؓ اور صفیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۱: حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِی اِدْرِیْسَ الْمُرْهِبِیّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْتَهِی النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَیْتِ حَتّٰی یَغْزُوَ جَیْشٌ حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِالْبَیْدَاءِ اَوْبِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِ هِمْ وَلَمْ یَنْجُ اَوْسَطُهُمْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰی فِی اَنْفُسِهِمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

فرمایا لوگ اس گھر (بیت اللہ شریف) پر چڑھائی کرنے سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر چڑھائی کرے گا اور جب وہ زمین کے ایک چٹیل میدان میں ہوں گے ان کے اوّل اور آخر زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے۔ (حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جو لوگ ان لوگوں میں سے اس فعل کو برا سمجھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں ان کو دلوں کے حال کے مطابق اٹھائیں گے (یعنی ان کی نیتوں پر دارومدار ہوگا)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ نَا صَیْفِیُّ بْنُ رِبْعِیٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَكُوْنُ فِی اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَهْلَكُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ تَكَلَّمَ فِیْهِ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے آخر میں (یہ عذاب نازل ہوں گے) زمین میں دھنسا دینا، چہرے کا مسخ ہونا اور آسمان سے پتھروں کی بارش۔ پھر فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں جبکہ فسق وفجور ظہور پذیر (یعنی غالب) ہوگا۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر (حضرت عمرؓ کے صاحبزادے نہیں بلکہ ایک اور راوی ہیں) کے حافظے پر یحییٰ بن سعید اعتراض کرتے ہیں۔

۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

۳۶: باب سورج کا مغرب سے نکلنا

۶۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَاْذِنَ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِیْلَ لَهَا اطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ

۶۳: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں غروب آفتاب کے بعد مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ابوذرؓ جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ سجدے کی اجازت لینے کے لیے جاتا ہے اور اسے اجازت دے دی جاتی ہے گویا کہ پھر حکم دیا جائے گا کہ وہاں سے طلوع کرو جہاں سے آئے ہو۔ اس طرح وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپؐ نے

وَذٰلِکَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا وَقَالَ ذٰلِکَ قِرَآءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَحُذَيْفَةَ ابْنِ اَسِيْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ مُوْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

یہ آیت پڑھی "وَذٰلِکَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا" (یعنی یہی اسکا ٹھکانہ ہے)۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ ابن مسعودؓ کی قرأت ہے۔ اس باب میں صفوان بن عسالؓ، حذیفہ بن اسیدؓ، انسؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِی خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ

۳۷: باب یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے متعلق

۶۴: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاةٍ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهٖ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنُهْلَکُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخُبْثُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ جَوَّدَ سُفْيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ الْحُمَيْدِیُّ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِیِّ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ اَرْبَعَ نِسْوَةٍ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ وَهُمَا رَبِيْبَتَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَلَمْ يَذْکُرْ فِيْهِ عَنْ حَبِيْبَةَ.

۶۴: حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا پھر آپؐ نے تین مرتبہ "لا الہ الا اللہ" پڑھا اور فرمایا: عرب کیلئے اس شر سے ہلاکت ہے جو قریب ہوگیا ہے۔ آج کے دن یاجوج ماجوج کو روکنے والی دیوار میں اس کے برابر سوراخ ہوگیا اور پھر آپؐ نے انگلی سے گول دائرے سے نشان بنا کر دکھایا۔ زینبؓ فرماتی ہیں: نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہم صالحین کے ہونے کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں جب برائی زیادہ ہوجائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان نے اسے جید قرار دیا ہے۔ حمیدی، سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری کی اس سند سے چار عورتوں کو یاد کیا ہے۔ زینب بنت ابوسلمہ کو جو حبیبہ سے نقل کرتی ہیں اور یہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی پرورش میں رہیں۔ ام حبیبہؓ، زینب بنت جحش سے روایت کرتی ہیں اور یہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا لیکن اس میں حبیبہ کا ذکر نہیں ہے۔

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِی صِفَةِ الْمَارِقَةِ

۳۸: باب خارجی گروہ کی نشانی کے بارے میں

۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَيْبٍ نَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ

۶۵: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی۔ بے عقل ہوں گے، قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے

الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصْفُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ اِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ الْحَرُوْرِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ.

نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ (رسول کریم ﷺ) والی بات (یعنی احادیث) کہیں گے لیکن دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوسعیدؓ اور ابوذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی نبی اکرم ﷺ سے ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں۔ وہ یہ کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ان لوگوں سے مراد خوارج کا فرقہ حروریہ اور دوسرے خوارج ہیں۔

۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَ ثُرَةِ

۳۹: باب اثرہ[1] کے بارے میں

۶۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۶: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں شخص کو حاکم بنایا اور مجھے نہیں بنایا۔ آپؐ نے فرمایا تم میرے بعد اثرہ (یعنی ناجائز ترجیح) دیکھو گے، پس صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض (کوثر) پر مجھ سے ملاقات کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۷: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے بعد ناجائز ترجیحات اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا آپ ﷺ ہمیں اس وقت کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم ان حاکموں کا حق ادا کرنا (یعنی ان کی اطاعت کرنا) اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰: بَابُ مَا اَخْبَرَ نَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ بِمَاهُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۴۰: باب اس بارے میں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

۶۸: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ

۶۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر خطاب فرمایا جس میں

[1] اثرہ۔ سے مراد وہ لوگ ہیں جو صحابہؓ پر دوسرے لوگوں کو مقدم کریں گے (یعنی ترجیح دیں گے)۔ (مترجم)

سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا وَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا اِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَكَانَ فِيْهَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِیْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَیْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَیْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِیْءُ الْفَیْءِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِیْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَیْءِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِیْءُ الْفَیْءِ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَآءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَیِّئُ الْقَضَآءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَآءِ سَیِّئُ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ السَّیِّئَ الْقَضَآءِ السَّیِّئَ الطَّلَبِ اَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنَ الْقَضَاءِ الْحَسَنَ الطَّلَبِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَیِّئُ الْقَضَاءِ سَیِّئُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِیْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ مَا رَاَيْتُمْ اِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْاَرْضِ قَالَ

آپؐ نے قیامت تک واقع ہونے والی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ پس یادرکھا جس نے یادرکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔ آپؐ نے فرمایا دنیا بڑی سرسبز وشاداب اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو آئندہ آنے والے لوگوں کا خلیفہ بنانے والے ہیں۔ پھر وہ دیکھیں گے کہ تم لوگ کیا کرتے ہو۔ خبردار دنیا اور عورتوں سے بچو۔ خبردار کسی شخص کو لوگوں کا خوف حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسعید یہ حدیث بیان کرتے ہوئے رونے لگے اور فرمایا اللہ کی قسم ہم بہت چیزوں سے ڈر گئے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا؛ خبردار قیامت کے دن ہر غدار کیلئے اسکی بے وفائی کی مقدار پر جھنڈا ہوگا۔ اور امام عام (حاکم) سے غداری کرنے والا سب سے بڑا غدار ہے۔ اس کا جھنڈا اسکی پشت پر لگایا جائے گا۔ ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ اس دن جو چیزیں ہم نے یاد کیں ان میں آپ کا یہ فرمان بھی تھا کہ آگاہ ہو جاؤ: انسان کئی طبقات پر پیدا ہوئے ہیں ان میں سے بعض مؤمن پیدا ہوتے اور مؤمن ہی کی حیثیت سے زندہ رہتے اور مؤمن ہی مرتے ہیں۔ جبکہ بعض کافر پیدا ہوتے اسی حیثیت سے جیتے اور اسی حیثیت (یعنی کافر) پر مرتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو مؤمن ہی پیدا ہوتے اور اسی حیثیت سے جیتے ہیں لیکن کافر ہو کر مرتے ہیں۔ پھر ان کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے اور جو کافر پیدا ہوتا ہے کافر بن کر زندگی گزارتا ہے لیکن خاتمہ ایمان پر ہو جاتا ہے۔ انہی میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں دیر سے غصہ آتا اور جلدی ٹھنڈا ہو جاتا ہے جبکہ بعض غصے کے بھی تیز ہوتے ہیں اور ٹھنڈے بھی جلدی ہو جاتے ہیں۔ یہ دونوں برابر برابر ہیں انہی میں ایسا طبقہ بھی ہے جو جلدی غصے میں آ جاتا ہے لیکن دیر سے اس کا اثر زائل ہوتا ہے۔ ان میں سب سے بہتر دیر سے غصے میں آنے والے اور جلدی ٹھنڈے ہونے والے ہیں اور سب سے برے جلدی غصہ میں آنے والے اور دیر سے ٹھنڈے ہونے والے ہیں۔ یہ بھی جان لو کہ ان میں بعض لوگ جلدی قرض ادا کرنے

وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ هٰذَا اَحَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَاَبِي زَيْدِبْنِ اَخْطَبَ وَحُذَيْفَةَ وَاَبِي مَرْيَمَ ذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ هُوَ كَائِنٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

والے اور سہولت کے ساتھ ہی تقاضا کرنے والے ہیں (یعنی جب وہ کسی کو قرض دیتے ہیں) بعض قرض کی ادائیگی میں برے ہیں لیکن تقاضا (قرض) حسن وخوبی ہی کے ساتھ کرتے ہیں۔ تیسرا طبقہ ایسا بھی ہے جو ادائیگی میں تو ٹھیک ہے لیکن تقاضے میں برا ہے۔ جبکہ کچھ ایسے بھی ہیں جو مانگنے میں بھی برے ہیں اور ادا کرنے میں بھی صحیح نہیں۔ جان لو کہ ان میں سے سب سے بہتر بحسن وخوبی تقاضا کرنے والے اور ادا کرنے والے ہیں اور ان میں سے بدترین وہ ہیں جو دونوں چیزوں میں برے ہیں۔ خبردار: غضب ابن آدم کے دل میں ایک چنگاری ہے۔ کیا تم اس کی آنکھوں کی سرخی اور اسکی گردن کی رگوں کے پھولنے کو نہیں دیکھتے۔ پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ جانا چاہیے۔ ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ گیا ہے۔ (یا غروب ہو گیا ہے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو: دنیا کی باقیات گزرے ہوئے زمانے کی بہ نسبت اتنی ہی رہ گئی ہیں جتنا تمہارا آج کا دن گزرے ہوئے پورے دن کی بہ نسبت۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ، ابوزید بن اخطبؓ، حذیفہؓ اور ابومریمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ تمام راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی۔

خلاصۃ الباب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کے حق میں دعائیں کرنا اُمت کے ساتھ شفقت اور مہربانی کی روشن دلیل ہے (۲) فتنہ کے زمانہ میں بالکل الگ تھلگ رہنا اور خلوت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہنا اور اسلام کے دشمنوں کو ڈرانا یہ بہترین خصلت ہے۔ ''انواط'' دراصل ''نوط'' کی جمع ہے۔ اس کے معنی لٹکانا کے ہیں۔ چونکہ اس درخت پر ہتھیار لٹکائے تھے۔ اس لئے اس کا نام ''ذات انواط'' ہو گیا اور یہ نام اسی خاص درخت کا تھا۔ حدیث کے آخری جملہ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا ان لوگوں کے لئے ناراضگی و بے اطمینانی کا اظہار فرمایا کہ اگر تم لوگ ایسی بات کہتے اور کرتے رہے تو عجب نہیں کہ گمراہی اور حد سے بڑھ جانے کے اس راستے پر جا پڑو جس کو پچھلی امتوں کے لوگوں نے اختیار کیا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کے مبغوض بندے قرار پائے تھے (۳) حدیث باب میں امانت سے مراد ایمان ہے۔ اس جملہ کا حاصل یہ ہے کہ دین وشریعت کی طرف سے غافل ہو جانے اور گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے دل میں ایمان کا نور کم ہو جائے گا اور غافل جب اس صورتِ حال سے آگاہ ہو گا اور اپنے دل کی حالت و کیفیت پر غور و فکر کرے گا تو یہ محسوس کرے گا کہ اس میں ایک نقطہ کی مقدار کے علاوہ نور ایمان میں سے کچھ باقی نہیں رہا۔ ''پھر جب دوبارہ سو جائے گا'' کے ذریعہ اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ غفلت اور ارتکاب گناہ کی وجہ سے دل میں سے نورِ ایمان کا بقیہ حصہ بھی نکل جائے گا صرف آبلہ (چھالے) کی طرح نشان کی صورت میں رہ جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی ایسے فتنہ پرداز کا ذکر کرنے سے احتراز نہیں کیا جو دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والا ہے۔ ''قائد'' یعنی فتنہ پرداز سے مراد وہ شخص ہے جو فتنہ وفساد اور تباہی وخرابی کا باعث ہو جیسے وہ عالم دین جو دین میں بدعت پیدا کرے۔

دین کے نام پر مسلمانوں کو آپس میں لڑائے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ درندے' کوڑے کی رسی اور جوتے کا تسمہ باتیں کریں گے اور یاجوج و ماجوج کا خروج ہوگا، آگ کا عدن سے نکلنا، دس آیات کا لوگوں کے سامنے واقع ہونا اور دشمنان اہل بیت یعنی خارجیوں کا پیدا ہونا بھی قیامت کی نشانی ہے۔ اس طرح حکمرانوں کا نااہل لوگوں کو عہدوں پر مسلط کرنا اور ان کو ترجیح دینا بھی ایک نشانی ہے۔ غرضیکہ قیامت تک آنے والے واقعات کی خبر نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ارشاد فرمائی۔

۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَهْلِ الشَّامِ

۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَافَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَاخَيْرَ فِيْكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ مُحَمَّدُبْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيُّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا بَهْزُبْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَأْمُرُنِيْ قَالَ هٰهُنَا وَنَحَا بِيَدِهٖ نَحْوَا لشَّامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۱: باب اہل شام کی فضیلت کے بارے میں

۶۹: حضرت معاویہ بن قرۃؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اہل شام میں خرابی پیدا ہوگی تو تم میں کوئی خیر و بھلائی نہ ہوگی۔ میری امت میں سے ایک گروہ ایسا ہے جس کی ہمیشہ مدد و نصرت ہوتی رہے گی اور کسی کا ان کی مدد نہ کرنا انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ امام بخاریؒ علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ فرقہ محدثین کا ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن حوالہؓ، ابن عمرؓ، زید بن ثابتؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپؐ مجھے کہاں قیام کا حکم دیتے ہیں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اس طرف۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲: بَابُ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُوبْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَرِيْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَ كُرْزِ ابْنِ عَلْقَمَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَالصُّنَابِحِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۲: باب میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کو قتل نہ کرنے لگ جانا

۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد دوبارہ کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، جریر، ابن عمر، کرز بن علقمہ، واثلہ بن اسقع اور صنابحی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّهُ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ قَالَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ وَبَسَطَ يَدَهُ اِلَيَّ لِيَقْتُلَنِيْ قَالَ كُنْ كَابْنِ اٰدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَخَبَّابِ ابْنِ الْاَرَتِّ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ وَاقِدٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَخَرَشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَزَادَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ رَجُلًا وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

۴۳: باب ایسا فتنہ جس میں بیٹھا رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا

۷۲: حضرت بسر بن سعیدؓ، سعد بن ابی وقاصؓ سے نقل کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے عثمان غنیؓ کے خلاف فتنہ کے موقع پر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ بپا ہوگا جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ کسی نے پوچھا۔ بتایئے اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو اور مجھے قتل کرنے لگے تو میں کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا تو آدمؑ کے بیٹے ہابیل کی طرح ہو جا۔ (جو اپنے بھائی کے ہاتھوں قتل ہوا)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، خباب بن ارتؓ، ابوبکرہؓ، ابن مسعودؓ، ابو واقدؓ، ابوموسیٰؓ، اور خرشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض راوی اسے لیث بن سعدؓ سے نقل کرتے ہوئے ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں۔ پھر یہ نبیؐ سے بواسطہ سعدؓ کئی سندوں سے منقول ہے۔

۴۴: بَابُ مَاجَآءَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَحَدُهُمْ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ

۴۴: باب اس بارے میں کہ ایک فتنہ ایسا ہوگا جو اندھیری رات کی طرح ہوگا

۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال صالحہ میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ اندھیری رات کی طرح فتنے تم لوگوں کو گھیر لیں جن میں انسان صبح مؤمن اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ پھر شام کو مؤمن ہوگا لیکن صبح تک کافر ہو جائے گا اور اپنے دین کو دنیا کے تھوڑے سے مال کے عوض بیچ دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴: حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نیند سے بیدار ہو گئے اور فرمایا سبحان اللہ۔ آج رات کتنے فتنے نازل ہوئے اور کس قدر خزانے

مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةُ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَارُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

اتارے گئے۔ کون ہے جو حجروں والیوں (یعنی ازواج مطہرات) کو جگائے۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی[1]۔

۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَقْوَامٌ دِيْنَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنْدَبٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَاَبِي مُوْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب ایسے فتنے واقع ہوں گے جو اندھیری رات کی طرح ہوں گے۔ان میں انسان صبح مؤمن ہوگا تو شام کو کافر اور شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کافر ہوجائے گا۔اور بہت سے لوگ تھوڑے سے مال کے عوض اپنا دین بیچ ڈالیں گے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، جندبؓ، نعمان بن بشیرؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۷۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَعْفَرُبْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ فِي هٰذَاالْحَدِيْثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِيْ مُسْتَحِلًّا لَّهُ وَيُمْسِيْ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهِ وَمَا لِهٖ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَّهُ.

۷۶: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے متعلق بیان فرماتے تھے (صبح مؤمن ہوگا شام کو کافر ہوجائے گا) کہ صبح کو اپنے بھائی کی جان، مال اور عزت کو اپنے اوپر حرام سمجھے گا لیکن شام کو حلال سمجھنے لگے گا اور اسی طرح شام کو حرام سمجھتا ہوگا تو صبح حلال سمجھنے لگے گا۔

۷۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ اَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۷: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کو یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ اگر ہم پر ایسے حاکم حکمرانی کرنے لگیں جو ہمیں ہمارا حق نہ دیں اور اپنا حق طلب کریں تو ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو اس لیے کہ ان کا عمل ان کے ساتھ اور تمہارا عمل تمہارے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْهَرَجِ

۴۵: باب قتل کے بارے میں

۷۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۷۸: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

[1] : ان عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جو باریک لباس پہنتی ہیں۔ مال حرام سے لباس بناتی ہیں اور اس طرح لباس پہنتی ہیں کہ ان کے جسم کے اعضاء ننگے رہتے ہیں۔ (مترجم)

شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ مَاالْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

فرمایا تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علم اٹھالیا جائے گا اور ''ھرج'' زیادہ ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ''ھرج'' کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ''قتل''۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، خالد بن ولیدؓ اور معقل بن یسارؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍعَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ فَرَدَّهُ اِلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍرَدَّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ.

۷۹: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کے ایام میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف معلّی بن زیاد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي اُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۸۰: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی۔ (یعنی جب ایک مرتبہ خونریزی شروع ہوگی تو پھر کبھی بھی ختم نہیں ہوگی) یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي اتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ

۴۶: باب لکڑی کی تلوار بنانے کے بارے میں

۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ اُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اِلٰى اَبِي فَدَعَاهُ اِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ اَبِي اِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ.

۸۱: عدیسہ بنت اھبان بن صیفی غفاریؓ کہتی ہیں کہ حضرت علیؓ میرے والد کے پاس آئے اور انہیں لڑائی میں اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ میرے والد نے کہا بے شک میرے دوست اور تمہارے چچازاد بھائی رسول اللہ اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ اگر لوگوں میں اختلافات ہوجائیں تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں۔ لہٰذا میں نے وہ بنوالی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ چلوں تو میں تیار ہوں۔ عدیسہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت علیؓ نے انہیں چھوڑ دیا۔ اس باب میں محمد بن سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن عبید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ

۸۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوا كَابْنِ اٰدَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ هُوَ اَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ۔

ارشاد فرمایا: فتنہ کے زمانے میں اپنی کمانیں توڑ دینا۔ زین کو کاٹ دینا اور اپنے گھروں ہی میں رہنا۔ جس طرح ہابیل بن آدم نے قتل ہونے پر صبر کیا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد الرحمٰن بن ثروان سے مراد ابو قیس اودی ہے۔

خلاصۃ الباب: اہل شام کی فضیلت بیان فرمائی ہے کہ دور فتن میں اہل شام بھلائی اور خیر پر ہوں گے نیز یہ بھی ارشاد فرمایا میرے بعد قتل وقتال جائز سمجھنے والے نہ بن جانا البتہ کفار اور مشرکین کے ساتھ قتال عین عبادت ہے۔
(۲) حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دورِ فتن میں خلوت اور تنہائی اختیار کرنے کا نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔ علماء کرام نے ارشاد فرمایا ہے کہ شاید یہ فتنہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت رونما ہو چکا ہے۔

۴۷: بَابُ مَا جَآءَ فِي اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۴۷: باب علاماتِ قیامت کے متعلق

۸۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِيْ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَ يَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَاَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي مُوْسٰى وَاَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ حدیث میرے بعد کوئی ایسا شخص بیان نہیں کرے گا جس نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ آپؐ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت ظاہر و غالب ہو جائے گی۔ زنا رواج پکڑ جائے گا۔ شراب بکثرت استعمال ہوگی۔ عورتوں کی کثرت ہوگی اور مرد کم ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۴: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی۔ آپؓ نے فرمایا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال کے مقابلے میں برا ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ

۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لاَ يُقَالُ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک اس پر کوئی اللہ، اللہ کہنے والا موجود ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ الْمُثَنّٰى لِلْخَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

۸۶: محمد بن مثنیٰ اسے خالد بن حارث سے وہ حمید سے اور وہ انسؓ سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں لیکن یہ روایت مرفوع نہیں اور یہ پہلی والی روایت کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَمْرٍ وح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ اَبِي عَمْرٍ وعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِ وبْنِ اَبِي عَمْرٍو.

۸۷: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ آبائی احمق دنیا کے سعادت مند لوگ شمار نہ ہونے لگیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے اورہم اسے عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۸: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلاَذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ وَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِي قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلاَ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۸۸: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین اپنے جگر کے خزانے سونے اور چاندی تے کی طرح اگلے گی۔ آپؐ نے فرمایا چور آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا، قاتل آئے گا اور کہے گا اسکی وجہ سے میں نے قتل کیا۔ قاطع رحم آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میں نے (اقارب سے) قطع تعلق کیا پھر وہ (سب) اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اورہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۴۸: بَابٌ

۴۸: باب

۸۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ اَبُوْفَضَالَةَ الشَّامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا

۸۹: حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر میری امت میں پندرہ خصلتیں آ جائیں گی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جب مالِ غنیمت ذاتی دولت بن جائیگی۔ امانت کو لوگ مالِ غنیمت سمجھنے لگیں گے۔ زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائیگا۔ شوہر بیوی کی اطاعت

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلاً وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْخَسْفًا اَوْمَسْخًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ غَيْرَ الْفَرَجِ ابْنِ فَضَالَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ وَكِيْعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ.

اور ماں کی نافرمانی کریگا۔ دوستوں کے ساتھ بھلائی اور باپ کے ساتھ ظلم وزیادتی کریگا۔ مسجد میں لوگ زور زور سے باتیں کریں گے۔ ذلیل قسم کے لوگ حکمران بن جائینگے۔ کسی شخص کی عزت اسکے شر سے محفوظ رہنے کیلئے کی جائے گے۔ شراب پی جائے گی۔ ریشمی کپڑا پہنا جائے گا۔ گانے بجانے والیاں لڑکیاں اور گانے کا سامان گھروں میں رکھا جائے گا اور اُمت کے آخری لوگ پہلوں پر لعن طعن کریں گے۔ پس اس وقت لوگ عذابوں کے منتظر رہیں یا تو سرخ آندھی، یا خسف (دھنسنے کا عذاب) یا پھر چہرے مسخ ہوجانے والا عذاب۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے حضرت علیؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ اسے فرخ بن فضالہ کے علاوہ کسی اور نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا ہو۔ بعض محدثین فرخ کو انکے حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔ وکیع اور کئی ائمہ ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

۹۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ رُمَيْحٍ الْجُذَامِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلاً وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهُ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جائیگا۔ امانت مال غنیمت بن جائے گی۔ زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جانے لگے گا۔ علم کا حصول غیر دین کے لیے ہوگا۔ انسان اپنی بیوی کا مطیع اور ماں کا نافرمان ہوجائے گا۔ دوست کے ساتھ وفا اور باپ کے ساتھ بے وفائی کرے گا۔ مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی۔ قبیلے کی سرداری فاسقوں کے ہاتھوں میں آجائے گی۔ ذلیل شخص قوم کا رہبر بن جائے گا اور کسی شخص کو اس کے شر سے ڈرتے ہوئے قابل تعظیم سمجھا جائے گا۔ گانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان رواج پکڑ جائیں۔ شراب پی جائے گی اور امت کے آخری لوگ گزرے ہوؤں پر لعن طعن کریں گے۔ تو پھر وہ لوگ سرخ آندھی، زلزلے، خسف (زمین میں دھنسنا) چہرے کے بدلنے اور آسمان سے پتھر برسنے کے عذابوں کا انتظار کریں۔ اس وقت نشانیاں اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی پرانی (موتیوں کی) لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے درپے گرنے لگیں۔ (یعنی قیامت کی نشانیاں) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۹۱: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذٰلِكَ قَالَ اِذَاظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً.

۹۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس اُمت میں (تین) عذاب آئیں گے۔ خسف، مسخ اور قذف۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کب''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گانے والیوں اور باجوں کا رواج ہو جائے گا اور لوگ شرابیں پینے لگیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اعمش سے بھی عبد الرحمٰن بن سابط کے حوالے سے منقول ہے لیکن یہ مرسل ہے۔

۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

۴۹: باب نبی اکرم ﷺ کی بعثت قیامت کے قرب کی نشانی ہے

۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ الْاَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِيُّ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادِ الْفِهْرِيِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهِ هٰذِهِ لِاَصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَ الْوُسْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْمُسْتَوْرِدِ ابْنِ شَدَّادٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۹۲: مستور بن شداد فہری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ میں اور قیامت ایک ساتھ مبعوث کئے گئے لیکن میں اس پر درمیانی انگلی کی شہادت کی انگلی پر بعثت کی طرح سبقت لے گیا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے مستور بن شداد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۹۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاؤدَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ اَبُوْدَاؤدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَمَا فَضْلُ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح (متصل) بھیجے گئے ہیں۔ پھر ابوداؤد (راوی) نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا کہ ان میں سے ایک کی دوسری پر کیا فضیلت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي قِتَالِ التُّرْكِ

۵۰: باب تُرکوں سے جنگ کے متعلق

۹۴: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۹۴: حضرت ابو ہریرہؓ، نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک لوگ تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہیں کروگے۔ جن کے جوتے

لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَبُرَيْدَةَ وَ اَبِي سَعِيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَمُعَاوِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بالوں کے ہوں گے پھر مزید فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایسے لوگوں سے تمہاری جنگ نہ ہوگی جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے۔اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، بریرہؓ، ابوسعیدؓ عمرو بن تغلبؓ، اور معاویہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱: بَابُ مَاجَآءَ اِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلاَ كِسْرٰى بَعْدَهٗ

۵۱: باب کسریٰ کی ہلاکت کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا

۹۵: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلاَ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور قیصر و کسریٰ کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲: بَابُ لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

۵۲: باب حجاز سے آگ نکلنے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی

۹۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي قِلاَبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْمِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَّاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

۹۶: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ حضرموت یا فرمایا: حضرموت کے سمندر کی طرف سے قیامت سے پہلے ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ عرض کیا گیا: ہم لوگ اس وقت کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (ملک) شام میں سکونت اختیار کرنا۔ اس باب میں حضرت حذیفہ بن اسید، انس، ابو ہریرہ اور ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: قیامت کی جونشانیاں حضور ﷺ نے ارشادفرمائی ہیں وہ ظاہر ہورہی ہیں۔علم اٹھ رہا ہے' جہالت بڑھ رہی ہے' شراب نوشی بہت کثرت سے ہورہی ہے' عورتوں کی کثرت ہے' حکام ظالم ہیں جوبھی حاکم آتا ہے وہ پہلے سے زیادہ ظالم ہوتا ہے۔آج اس زمانہ میں بیوی کو ماں پر ترجیح دی جارہی ہے اور باپ کی بات کوٹھکرا کر دوست کی مانی جاتی ہے۔مسجدیں جوعبادت کے لئے تھیں ان میں شوروغوغا کیا جاتا ہے عبادت برائے نام رہ گئی ہے۔گانے والیاں اور گانے کے آلات کی بہتات ہے گھر گھر ناچ اور گانے کی اشیاء (سامان) موجود ہیں۔سلفِ صالحینؒ پرلعن طعن بہت کثرت کے ساتھ ہے اور قیامت کی ایک خاص نشانی یہ ہے کہ جھوٹے لوگ بہت زیادہ ہوں گے یعنی جھوٹی حدیثیں گھڑیں گے یا وہ لوگ مراد ہیں جو نبوت کا جھوٹا دعوٰی کریں گے یا وہ لوگ ہیں جو بدعتیں رائج کریں گے اپنے غلط سلط عقائد وخیالات اور اپنی جھوٹی اغراض و خواہشات کوصحیح اور جائز ثابت کرنے کے لئے ان کی نسبت صحابہ کرامؓ اوراگلے بزرگوں کی طرف کریں گے۔واللہ اعلم۔

۵۳: بَابُ مَاجَآءَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ

۹۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۳: باب جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی

۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال نبوت کے دعویدار بن کر ظاہر نہیں ہوں گے۔اس باب میں حضرت جابر بن سمرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ وَاَنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۹۸: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔جب تک میری امت کے کئی قبائل مشرکین کے ساتھ الحاق نہیں کریں گے اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے۔پھر فرمایا؛ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا یہی دعوٰی ہوگا کہ وہ نبی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں خاتم النبیین (آخری نبی) ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّ مُبِيْرٌ

۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

۵۴: باب بنی ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا

۹۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ بنوثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون بہانے والا شخص

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ نَا شَرِيْكٌ نَّحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ بْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَشَرِيْكٌ يَقُوْلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُصْمَةَ وَاِسْرَائِيْلُ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُصْمَةَ وَيُقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنِ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ حَسَّانَ قَالَ اَحْصُوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفَ قَتِيْلٍ.

(پیدا) ہوگا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔ عبدالرحمٰن بن واقد بھی شریک سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی سند سے جانتے ہیں اور وہ راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عصم بیان کرتے تھے جبکہ اسرائیل عبداللہ بن عصمہ کہتے۔ کہا جاتا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابوعبید اور قاتل سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔ ابوداؤد، سلیمان بن سلم بلخی، نضر بن شمیل سے اور وہ ہشام بن حسان سے نقل کرتے ہیں کہ حجاج کے قتل کئے ہوئے افراد کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچتی ہے۔

۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ

۵۵: باب تیسری صدی کے متعلق

۱۰۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلُوْهَا هٰكَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَلِيَّ بْنَ مُدْرِكٍ.

۱۰۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے زمانے کے لوگ سب سے بہتر ہیں۔ پھر ان کے بعد والے (یعنی صحابہ) پھر ان کے بعد والے (تابعین) پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو موٹا ہونا چاہیں گے۔ موٹاپے کو پسند کریں گے۔ وہ لوگ گواہی طلب کئے بغیر گواہی دیں گے۔ یہ حدیث محمد بن فضیل بھی اعمش سے وہ علی بن مدرک سے اور وہ ہلال بن یساف سے اسی طرح نقل کرتے ہیں جبکہ کئی راوی اسے اعمش سے وہ ہلال بن یساف سے نقل کرتے ہوئے علی بن مدرک کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ نَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۱: حسین بن حریث بھی وکیع سے وہ اعمش سے وہ ہلال بن یساف سے وہ عمران بن حصین سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ میرے (امام ترمذی کے) نزدیک یہ حدیث محمد بن فضیل کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصینؓ ہی سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

۱۰۲: عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَنْشَؤُ اَقْوَامٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُوْ فِيْهِمُ السِّمَنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

نے فرمایا: بہترین لوگ میری بعثت کے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ تیسرے زمانے کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بغیر طلب کئے گواہی دیں گے۔ خیانت کریں گے۔ امین نہیں ہوں گے اور ان میں موٹاپا زیادہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُلَفَآءِ

۵۶: باب خلفاء کے بارے میں

۱۰۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

۱۰۳: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات فرمائی لیکن میں سمجھ نہیں سکا۔ پس میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا: وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابر بن سمرہؓ سے منقول ہے۔

۱۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ.

۱۰۴: ابوکریب بھی اسے عمرو بن عبید سے وہ اپنے والد وہ ابو بکر بن ابوموسیٰ سے اور وہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ یعنی بواسطہ ابوبکر بن موسیٰ۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۰۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ دَاؤُدَ نَا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ زِيَادِ ابْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۵: حضرت زیاد بن کسیب عدوی کہتے ہیں کہ میں ابوبکرہؓ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ خطبہ دے رہا تھا اور اس کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔ ابو بلال کہنے لگے: دیکھو ہمارا امیر فساق کے کپڑے پہنتا ہے۔ ابوبکرہؓ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی زمین میں حاکم کی توہین کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کریں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْخِلاَفَةِ

۱۰۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ نَا سُرَیْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ ثَنِیْ سَفِیْنَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخِلاَفَةُ فِی اُمَّتِی ثَلاَثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْکٌ بَعْدَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ لِیْ سَفِیْنَةُ اَمْسِکْ خِلاَفَةَ اَبِی بَکْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلاَفَةَ عُمَرَ وَخِلاَفَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ اَمْسِکْ خِلاَفَةَ عَلِیٍّ فَوَجَدْ نَا هَا ثَلاَثِیْنَ سَنَةً قَالَ سَعِیْدٌ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْخِلاَفَةَ فِیْهِمْ قَالَ کَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَآءِ بَلْ هُمْ مُلُوْکٌ مِّنْ شَرِّ الْمُلُوْکِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ قَالاَ لَمْ یَعْهَدِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخِلاَفَةِ شَیْئًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُمْهَانَ وَلاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِیْثِهٖ.

۱۰۷: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قِیْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفُ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ اَبُوْ بَکْرٍ وَاِنْ لَمْ اَسْتَخْلِفْ لَمْ یَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۵۸: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَیْشٍ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

۱۰۸: حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْبَصْرِیُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَیْلِ یَقُوْلُ کَانَ نَاسٌ مِّنْ رَّبِیْعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَکْرِبْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِیَنَّ قُرَیْشٌ اَوْلَیَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ فِی

۵۷: باب خلافت کے متعلق

۱۰۶: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس سال تک خلافت رہے گی پھر بادشاہت آ جائے گی۔ سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کی خلافت گن لو یہ پورے تیس سال ہیں۔ سعید نے عرض کیا؛ بنوامیہ سمجھتے ہیں کہ خلافت انہی میں ہے۔ حضرت سفینہ نے فرمایا کہ بنوزرقاء جھوٹ بولتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ تو بدترین بادشاہوں میں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور علیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اسے کئی راوی سعید بن جمہان سے نقل کرتے ہیں۔ ہم بھی اسے صرف انہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا دیتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر میں خلیفہ بناتا ہوں تو ابوبکرؓ نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر کیا تھا اور اگر نہ مقرر کروں تو اس میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۵۸: باب اس بارے میں کہ خلفاء قیامت تک قریش ہی میں سے ہوں گے

۱۰۸: حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ ربیعہ کے کچھ لوگ عمرو بن عاصؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بکر بن وائل (قبیلے) کے ایک شخص نے کہا کہ قریش کو (فسق وفجور سے) باز رہنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ خلافت ان کے غیر جمہور عرب کے سپرد کردیں گے۔ عمرو بن عاصؓ نے فرمایا تم غلط کہتے ہوایسا

جُمْهُوْرٍ مِّنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

نہیں ہوگا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ قیامت تک خیروشر میں قریش ہی لوگوں کے حکمران ہوں گے۔اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ، اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ جَهْجَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۹: حضرت عمرو بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا کہ رات اور دن نہیں جائیں گے۔(یعنی قیامت قائم نہ ہوگی) یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک آدمی برسر اقتدار آئے گا جس کو جہجاہ کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَ ئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ

۵۹: باب گمراہ حکمرانوں کے متعلق

۱۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ اَئِمَّةً مُضِلِّيْنَ قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۰: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ڈر ہے۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب ہوں گے۔انہیں کسی کے اعانت ترک کردینے سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: سب سے بہترین دور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرامؒ اور تبع تابعین رحمہم اللہ کا ہے۔ حدیث نمبر ۱۰۳: اس حدیث کے معنی ومفہوم کے تعین کئی اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ کہ بارہ/۱۲ خلیفوں سے مراد وہ بارہ لوگ ہیں جو آنحضرت ﷺ کے بعد سریر آرائے خلافت وحکومت وسلطنت ہوئے اور ان کے زمانۂ حکومت میں مسلمانوں کے ظاہری حالات ومعاملات اور رعایا کے مفاد کے اعتبار سے حکومت وسلطنت کا نظام مستحکم رہا اگرچہ ان میں سے بعض ظلم و بے انصافی کے راستہ پر بھی چلے۔ یہ قول قاضی عیاضؒ کا ہے اور علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس قول کی تحسین کی ہے۔دوسرا قول یہ کہ خلفاء سے مراد عادل اور انصاف کرنے والے نیک طینت اور پاکباز مراد ہیں اس قول کی بناء پر حدیث کا لازمی مطلب یہ بیان کرنا نہیں ہوگا کہ یہ بارہ/۱۲ خلفاء حضور ﷺ کے زمانہ کے بعد متصلاً (یکے بعد دیگرے) منصب خلافت وامارت پر متمکن ہوں گے بلکہ اصل مقصد محض تعداد بیان کرنا ہو خواہ یہ خلفاء کسی زمانہ میں رہے ہوں ۔ ان کے علاوہ بھی اقوال ہیں یہ بھی ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ خلافت قریش میں رہے گی اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش خلافت کے مستحق ہیں اس لئے خلافت کا منصب جلیلہ قریش ہی کے پاس رہنا چاہئے۔ جس حدیث میں خلافت کو تیس سال میں منحصر (بند) بیان فرمایا ہے اس میں خلافت کبریٰ مراد ہے جو اصل میں خلافت نبوت ہے چنانچہ خلفاء راشدین کی خلافت تو حقیقی ہے ان کے دور کے بعد خلافت مجازی ہے۔

٦٠ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَهْدِيِّ

١١١ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيُّ نَا اَبِي نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اِسْمُهُ اِسْمِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١١٢ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اِسْمُهُ اِسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَنَا اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١١٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ الْعَمِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الصِّدِّيْقِ النَّاجِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَشِيْنَا اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَاَلْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي اُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْسًا اَوْسَبْعًا اَوْتِسْعًا زَيْدُ الشَّاكُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ سِنِيْنَ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِي اَعْطِنِي قَالَ لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَحْمِلَهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ اِسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ.

٦١ : بَابُ مَاجَآءَ فِي نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

١١٤ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

٦٠: باب امام مہدی کے متعلق

١١١: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے میرے ہی نام کا کوئی شخص پورے عرب پر حکمرانی نہیں کرے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ام سلمہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٢: حضرت عبداللہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا؛ اہل بیت میں سے میرے نام کا ایک شخص دنیا کا حکمران ہوگا۔ عاصم، ابو صالحؒ کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر دنیا میں سے ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے طویل کردے گا۔ یہاں تک کہ امام مہدی حکمران ہوجائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٣: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بدعت شروع ہوجائے۔ پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ میری امت میں ایک مہدی آئے گا۔ جو پانچ، سات یا نو سال (راوی کو شک ہے) تک حکومت کرے گا؛ پھر اس کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دیجئے۔ مجھے دیجئے۔ پس وہ اسے اتنے دینار دیں گے جتنے اس میں اٹھانے کی استطاعت ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔ ابوصدیق کا نام بکر بن عمرو ہے انہیں بکر بن قیس بھی کہتے ہیں۔

٦١: باب عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بارے میں

١١٤: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمْ اِبْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

عنقریب لوگوں میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیے کو موقوف کر دیں گے اور اتنا مال تقسیم کریں گے کہ لوگ قبول کرنا چھوڑ دیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٢: بَابُ مَاجَآءَ فِى الدَّجَّالِ

٦٢: باب دجال کے بارے میں

١١٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِىُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِىٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَاِنِّىْ اُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهٗ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهٗ سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِىْ اَوْسَمِعَ كَلَامِىْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلُهَا يَعْنِى الْيَوْمَ اَوْخَيْرٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ خَالِدِ الْحَذَّاءِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اِسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ.

١١٥: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے ڈرایا نہ ہو اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اوصاف بیان کئے اور فرمایا: شاید مجھے دیکھنے اور سننے والوں میں سے بھی کوئی اسے دیکھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن مغفل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف خالد حذاء کی روایت سے جانتے ہیں اور ابو عبیدہ کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح ہے۔

١١٦: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَاهُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّىْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِىٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ وَلَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِىٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِىُّ فَاَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِىُّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِىِّ

١١٦: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطاب کیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اس سے ڈراتا ہوں جیسے کہ مجھ سے پہلے تمام انبیاء ڈرایا کرتے تھے۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس فتنے سے ڈرایا لیکن میں اس کے متعلق ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی وہ یہ کہ تم لوگ جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا (یعنی ایک آنکھ سے اندھا) نہیں۔ زہری کہتے ہیں کہ عمر بن ثابت انصاری نے مجھے بعض صحابہؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ آپؐ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُ هُمْ فِتْنَةً تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهُ حَتّٰى يَمُوْتَ وَاَنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اس روز لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈراتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی اپنے خالق حقیقی اللہ رب العلمین کو اپنی زندگی میں نہیں دیکھ سکتا۔ نیز اس کی (یعنی دجال کی) پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا۔ جو لوگ اس سے بیزار ہوں گے وہی یہ لفظ پڑھ سکیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا الْيَهُوْدِيُّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی تم لوگوں سے جنگ کریں گے اور تمہیں ان پر مسلط کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ پتھر کہے گا اے مسلمان میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۳: بَابُ مَاجَاءَ مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

۶۳: باب اس متعلق کہ دجال کہاں سے نکلے گا

۱۱۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَوْذَبٍ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ وَلَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِي التَّيَّاحِ.

۱۱۸: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن شوذب بھی اسے ابوتیاح سے نقل کرتے ہیں اور یہ ابوتیاح کی حدیث سے پہچانی جاتی ہے۔

۶۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي عَلَامَاتِ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

۶۴: باب دجال کے نکلنے کی نشانیوں کے بارے میں

۱۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُوْنِيِّ عَنْ اَبِيْ بَحْرِيَّةَ صَاحِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى

۱۱۹: حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زبردست خونریزی، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات (۷) مہینوں میں ہوگا۔ اس باب میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی

وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ اَشْهُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنَةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ قَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْقُسْطَنْطِيْنَةُ هِيَ مَدِيْنَةُ الرُّوْمِ تُفْتَحُ عِنْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَالْقُسْطَنْطِيْنَةُ قَدْ فُتِحَتْ فِي زَمَانِ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ قیامت کے قریب فتح ہوگا۔ محمود کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو خروج دجال کے وقت فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی فتح ہوا۔

۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۶۵: باب دجال کے فتنے کے متعلق

۱۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ دَخَلَ حَدِيْثُ اَحَدِهِمَا فِي حَدِيْثِ الْاٰخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا اِلَيْهِ فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ لِي عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ قَائِمَةٌ شَبِيْهٌ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَاٰهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ

۱۲۱: حضرت نواس بن سمعان کلابی فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو اس طرح اسکی ذلت و حقارت اور اس کے فتنے کی بڑائی بیان کی کہ ہم سمجھنے لگے کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے۔ پھر ہم لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے۔ اور دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ہمارے دلوں کے خوف کو بھانپ گئے پس آپ نے پوچھا کیا حال ہے (راوی فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کل آپ نے دجال کا فتنہ بیان کیا تو ہمیں یقین ہوگیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے۔ یعنی یقیناً وہ آنے والا ہے۔ آپ نے فرمایا؛ دجال کے علاوہ ایسی بھی چیزیں ہیں جن کا مجھے دجال کے فتنے سے زیادہ خوف ہے کیونکہ اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو میں اس سے تم لوگوں کی طرف سے مقابلہ کرنے والا ہوں اور اگر میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہر شخص خود اپنے نفس کی طرف سے مقابلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ اسکی صفت یہ ہے وہ جوان ہوگا، گھنگریالے بالوں والا ہوگا۔ اسکی ایک آنکھ ہوگی (ا) اور عبدالعزی بن قطن (زمانہ جاہلیت میں ایک بادشاہ تھا) کا ہم شکل ہوگا۔ اگر تم میں سے کوئی

الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالاً يَاعِبَادَ اللّٰهِ اَلْبُثُوا قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِيْ كَالسَّنَةِ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لاَ وَلٰكِنْ اقْدُرُوْا لَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا سُرْعَتُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُكَذِّبُوْنَهٗ وَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَتَتْبَعُهٗ اَمْوَالُهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْئٌ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ وَيُصَدِّقُوْنَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ وَيَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَاَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرًى وَاَمَدِّهٖ خَوَاصِرَ وَاَدَرِّهٖ ضُرُوْعًا ثُمَّ يَاْتِي الْخَرِبَةَ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَيَتْبَعُهٗ كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْا رَجُلاً شَابًّا مُمْتَلِيًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جِزْلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هَبَطَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ قَالَ وَلاَ يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهٖ يَعْنِيْ اَحَدًا اِلَّا مَاتَ وَرِيْحُ نَفْسِهٖ مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ قَالَ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهٗ قَالَ فَيَلْبَثُ كَذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُوْحِي اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ حَوِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لاَ يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ قَالَ يَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ قَالَ وَيَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا اٰخِرُهُمْ

اسے دیکھے تو سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں کے لوگوں کو خراب کرے گا۔ اے اللہ! کے بندو، ثابت قدم رہنا۔ پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کتنی مدت زمین پر ٹھہرے گا؟ آپؐ نے فرمایا ؛ چالیس دن تک۔ پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک ماہ اور تیسرا ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔ پھر باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا ''نہیں'' بلکہ (اوقات کا) اندازہ لگالینا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا ان بادلوں کی طرح جن کو ہوا ہنکا کرلے جائے۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس آ کر انہیں اپنی خرافات کی دعوت دے گا۔ وہ لوگ اسے جھٹلا دیں گے اور واپس کر دیں گے۔ پس وہ ان سے واپس لوٹے گا تو ان کے اموال اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور وہ خالی ہاتھ رہ جائیں گے، وہ ایک اور قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا۔ وہ قبول کریں گے اور اسکی (یعنی دجال کی) تصدیق کریں گے تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا وہ بارش برسائے گا اور زمین کو درخت اُگانے کا حکم دے گا تو وہ درخت اُگائے گی۔ شام کو ان کے جانور (چراگاہوں سے) اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے کوہان لمبے، کولہے چوڑے اور پھیلے ہوئے اور تھن دودھ سے بھرے ہوں گے پھر وہ ویران جگہ آ کر کہے گا ''اپنے خزانے نکال دے'' جب واپس لوٹے گا تو خزانے اس کے پیچھے شہد کی مکھیوں کے سرداروں کی طرح (کثرت کے ساتھ) چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے جوان کو بلا کر تلوار سے اسکے دوٹکڑے کر دے گا۔ پھر اسے پکارے گا تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کو جواب دے گا۔ وہ انہی باتوں میں مصروف ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہلکے زرد رنگ کا جوڑا پہنے جامع مسجد دِمشق

فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا اِلٰى جَبَلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُحْمَرًّا دَمًا وَيُحَاصَرُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُونَ رَاْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا وَقَدْ مَلَأَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَ نَتَنُهُمْ وَدِمَاؤُ هُمْ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيسٰى اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ قَالَ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ وَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَخْرِجِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَّانَةَ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْاِبِلِ وَاَنَّ الْقَبِيلَةَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَاِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا فَقَبَضَتْ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقٰى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ۔

کے سفید مشرقی مینارہ پر اس حالت میں اتریں گے کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے۔ جب آپ سر نیچا کریں گے تو ان کے بالوں سے نورانی قطرات ٹپکیں گے اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے جھڑتے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کافر تک آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے سانس کی ہوا پہنچے گی مر جائے گا اور آپ کے سانس کی ہوا حد نگاہ تک پہنچتی ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ لد[1] کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق مدت تک زمین پر قیام کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ وحی بھیجیں گے کہ میرے بندوں کو ''کوہ طور'' پر لے جا کر جمع کر دیں۔ کیونکہ میں ایسی مخلوق کو اتارنے والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا وہ ارشاد خداوندی کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ آپ نے فرمایا ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبرہ پر سے گزرے گا اور اس کا پورا پانی پی جائے گا۔ پھر جب ان کا دوسرا گروہ وہاں سے گزرے گا تو وہ لوگ کہیں گے کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔ پھر وہ لوگ آگے چل دیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر پہنچیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا۔ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود (سرخ) واپس بھیج دے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی محصور ہوں گے (یعنی کوہ طور پر) یہاں تک کہ ان کے نزدیک (بھوک کی وجہ سے) گائے کا سر تمہارے آج کے سو دیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج، ماجوج) کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا۔ یہاں تک کہ وہ سب یکدم مر جائیں گے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے

---

[1] لد: لد بیت المقدس میں ایک جگہ کا نام ہے جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ فلسطین کی ایک بستی ہے۔ اور (آج کل یہودیوں کا بہت بڑا فوجی ایئر بیس ہے)

ساتھی اتریں گے تو ان کی بدبو اور خون کی وجہ سے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں پائیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی گردن والے اونٹوں کی مثل پرندے بھیجے گا۔ جو انہیں اٹھا کر پہاڑ کے غار میں پہنچا دیں گے۔ مسلمان ان کے تیروں کمانوں اور ترکشوں سے سات سال تک ایندھن جلائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھو کر شیشہ کی طرح صاف شفاف کر دے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا۔ اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں واپس لاؤ۔ پس اس دن ایک گروہ ایک انار (کے درخت) سے کھائے گا اور اس کے لوگ اس کے چھلکے سے سایہ کریں گے۔ نیز دودھ میں اتنی برکت پیدا کر دی جائے گی کہ ایک اونٹنی کے دودھ سے ایک جماعت سیر ہو جائے گی، ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلہ اور ایک بکری کے دودھ سے ایک کنبہ سیر ہو جائے گا۔ وہ لوگ اسی طرح زندگی گزار رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا جو ہر مؤمن کی روح قبض کرے گی اور باقی صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح راستے میں جماع کرتے پھریں گے اور انھی پر قیامت قائم ہوگی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ

۱۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وَاِنَّهُ اَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّ حُذَيْفَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَسْمَاءَ وَجَابِرِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَلْتَانِ بْنِ عَاصِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔

۶۶: باب دجال کی صفات کے بارے میں

۱۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں جبکہ دجال کی دائیں آنکھ کانی ہے گویا کہ وہ ایک پھولا ہوا انگور ہے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، حذیفہؓ، ابو ہریرہؓ، اسماءؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابو بکرہؓ، عائشہؓ، انسؓ، ابن عباسؓ اور فلتان بن عاصمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۶۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ

۱۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ الْمَلَآئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَمِحْجَنٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۶۷: باب اس بارے میں کہ دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکتا

۱۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس نہ تو طاعون مدینہ طیبہ میں آ سکتا ہے اور نہ ہی دجال۔ ان شاء اللہ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، فاطمہ بنت قیسؓ، محجنؓ، اسامہ بن زیدؓ اور سمرہ بن جندبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَآءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلُ الْخَيْلِ وَاَهْلِ الْوَبَرِ يَاْتِي الْمَسِيْحُ اِذَا جَآءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلَآئِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمنی ہے اور کفر مشرقی ہے۔ بکریوں والوں کے لئے سکون واطمینان ہے جبکہ اونٹ اور گھوڑے والوں میں تکبر غرور اور درشتگی پائی جاتی ہے اور دجال جب اُحد (پہاڑ) کے پیچھے پہنچے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی طرف موڑ دیں گے جہاں وہ ہلاک ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي قَتْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

۶۸: باب اس بارے میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے

۱۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ وَّفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّنَافِعِ بْنِ عُقْبَةَ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَكَيْسَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۵: حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے۔ اس باب میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ، ابو برزہ رضی اللہ عنہ، حذیفہ بن اَسید رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، کیسان رضی اللہ عنہ، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابو امامہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو، سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۹: بَابٌ

۶۹: باب

۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۶: حضرت قتادہؒ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب کے فتنے سے ڈرایا۔ سن لو کہ وہ کانا ہے (یعنی دجال) اور تمہارا رب کانا نہیں۔ اس (دجال) کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: امام مہدیؒ کا اصل نام محمد ہوگا اور لقب مہدی ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کی پشت سے تعلق رکھتے ہوں گے باپ کی جانب سے حسنی اور ماں کی جانب سے حسینی ہوں گے اور حضور ﷺ کے ساتھ ان کا تعلق صرف نسلی نہیں ہوگا بلکہ روحانی اور شرعی بھی ہوگا یعنی طور طریقہ اور عادات و معمولات حضور ﷺ کے معمولات و عادات کے مطابق ہوں گے اس موقع پر ایک خاص بات یہ بتا دینی ضروری ہے کہ حضور ﷺ نے امام مہدیؒ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو یہ فرمایا کہ اس کا نام میرے نام پر اور اس کے باپ کا نام میرے نام پر ہوگا تو اس بات سے شیعہ لوگوں کی اس بات کی تردید ہو جاتی ہے کہ مہدی موعود قائم و منتظر ہیں۔ بہر حال امام مہدی روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اس کی پہچان کرا دی ہے۔ احادیث کو غور سے پڑھنے سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے حضور ﷺ کے دین کا اتباع کریں گے اور اپنے تمام احکام شریعت محمدی کے مطابق جاری و نافذ کریں گے۔ البتہ جزیہ جو اس وقت کے کفار سے لیا جاتا ہے وہ منسوخ ہو جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور بہت برکتوں والا ہوگا نیز دجال کو قتل کر دیں گے۔ جب آسمان پر اٹھائے گئے ان کی عمر تینتیس/۳۳ سال تھی پھر آسمان سے زمین پر اترنے کے بعد وہ سات سال دنیا میں رہیں گے بعض احادیث میں ان کی مجموعی مدت قیام پینتالیس سال نقل ہوئی ہے وفات کے بعد روضۂ اقدس میں دفن ہوں گے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان سے اٹھیں گے۔

۷۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

۱۲۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبَنِي ابْنُ صَيَّادٍ اِمَّا حُجَّاجًا وَاِمَّا مُعْتَمِرِيْنَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ اَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ اقْشَعْرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاَبْصَرَ غَنَمًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ اَتَانِيْ بِلَبَنٍ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اشْرَبْ فَكَرِهْتُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهٖ شَيْئًا لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَقُلْتُ لَهُ هٰذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَائِفٌ وَاِنِّيْ اَكْرَهُ فِيْهِ اللَّبَنَ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُوْثِقَهٗ اِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ اَخْتَنِقَ لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ لِيْ وَفِيَّ اَرَاَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيْثِيْ فَلَنْ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اَنْتُمْ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ

۷۰: باب ابن صیاد کے بارے میں

۱۲۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے میرے ساتھ حج یا عمرے کا سفر کیا تو لوگ آگے بڑھ گئے اور میں اور وہ پیچھے رہ گئے۔ جب میں اس کے ساتھ تنہا رہ گیا تو میرا دل خوف کی وجہ سے دھڑکنے لگا۔ اور مجھے اس سے وحشت ہونے لگی کیونکہ لوگ اس کے متعلق کہا کرتے تھے کہ دجال وہی ہے۔ جب میں ایک جگہ ٹھہرا تو اس سے کہا کہ اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ اتنے میں اس نے کچھ بکریاں دیکھیں تو پیالہ لے کر گیا اور ان کا دودھ نکال کر لایا اور مجھ سے کہا کہ اسے پیو لیکن مجھے اس کے ہاتھ سے کوئی چیز پینے میں کراہت محسوس ہوئی کیونکہ لوگ اسے دجال کہتے تھے۔ پس میں نے اس سے یہ کہہ دیا کہ آج گرمی ہے اور میں گرمی میں دودھ پینا پسند نہیں کرتا۔ اس نے کہا ابوسعید میں نے لوگوں کی ان باتوں سے جو وہ میرے متعلق کہتے ہیں تنگ آ کر فیصلہ کیا کہ رسّی لے کر درخت سے باندھوں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں۔ دیکھو اگر میری حیثیت کسی اور پر پوشیدہ رہے تو رہے تم لوگوں پر تو پوشیدہ نہیں رہنی

الْاَنْصَارِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَافِرٌ وَاَ نَامُسْلِمٌ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَقِيْمٌ لَايُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْخَلَّفْتُ وَلَدِىْ بِالْمَدِيْنَةِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهٗ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَذَا اَنْطَلِقُ مَعَكَ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَازَالَ يَجِىْءُ بِهٰذَا حَتّٰى قُلْتُ فَلَعَلَّهٗ مَكْذُوْبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَااَبَاسَعِيْدٍ وَاللّٰهِ لَاُ خْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَاللّٰهِ لَاَعْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ وَالِدَهٗ اَيْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

چاہیے۔ اس لیے کہ تم لوگ احادیث رسول اللہ ﷺ کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہو۔ اے انصار کی جماعت کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا؛ کہ وہ (دجال) کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ نا قابل تولد ہوگا اور اسکی اولا د نہ ہوگی جبکہ میں اپنا بچہ مدینہ میں چھوڑا ہے۔ پھر کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ مکہ میں داخل نہیں ہوسکتا جبکہ میں اہل مدینہ میں سے ہوں اور اس وقت تمہارے ساتھ مکہ جارہا ہوں۔ ابوسعید فرماتے ہیں کہ اس نے اس قسم کی دلیلیں پیش کیں کہ میں سوچنے لگا کہ شاید لوگ اس کے متعلق جھوٹی باتیں کہتے ہوں گے۔ پھر اس نے کہا؛ ابوسعید میں تمہیں ایک سچی خبر بتاتا ہوں کہ اللہ کی قسم میں دجال اور اس کے باپ کو جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے جب اس نے یہ بات کہی تو میں نے کہا تجھ پر سارے دن کی ہلاکت ہو۔ یعنی مجھے پھر اس سے بدگمانی ہوگئی کیونکہ آخر میں اس نے ایسی بات کہہ دی تھی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُبْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِابْنِ صَيَّادٍ فِىْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِىْ مَغَالَةَ وهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْحَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُ مِّيِّيْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِىْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ

۱۲۸: حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے چند صحابہؓ (جن میں عمرؓ بھی شامل تھے) کے ساتھ ابن صیاد کے پاس سے گزرے وہ بنومغالہ کے قلعے کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپؐ کی آمد کا اسے اس وقت تک اندازہ نہ ہوا جب تک نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی پیٹھ پر نہیں مار دیا اور آپؐ نے فرمایا کیا میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپؐ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اُمیوں کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپؐ نے فرمایا؛ میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے پاس کس قسم کی خبریں آتی ہیں۔ ابن صیاد نے کہا جھوٹی بھی اور سچی بھی۔ آپؐ نے فرمایا؛ تو پھر تیرا کام مخلط ہوگیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں نے

عَلَيْکَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ قَدْ خَبَأْتُ لَکَ خَبِيْئًا وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَاتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَقَدْرَکَ قَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِىْ فَاضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَکُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَايَکُ فَلَاخَيْرَلَکَ فِىْ قَتْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِى الدَّجَّالَ.

دل میں تمہارے متعلق کوئی بات سوچی ہے (لہٰذا بتاؤ کہ وہ کیا ہے) اور آپ ؐ نے یہ آیت سوچ لی "یَوْمَ تَاتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ" ابن صیاد نے کہا وہ بات "دخ" ہے (یعنی دخان کا جزء ہے)۔ آپ ؐ نے فرمایا دھتکار ہو تم پر۔ تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اتار دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر یہ دجال ہی ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسے قتل کرنے کی قدرت نہیں دے گا اور اگر وہ نہیں تو اسے مارنے میں تمہارے لئے بھلائی نہیں ہے۔ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ اس سے مراد "دجال" ہی ہے۔

١٢٩: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِىِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ لَقِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ فِىْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَاحْتَبَسَهُ وَهُوَ غُلَامٌ يَهُوْدِىٌّ وَلَهُ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَاتَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ اَوْصَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِىٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَحَفْصَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۲۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ کے ایک راستہ میں نبی اکرم ﷺ کی ملاقات ابن صیاد سے ہوئی تو آپ ؐ نے اسے روک لیا۔ وہ یہودی لڑکا تھا اس کے سر پر بالوں کی چوٹی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ، حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے۔ اس سے آپ ؐ نے فرمایا کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ ابن صیاد نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔ پھر آپ ؐ نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے۔ ابن صیاد نے کہا میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دریا پر شیطان کا تخت دیکھ رہا ہے۔ پھر آپ ؐ نے پوچھا اور کیا دیکھتا ہے۔ ابن صیاد نے کہا ایک سچا اور دو جھوٹے یا دو سچے اور ایک جھوٹا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس پر معاملہ خلط ملط ہو گیا۔ پھر آپ ؐ اس سے الگ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، حسین بن علیؓ، ابن عمرؓ، ابوذرؓ، ابن مسعودؓ، جابرؓ اور حفصہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

١٣٠: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِىُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِىِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ

۱۳۰: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے ماں باپ کے ہاں

بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبُوالدَّجَّالِ وَ اُمُّهُ ثَلاَ ثِيْنَ عَامًا لاَيُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلاَمٌ اَعْوَرُ اَضَرُّشَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَاُمُّهُ اِمْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الثَّدْيَيْنِ قَالَ اَبُوْبَكْرَةَ فَسَمِعْتُ بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَاوَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَاعَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَانَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَاقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌفَقَا لاَ مَكَثْنَا ثَلاَثِيْنَ عَامًا لاَيُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلاَمٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَمُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيْفَةٍ لَهُ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاسِهِ فَقَالَ مَاقُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَاقُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَاىَ وَلاَيَنَامُ قَلْبِيْ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

تیس سال تک اولاد نہ ہوگی اس کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی (یعنی کانا ہوگا) دل نہیں سوئے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے والدین کا حلیہ وغیرہ بیان کیا اور آپؐ نے فرمایا اس کا باپ کافی لمبا اور دبلا پتلا ہوگا اور اس کی ناک مرغ کی چونچ کی طرح ہوگی۔ جبکہ اسکی ماں لمبے لمبے پستان والی عورت ہوگی۔ ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یہودیوں کے ہاں ایک بچے کی ولادت کا سنا تو میں اور زبیر بن عوام اسے دیکھنے کے لیے گئے۔ ہم نے اس کے ماں باپ کو نبی اکرم ﷺ کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا تمہاری اولاد ہے انہوں کہا ہم تیس سال تک بے اولاد رہے پھر ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو کانا ہے اور اس میں نفع سے زیادہ ضرر ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا پھر ہم ان کے پاس سے نکلے تو اچانک اس لڑکے پر نظر پڑ گئی وہ ایک موٹی روئیں دار چادر میں (لپٹا ہوا) دھوپ میں پڑا ہوا کچھ بڑبڑا رہا تھا اتنے میں اس نے اپنے سر سے چادر اٹھائی اور پوچھا تم نے کیا کہا۔ ہم نے کہا کہ تو نے ہماری بات کو سنا ہے۔ کہنے لگا ہاں سنا ہے۔ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۷۱: بَابٌ

۱۳۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ يَعْنِي الْيَوْمَ تَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۷۱: باب

۱۳۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ کوئی سانس لینے والا نفس اس وقت زمین پر نہیں کہ اس پر سو برس گزر جائیں (یعنی سو برس تک سب مر جائیں گے)۔[1] اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابوسعیدؓ اور بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَهُوَ

۱۳۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات طیبہ کے

---

[1]: اس سے مراد یہ نہیں کہ قیامت قائم ہو جائے۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس طبقے کے لوگ ختم ہو جائیں گے۔ (مترجم)

ابْنُ اَبِی حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِی اٰخِرِ حَیَاتِہٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْھَا لَایَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَھَلَ النَّاسُ فِی مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ فِیْمَا یَتَحَدَّثُوْنَہٗ بِھٰذِہِ الْاَحَادِیْثِ نَحْوَ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ یُرِیْدُ بِذٰلِکَ اَنْ یَنْخَرِمَ ذٰلِکَ الْقَرْنُ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

آخری ایام میں ایک مرتبہ ہمارے ساتھ نماز عشاء پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا: دیکھو جو لوگ آج کی رات زندہ ہیں ان میں سے کوئی سو سال کے بعد زندہ نہیں رہے گا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کرنے میں غلطی کی اور اسے سو برس تک باقی رہنے کے معنی میں نقل کیا حالانکہ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ سو سال بعد اس صدی یا زمانے کے لوگ ختم ہو جائیں گے۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّھْیِ عَنْ سَبِّ الرِّیَاحِ

۷۲: باب ہوا کو برا کہنے (گالی دینے) کی ممانعت

۱۳۳: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ الشَّھِیْدِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِی ثَابِتٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَسُبُّوا الرِّیْحَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مَاتَکْرَھُوْنَ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِی ھُرَیْرَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ وَاَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

۱۳۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا کو گالی نہ دو۔ اگر تم کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو تو کہو اے اللہ: ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے کی بھلائی اور جس بات کا حکم دیا گیا ہے کی بھلائی چاہتے ہیں اور اس کی شر، اس کے اندر جو کچھ ہے یا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳: بَابٌ

۷۳: باب

۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ ھِشَامٍ نَا اَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِکَ فَقَالَ اِنَّ تَمِیْمَ الدَّارِیَّ حَدَّثَنِیْ بِحَدِیْثٍ فَفَرِحْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَکُمْ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَھْلِ فِلَسْطِیْنَ رَکِبُوْا سَفِیْنَةً فِی الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِھِمْ حَتّٰی قَذَفَتْھُمْ

۱۳۴: حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ تمیم داری نے مجھ سے ایک قصہ بیان کیا ہے جس سے میں بہت خوش ہوا۔ پس میں نے چاہا کہ تمہیں بھی سنا دوں کہ اہل فلسطین میں سے چند لوگ ایک کشتی میں سوار ہوئے یہاں تک کہ وہ کشتی موجوں میں گھر گئی جس نے انہیں ایک جزیرے پر پہنچا دیا۔ وہاں انہوں نے ایک

فِیْ جَزِیْرَۃٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا هُمْ بِدَابَّۃٍ لَبَّاسَۃٍ نَاشِرَۃٌ شَعْرُهَا فَقَالُوْا مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ قَالُوْا فَاَخْبِرِیْنَا قَالَتْ لَا اُخْبِرُکُمْ وَلَا اَسْتَخْبِرُکُمْ وَلٰکِنْ اِئْتُوْا اَقْصَی الْقَرْیَۃِ فَاِنَّ ثَمَّ مَنْ یُّخْبِرُکُمْ وَیَسْتَخْبِرُکُمْ فَاَتَیْنَا اَقْصَی الْقَرْیَۃِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ بِسِلْسِلَۃٍ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَیْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلْأٰی تَدْفُقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنِ الْبُحَیْرَۃِ قُلْنَا مَلْأٰی تَدْفُقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ الَّذِیْ بَیْنَ الْاُرْدُنِّ وَفِلَسْطِیْنَ هَلْ اَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنِ النَّبِیِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ فِیْ کَیْفَ النَّاسُ اِلَیْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ قَالَ فَنَزَی نَزْوَۃً حَتّٰی کَادَ قُلْنَا فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ وَاِنَّهٗ یَدْخُلُ الْاَمْصَارَ کُلَّهَا اِلَّا طَیْبَۃَ وَطَیْبَۃُ الْمَدِیْنَۃُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ قَتَادَۃَ عَنِ الشَّعْبِیِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ۔

لمبے بالوں والی عورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا نہ میں تمہیں کچھ بتاتی ہوں اور نہ ہی پوچھتی ہوں۔ ہاں تم لوگ بستی کے کنارے پر چلو وہاں کوئی تم سے کچھ پوچھے گا بھی بتائے گا بھی۔ پس ہم لوگ وہاں گئے تو دیکھا کہ ایک شخص زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ اس نے پوچھا: مجھے چشمہ زغر کے متعلق بتاؤ۔ ہم نے کہا وہ بھرا ہوا ہے اور اس سے پانی چھلک رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے کہا کہ وہ بھی بھرا ہوا جوش مار رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا بیسان کے نخلستان، جو اردن اور فلسطین کے درمیان میں ہے، کا کیا حال ہے؟ کیا وہ پھل دیتا ہے۔ ہم نے کہا "ہاں" کہنے لگا بتاؤ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوگئی ہے؟ ہم نے کہا: "ہاں" اس نے کہا کہ اس کی طرف لوگوں کا میلان کیسا ہے؟ ہم نے کہا: تیزی کے ساتھ لوگ اس کی طرف جا رہے ہیں (یعنی اسلام قبول کر رہے ہیں) راوی کہتے ہیں پھر وہ اتنا اچھلا قریب تھا کہ زنجیروں سے نکل جائے۔ ہم نے پوچھا: تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا میں "دجال" ہوں اور دجال طیبہ کے علاوہ تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ یہ حدیث قتادہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی راویوں نے اسے بواسطہ شعبیؒ فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔

خلاصۃ الباب: ابن صیاد کا اصل نام "صاف" تھا اور بعض حضرات نے "عبداللہ" بتایا ہے وہ ایک یہودی تھا جو مدینہ کا باشندہ تھا ابن صیاد سحر یعنی جادو اور کہانت کا ماہر تھا اور اس وجہ سے اس کی شخصیت پر اسرار بن کر رہ گئی تھی وہ ایک بڑا فتنہ تھا جس میں مسلمانوں کو مبتلا کر کے ان کا امتحان لیا گیا تھا اس کے حالات بڑے مختلف تھے اسی بناء پر صحابہؓ کے درمیان بھی اس کی حیثیت کے تعین میں اختلاف تھا چنانچہ کچھ صحابہؓ کا خیال یہ تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے جس کی خبر دی گئی ہے لیکن اکثر حضرات کا کہنا یہ تھا کہ ابن صیاد وہ بڑا دجال تو نہیں ہے لیکن ان چھوٹے چھوٹے دجالوں میں سے ایک ضرور ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں شبہ میں پڑ گیا کہ ذریعہ گویا یہ بیان کیا کہ پہلے تو میں یقین رکھتا تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے لیکن اب اس نے جو دجال ہونے سے انکار کیا تو میں شک و شبہ میں پڑ گیا کہ اس کو دجال سمجھا جا سکتا ہے یا نہیں۔ علماء محققین فرماتے ہیں کہ ابن صیاد کے بارے میں جو احادیث و روایات منقول ہیں اگر چہ ان کے درمیان اختلاف و تضاد ہے اور اس کے متعلق علماء کا کوئی متفقہ فیصلہ نہیں لیکن جس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ آپ ﷺ ہمیشہ ابن صیاد کے دجال ہونے کے خوف میں مبتلا رہے اس کی یہ توجیہ ضروری ہے کہ جب تک آپ ﷺ کو مسیح دجال کے بارے میں پورے حقائق کا علم نہیں ہوا تھا آپ ﷺ ابن صیاد کو دجال سمجھتے تھے لیکن جب تمیم داریؓ کے واقعہ سے اور وحی کے ذریعہ بھی آپ ﷺ کو یہ یقین حاصل

ہو گیا کہ دجّال کون ہوگا تو آپ علیہ السلام پر یہ بات واضح ہو گئی کہ ابن صیاد وہ دجّال نہیں ہے جو سمجھا جاتا تھا نیز دجّال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ نہیں جا سکے گا اور اس کی اولا دنہیں ہوگی اور وہ کافر ہوگا جبکہ ابن صیاد کی اولاد تھی مدینہ میں رہتا تھا اور مکہ مکرمہ حج کرنے گیا تھا۔ ہوا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جو بادلوں کو لے کر آتی ہے کبھی تند و تیز بھی چلتی ہے تو ناگوار ہوتی ہے اس وقت دعاء مانگنے کا حکم دیا گیا ہے اس عجیب الخلقت جانور نے اپنا نام جساسہ یعنی جاسوسی کرنے والا اس اعتبار سے فرمایا کہ وہ دجّال کو خبریں پہنچایا کرتا تھا ۔نخل بیان ایک شیر کا نام ہے۔ ''دَتیر'' اصل میں عیسائیوں کی عبادت گاہ یعنی ''گرجا'' کو کہتے ہیں۔ لغت کی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ ''دیر'' راہبوں کے رہنے کی جگہ کو کہتے ہیں یہاں حدیث میں ''دیر'' سے مراد وہ بڑی عمارت ہے جس میں دجّال تھا۔

۷۴: بَابُ

۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَمْرُوبْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۷۴: باب

۱۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مؤمن کے لیے اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کوئی شخص اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی طاقت سے زیادہ مشقتیں اٹھانے کے باعث۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۵: بَابُ

۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَصَرْتُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۵: باب

۱۳۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مظلوم اور ظالم بھائی کی مدد کرو۔ عرض کیا گیا یارسول صلی اللہ علیہ وسلم مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ظلم سے روک کر۔ یہی تیری طرف سے اسکی مدد ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۶: بَابُ

۱۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى

۷۶: باب

۱۳۷: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کی وہ سخت خو اور بدخلق ہو گیا۔ (کیونکہ اسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق کم ہوتا ہے) اور جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل ہو گیا اور جو حاکموں

اَبْوَابَ السُّلْطَانِ اُفْتُتِنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ.

کے دروازے پر گیا وہ فتنوں میں مبتلا ہوگیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذَاكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۸: حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ مدد کیے جانے والے ہو اور تم لوگوں کو مال و دولت عطا کیا جائے گا اور تمہارے ذریعے ممالک فتح ہوں گے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷: بَابٌ

۷۷: باب

۱۳۹ : حَدَّثَنَا مُحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ وَ حَمَّادٍ سَمِعُوْا اَبَاوَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَا يُغْلَقُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْوَائِلٍ فِي حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوْقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْبَابِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۹: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ فتنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کو کون بخوبی بیان کرسکتا ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا ''میں'' پھر حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ کس شخص کے لیے اس کے اہل وعیال مال اور اس کا پڑوسی فتنہ ہیں۔ (یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی میں نقص رہ جاتا ہے۔) اور ان فتنوں کا کفارہ نماز، روزہ صدقہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس فتنے کے متعلق نہیں پوچھ رہا۔ میں تو اس فتنے کی بات کررہا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح اٹھے گا۔ (حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا امیر المؤمنین آپ کے اور اس عظیم فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا؛ کیا وہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔ حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا توڑا جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تو پھر وہ قیامت تک دوبارہ بند نہیں ہوگا۔ ابو وائل اپنی حدیث میں حماد کا یہ قول بھی نقل کرتے ہیں کہ میں نے مسروق سے کہا

کہ حذیفہؓ سے پوچھیے کہ وہ دروازہ کیا ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ وہ حضرت عمرؓ کی ذات ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۸: بَابٌ

١٤٠ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِي حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اِسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مِسْعَرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ هَارُوْنُ وَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ هٰرُوْنُ وَثَنِيْ مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَيْسَ بِالنَّخَعِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ مِسْعَرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ.

١٤١ : حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ الْكُوْفِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ

۷۸: باب

۱۴۰: حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے ہم کل نو آدمی تھے جن میں سے پانچ عربی اور چار عجمی یا اس کے برعکس۔ آپؐ نے فرمایا سنو کیا تم لوگوں نے سنا کہ میرے بعد ایسے حاکم اور امراء آئیں گے کہ اگر کوئی شخص ان کے دربار میں جائے گا اور ان کے جھوٹے ہونے کے باوجود تصدیق کرے گا اور ان کی ظلم پر اعانت کرے گا تو اس کا مجھ سے کوئی متعلق نہیں اور نہ ہی وہ میرے حوض (کوثر) پر آئے گا۔ ہاں جو شخص ان حکام کے پاس نہیں جائے گا، ان کی ظلم پر اعانت نہیں کرے گا اور ان کے جھوٹ بولنے کے باوجود ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ وہ مجھ سے اور میں اس سے وابستہ ہوں اور وہ شخص میرے حوض پر آسکے گا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مسعر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہارون یہ حدیث محمد بن عبدالوہاب سے وہ سفیان سے وہ ابو حصین سے وہ شعبی سے وہ عاصم عدوی سے وہ کعب بن عجرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر ہارون محمد وہ سفیان وہ زبید وہ ابراہیم سے (یہ ابراہیم نخعی نہیں) وہ کعب بن عجرہ اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مسعر ہی کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت حذیفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۴۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی طرح تکلیف میں مبتلاء ہوگا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ عمر بن شاکر بصری ہیں۔ ان سے کئی اہل علم احادیث نقل کرتے

الْعِلْمِ وَهُوَ شَيْخٌ بَصرِيٌّ.

ہیں۔

۷۹: بَابُ

۱۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى اُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لاَ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلاَ يُؤْمَنُ شَرُّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۷۹: باب

۱۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ چند بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا میں تمہیں اچھوں اور بُروں کے متعلق بتاؤں۔ وہ لوگ خاموش رہے تو آپؐ نے یہی سوال تین مرتبہ دہرایا تو ایک شخص نے عرض کیا "ہاں" یارسول اللہ ﷺ ہمیں بُرے بھلے کی خبر دیجئے۔ فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے لوگ بھلائی کی امید رکھیں اور اس کے شر سے بے خوف ہوں جبکہ بدترین شخص وہ ہے جس سے نیکی کی کوئی امید نہ ہو بلکہ اس کے شر سے بھی لوگ محفوظ نہ ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۰: بَابُ

۱۴۳: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءَ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِيَارِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ.

۱۴۴: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُبْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ يُعْرَفُ لِحَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَصْلٌ اِنَّمَا الْمَعْرُوْفُ حَدِيْثُ مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مُرْسَلاً وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ

۸۰: باب

۱۴۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میری اُمت کے لوگ اکڑ اکڑ کر چلیں گے اور بادشاہوں کی اولاد (یعنی مفتوحہ علاقوں کے بادشاہ ہوں کی اولاد جو مسلمانوں کی غلام ہوگی) ان کی خدمت کرے گی یعنی فارس و روم کی اولاد تو ان کے نیک لوگوں پر ان کے بدترین لوگ مسلط کردیے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو ابو معاویہ بھی یحییٰ بن سعید انصاری سے نقل کرتے ہیں۔

۱۴۴: ہم سے یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل نے ابو معاویہ کے حوالے سے انہوں نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے انہوں نے عبداللہ بن دینار کے انہوں نے ابن عمرؓ اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کی ہے۔ جبکہ ابو معاویہ کی یحییٰ بن سعید سے مرسلاً عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے منقول حدیث کی کوئی اصل نہیں۔ مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ ہی کی ہے۔ مالک بن انس بھی یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اور اس میں عبداللہ بن دینار کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۴۵: حضرت ابو بکرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی

نَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّاهَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا ابْنَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَ هُمْ اِمْرَ أَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

برکت سے ایک فتنے سے بچایا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ جب کسریٰ ہلاک ہوا تو آپؐ نے پوچھا؛ اس کا خلیفہ کسے بنایا گیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کی بیٹی کو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جن پر کوئی عورت حکمرانی کرتی ہو۔ ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عائشہؓ بصرہ آئیں تو مجھے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد یاد آ گیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی معیت سے بچالیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُ كُمْ بِخِيَارِ اُمَرَ ائِكُمْ وَشِرَارِ هِمْ وَخِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْ عُوْنَ لَكُمْ وَشِرَارُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْ نَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْ كُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدٌ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

۱۴۶: حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں تم لوگوں کے بہترین اور بدترین حکام کا نہ بتاؤں۔ اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کروگے اور وہ تم سے محبت کریں گے۔ تم ان کے لیے دعا کروگے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں گے اور تمہارے برے حاکم وہ ہوں گے جن سے تمہیں بغض ہوگا اور وہ تم سے بغض رکھیں گے تم ان پر لعنت بھیجو گے اور وہ تم پر لعنت بھیجیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو محمد بن حمید کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔ محمد کو حفظ کے بارے میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۴۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۷: حضرت ام سلمہؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میری امت میں عنقریب ایسے حاکم آئیں گے جنہیں تم (اچھے اعمال کی وجہ سے) پسند بھی کرو گے اور (بعض کو برے اعمال کی وجہ سے) ناپسند۔ پس جو ان کے منکرات کو ناپسند کرے گا وہ بری الذمہ ہے اور جو ان کے منکرات کو برا جانے گا وہ ان کے گناہ میں شریک ہونے سے بچ جائے گا۔ لیکن جو شخص ان سے رضامندی ظاہر کرے گا اور ان کا ساتھ دے گا وہ ہلاک ہوگیا۔ پھر کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ؛ کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ فرمایا "نہیں" جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشْقَرُ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا نَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ

۱۴۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے حکمران اچھے لوگ

سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ اُمَرَاءُكُمْ خِيَارُكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءُكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلَى نِسَاءِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ الْمُرِّيِّ وَصَالِحٌ فِي حَدِيْثِهِ غَرَائِبُ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ.

ہوں تمہارے مالدار سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہمی مشورہ سے طے ہوں تو زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اور جب تمہارے حاکم شریر لوگ ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں تو اس وقت زمین کا بطن تمہارے لیے اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے۔ (یعنی مرجانا) یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں۔ صالح کی احادیث غریب ہیں اور ان میں کوئی بھی اس کی اتباع نہیں کرتا اور وہ نیک آدمی ہے۔

۸۱: بَابٌ

۸۱: باب

۱۴۹: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُوْزَجَانِيُّ نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَمَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِمَا اُمِرَبِهٖ نَجَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ وَاَبِي سَعِيْدٍ.

۱۴۹: حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی اس کام کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دے جس کے کرنے کا حکم ہے تو ہلاک ہوا۔ پھر وہ زمانہ آئے گا کہ اگر کوئی حکم کئے گئے کام کا دسواں حصہ بھی ادا کرے گا نجات پائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف نعیم بن حماد کی روایت سے جانتے ہیں جو سفیان بن عیینہ سے روایت کی گئی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ هٰهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ اَوْقَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا فتنوں کی زمین اس طرف ہے اور مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جہاں سے شیطان کا سینگ یا فرمایا سورج کا سینگ نکلتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُوْدٌ فَلَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ تُنْصَبُ بِاِيْلِيَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ.

۱۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے۔ انہیں کوئی نہیں روک سکے گا یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب ہوں گے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

خلاصۃ الباب : مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اپنے آپ کو ذلت سے بچانا چاہئے (۲) ظالم کو ظلم سے روکنا اس کی مدد کرنے کے مترادف ہے (۳) شہر میں تہذیب وتمدن ہوتا ہے اور علم حاصل کرنے کے مواقع میسر آتے ہیں اس کے برعکس دیہات میں تعلیم حاصل کرنے کا کوئی موقع نہیں ہوتا اس لئے آدمی بدخلق ہو جاتا ہے (۴) حکام کے پاس جانا فتنہ سے خالی نہیں اس لئے سلف صالحین امراء و حکام کے پاس جانے سے بہت احتراز کرتے تھے (۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات فتنوں کے لئے رکاوٹ تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو فتنے پھوٹ نکلے (۶) سخت فتنے کے زمانہ میں دین پر چلنا بہت مشکل ہے جس کی پیشین گوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی وہ دور آ گیا ہے کہ آج کے دور میں دین پر چلنا بھی مشکل ہے (۷) بیوی' بچے' مال اور پڑوسی فتنہ ''ہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ بیوی' بچوں کی وجہ سے بعض اوقات خلافِ شریعت کام کر بیٹھتا ہے یا ان کی وجہ سے پریشانی اور غم لاحق ہوتا ہے اور کبھی مال غلط طریقہ سے حاصل کرتا ہے اور اس کو بے جا خرچ کر دیتا ہے اور ہمسایہ کی طرح بننے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی یہ تمنا کرتا ہے کہ پڑوسی کا مال چھن جائے جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے تو نماز روزہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کفارہ ہو جاتے ہیں (۸) اس دور میں پریشانی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ تمام معاملات عورتوں کے سپرد ہیں (۹) ظالم حکام کی ہاں میں ہاں ملانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری کا سبب ہے اس کی وجہ سے سخت پیاس اور گھبراہٹ والے دن حوض کوثر سے محرومی کا سبب ہے۔

اَبوَابُ الرُّؤيَا

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خواب کے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۸۲: بَابُ اَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

۱۵۲: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلاَثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِيْنِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَامِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتْفُلْ وَلاَ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَ اُحِبُّ الْقَيْدَ فِى النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِى الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۸۲: باب اس بارے میں کہ مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے

۱۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب زمانہ قریب ہوجائے گا (یعنی قیامت کے قریب) تو مؤمن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور سچا خواب اسکا ہوتا ہے جو خود سچا ہو۔ اور مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔ پھر خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ پس ایک تو اچھے خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں دوسرے وہ جو شیطان کی طرف سے غم میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اور تیسرے وہ خواب جو انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ وہی نیند میں متصور ہوجاتے ہیں۔ پس اگر تم میں سے کوئی خواب میں ایسی چیز دیکھے جسے وہ پسند نہ کرتا ہو تو کھڑا ہو کر تھوک دے اور لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں خواب میں زنجیر دیکھنا پسند کرتا ہوں کیونکہ اسکی تعبیر دین پر ثابت قدم رہنا ہے جبکہ گلے میں ڈالے جانے والے طوق کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا اَبُوْدَاوُدَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ وَاَنَسٍ وَاَبِىْ

۱۵۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عوف بن مالک رضی اللہ

سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔

۸۳: بَابُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

۸۳: باب نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

۱۵۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلاَ رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلاَ نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ ابْنِ اَسِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ كُرْزٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ.

۱۵۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی ہیں اور اب میرے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں کیلئے باعث رنج ہوئی تو آپؐ نے فرمایا لیکن بشارتیں (باقی ہیں) صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بشارتیں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، حذیفہ بن اسیدؓ، ابن عباسؓ اور ام کرزؓ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے یعنی مختار بن فلفل کی روایت سے۔

۱۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا) فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْتُرٰى لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ الصَّامِتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۵۵: عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص نے ابودرداءؓ سے اس آیت کے متعلق پوچھا "لَهُمُ الْبُشْرٰى ......" (ان کے لیے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے) تو آپؓ نے فرمایا کہ جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ہے تمہارے علاوہ صرف ایک شخص نے مجھ سے اس کے متعلق دریافت کیا ہے اور جب میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اس کے متعلق پوچھا ہے۔ مراد نیک خواب ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا فرمایا کہ اسے دکھایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ كُدْرَاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ.

۱۵۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کے وقت دیکھی جانے والی خوابیں زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔

۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ

۱۵۷: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ خبر ملی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے

اَبِی سَلَمَةَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ هِیَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْتُرٰی لَهٗ قَالَ حَرْبٌ فِی حَدِيْثِهٖ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِی كَثِيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد " لَهُمُ الْبُشْرٰی " کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مؤمن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ حرب اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

خلاصۃ الباب: رؤیا (خواب) بھی یعنی وہ بات جو انسان نیند میں دیکھے۔ محققین فرماتے ہیں کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) محض خیال کہ وہ دن بھر انسان کے دل و دماغ پر جو باتیں چھائی رہتی ہیں وہ خواب بن کر متشکل ہو کر نمودار ہو جاتی ہیں (۲) خواب شیطانی اثرات کا عکاس ہوتا ہے مثلاً ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں (۳) وہ خواب ہے جو من جانب اللہ بشارت اور بہتری کو ظاہر کرتا ہے اس طرح خواب کو رؤیا صالحہ (اچھا خواب) کہلاتی ہے۔ اس حدیث میں اچھے خواب کو نبوت کے چھیالیسویں حصوں میں ایک حصہ فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بہترین خواب علم نبوت کے اجزاء اور حصوں سے میں ایک جزو اور حصہ ہے اور ظاہر ہے کہ علم نبوت باقی ہے تو اس کا حصہ بھی باقی ہے اگرچہ نبوت باقی نہیں اور اس عدد سے متعین عدد (گنتی) مراد نہیں بلکہ کثرت مراد ہے۔

۸۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ

۸۴: باب نبی اکرم ﷺ کے اس قول کے بارے میں کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا

۱۵۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِیْ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ وَاَبِی قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِی سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِی مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِی بَكْرَةَ وَاَبِی جُحَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۸: حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل وصورت میں نہیں آسکتا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو قتادہ، ابن عباس، ابو سعید، جابر، انس، ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہم، بواسطہ اپنے والد، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵: بَابُ مَاجَآءَ اِذَا رَاٰی فِی الْمَنَامِ مَايَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ

۸۵: باب اس بارے میں کہ اگر خواب میں کوئی مکروہ چیز دیکھے تو کیا کرے

۱۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ

۱۵۹: حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھے خواب اللہ تعالیٰ جبکہ برے خواب شیطان کی طرف سے

اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُ كُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِى سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہوتے ہیں۔ پس اگر تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، ابوسعیدؓ، جابرؓ، اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶: بَابُ مَاجَآءَ فِى تَعْبِيْرِ الرُّؤْيَا

۸۶: باب خواب کی تعبیر کے بارے میں

۱۶۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاؤُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِىْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِىَ عَلٰى رَجُلٍ طَائِرٍ مَالَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَاِذَا تُحُدِّثَ بِهَا سَقَطَتْ قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا لَبِيْبًا اَوْحَبِيْبًا.

۱۶۰: حضرت ابورزین عقیلیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اور یہ کسی شخص کیلئے اس وقت تک پرندے کی مانند ہے جب تک وہ اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔ اگر اس نے بیان کر دیا تو گویا کہ وہ اڑ گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اپنا خواب کسی عقلمند یا دوست کے سامنے ہی بیان کرو۔

۱۶۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِىْ رَزِيْنٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءً ا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِىَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ يُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْرَزِيْنٍ الْعُقَيْلِىُّ اِسْمُهٗ لَقِيْطُ بْنُ عَامِرٍ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَقَالَ وَكِيْعُ بْنُ حُدُسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَهُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ عُدُسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۶۱: ابورزین عقیلیؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک ہے اور یہ کس شخص کے لیے اس وقت تک پرندے کی مانند ہوتا ہے جب تک اسے وہ کسی سے بیان نہیں کرتا۔ اگر وہ بیان کر دیتا ہے تو اس کی بیان کردہ تعبیر واقع ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔ حماد بن سلمہ، یعلی بن عطاء سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وکیع بن حدس سے روایت ہے جبکہ شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم، یعلی بن عطاء اور وہ وکیع بن عدس سے نقل کرتے ہیں۔

۸۷: بَابٌ

۸۷: باب

۱۶۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّلِيْمِىُّ الْبَصْرِىُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهٗ وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ

۱۶۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ خواب تین قسم کے ہیں ایک سچا خواب ہوتا ہے، ایک خواب انسانی خیالات ہوتے ہیں اور ایک خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس جو برا خواب دیکھے وہ اٹھے اور نماز پڑھے اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خواب میں زنجیر کا دیکھنا

فَمَنْ رَاٰی مَایَکْرَہُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَکَانَ یَقُوْلُ یُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِی فَاِنِّیْ اَنَاھُوَفَاِنَّہٗ لَیْسَ لِلشَّیْطٰنِ اَنْ یَتَمَثَّلَ بِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ لَا تَقُصَّ الرُّؤْیَا اِلَّا عَلٰی عَالِمٍ اَوْنَا صِحٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِی بَکْرَۃَ وَاُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَۃَ وَاَبِی سَعِیْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِی مُوْسٰی وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَحَدِیْثُ اَبِی ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

پسند ہے جبکہ طوق کو میں پسند نہیں کرتا۔ اس لئے کہ زنجیر دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ خواب صرف کسی عالم یا ناصح کے سامنے ہی بیان کرو۔ اس باب میں حضرت انسؓ، ابوبکرہؓ، ام علاءؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، جابرؓ، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الَّذِیْ یَکْذِبُ فِی حُلُمِہٖ

۸۸: باب جھوٹا خواب بیان کرنا

۱۶۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَیْرِ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اُرَاہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَذَبَ فِی حُلُمِہٖ کُلِّفَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَقْدَ شَعِیْرَۃٍ.

۱۶۳: حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے تو قیامت کے دن اسے دو جو کے دانوں کو گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔

۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِی ھُرَیْرَۃَ وَاَبِی شُرَیْحٍ وَوَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَھٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ.

۱۶۴: قتیبہ، ابوعوانہ وہ عبدالاعلیٰ وہ ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، ابوشریحؓ اور واثلہ بن اسقعؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَھَّابِ نَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ کَاذِبًا کُلِّفَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَنْ یَعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَلَنْ یَعْقِدَ بَیْنَھُمَا ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۱۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے قیامت کے دن دو جو کے دانوں میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔ اور وہ ہرگز ان میں گرہ نہیں لگا سکے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۹: بَابٌ

۸۹: باب

۱۶۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْہُ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ

۱۶۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سورہا تھا کہ ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پیا اور جو باقی بچا وہ عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اسکی

بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَخُزَيْمَةَ وَالطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ وَ سَمُرَةَ وَاَبِي اُمَامَةَ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

کیا تعبیر ہوئی۔ آپ نے فرمایا "علم"۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابوبکرہؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن سلامؓ، خزیمہؓ، طفیل بن سخبرہؓ، سمرہؓ، ابوامامہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث صحیح ہے۔

۹۰: بَابٌ

۹۰: باب

۱۶۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرِيْرِيُّ الْبَلْخِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَايَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ.

۱۶۷: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیفؓ بعض صحابہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جارہے ہیں۔ انہوں نے کرتے پہن رکھے ہیں۔ کسی کا کرتہ پستانوں تک اور کسی کا اس سے نیچے تک ہے۔ آپ نے فرمایا پھر حضرت عمرؓ میرے سامنے پیش کئے گئے تو (میں نے کیا دیکھا کہ) ان پر ایک قمیص ہے جسے وہ گھسیٹ رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "دین"۔

۱۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۶۸: عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن کیسان سے وہ زہری سے وہ ابوامامہ سے وہ ابوسعید خدریؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: ایک مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے گویا عالم بیداری میں دیکھا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ صحابی بن گیا۔ دوسرا مطلب یہ کہ اپنے زمانے کے لوگوں کے لئے فرمایا کہ میرے زمانہ میں جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ ہجرت کی توفیق عطا فرمائے گا تا کہ وہ مجھ سے آکر ملے۔ تیسرا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب سچا ہے کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (۲) خواب عقلمند اور نیک عالم شخص کے سامنے بیان کرنا چاہئے ہر ایک کو نہ بتائے نیز اگر برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا (۳) جھوٹا خواب لوگوں سے بیان کرنے پر سخت وعید بیان فرمائی ہے (۴) دودھ پینا اس کی تعبیر علم سے کی ہے۔ (۵) قمیص پہنے ہوئے خواب میں دیکھنا اس کی تعبیر دین کی پابندی سے کی ہے۔

۱۹۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمِيْزَانِ وَالدَّلْوِ

۹۱: باب نبی اکرم ﷺ کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانا

۱۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَ وُزِنَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۹: حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے پوچھا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا جی ہاں میں نے دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک ترازو اُتارا گیا ہے پھر آپؐ اور ابوبکرؓ کا وزن کیا گیا۔ آپؐ زیادہ وزنی تھے۔ ابوبکر اور عمرؓ اور عثمانؓ کا وزن کیا گیا تو ابوبکرؓ بھاری تھے۔ پھر عمرؓ اور عثمانؓ کا وزن کیا گیا تو عمرؓ بھاری تھے پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ خواب سننے کے بعد ہم نے آپؐ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ اَنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَاَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ.

۱۷۰: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے ورقہ بن نوفل کے متعلق پوچھا گیا تو خدیجہؓ نے عرض کیا کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان (نبوت) سے پہلے وہ انتقال کرگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وہ خواب میں دکھائے گئے تو ان کے بدن پر سفید رنگ کے کپڑے تھے اگر وہ دوزخی ہوتے تو کسی اور رنگ کے کپڑے ہوتے۔ یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبدالرحمٰن محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْعَاصِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اِجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ اَبُوْبَكْرٍ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فِيْهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ

۱۷۱: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نبی اکرمؐ کے ابوبکر و عمرؓ کو خواب میں دیکھنے کے متعلق فرمایا چنانچہ آپؐ نے فرمایا میں نے بہت سے لوگوں کو ایک کنوئیں پر جمع ہوتے ہوئے دیکھا پھر ابوبکرؓ نے ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کریں گے۔ پھر عمرؓ کھڑے ہوئے اور ڈول نکالا تو وہ بہت بڑا ہوگیا۔ پھر میں نے کسی پہلوان کو ان کی طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہوکر اپنی آرام گاہوں میں چلے گئے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن

ابْنِ عُمَرَ.

عمرؓ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔

۱۷۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَاَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ يُنْقَلُ اِلَى الْجُحْفَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے وہ مدینہ سے نکلی اور مَهْيَعَة یعنی جحفہ کے مقام پر جا کر ٹھہر گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ ایک وباء مدینہ طیبہ میں آئے گی جو جحفہ منتقل ہو جائے گی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۳ : اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ اَلْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ قَالَ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَيُّوْبَ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَوَقَفَهُ.

۱۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں مؤمن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور سب سے سچا خواب اس کا ہوتا ہے جو خود سچا ہوتا ہے۔ خواب کی تین قسمیں ہیں۔ نیک خواب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے دوسری قسم انسان کے خیالات ہیں۔ تیسری قسم شیطانی خواب ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں زنجیر دیکھنا پسند ہے اور طوق کا دیکھنا ناپسند کرتا ہوں اس لیے کہ زنجیر دیکھنے کی تعبیر دین پر ثابت قدم رہنا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ عبدالوہاب ثقفی یہ حدیث ایوب سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں جبکہ حماد بن زید اسے ایوب ہی سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۱۷۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا اَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِيْ شَانُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَنْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا مُسَيْلَمَةُ

۱۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ مجھے انہوں نے فکر میں ڈال دیا۔ پھر مجھ پر وحی کی گئی کہ ان دونوں کو پھونک ماروں۔ پس میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ پھر میں نے ان کی تعبیر کی کہ میرے بعد دو کذاب (جھوٹے) نکلیں گے۔ ایک کا نام مسیلمہ ہوگا جو یمامہ سے

صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

نکلے گا اور دوسرا عنسی جو صنعاء سے نکلے گا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطُفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَ الْعَسَلُ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَاصِلاً مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلاَ ثُمَّ اَخَذَبِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلاَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وَصَلَ لَهٗ فَعَلاَبِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاللّٰهِ لَتَدَعُنِيْ اَعْبُرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلاَمِ وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهٰذَا الْقُرْاٰنُ لِيْنُهٗ وَحَلاَوَتُهٗ وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ فَاَخَذْتَ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ بَعْدَكَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْبِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بَعْدَهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْبِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ فَيَعْلُوْبِهٖ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَقْسَمْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْبِرَنِيْ مَا الَّذِيْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تُقْسِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آج کی رات خواب میں ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ ہاتھوں سے لے کر پی رہے ہیں۔ کچھ زیادہ لیتے ہیں اور کچھ کم اور ایک رسّی دیکھی جو آسمان سے زمین تک متصل ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ آپؐ کے بعد ایک شخص نے اسے پکڑا اور اوپر گیا۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی مگر وہ اس کے لیے جوڑ دی گئی اور وہ بھی چڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا اے اللہ! کے رسول میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم مجھے اسکی تعبیر بتانے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: "بتاؤ"۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا بادل سے مراد اسلام ہے اور اس سے برسنے والا گھی اور شہد قرآن مجید کی نرمی اور مٹھاس ہے۔ زیادہ اور کم حاصل کرنے والوں سے قرآن پاک سے زیادہ اور کم نفع حاصل کرنے والے لوگ مراد ہیں۔ آسمان سے زمین تک متصل رسّی دین جس پر آپ ہیں آپ نے اسے اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اسے اختیار کرے گا وہ بھی بلند ہوگا۔ پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا۔ پھر ایک شخص اور پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا۔ پھر ایک اور شخص پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائیگی۔ پھر اس کیلئے ملائی جائے گی اور وہ بھی بلند ہو جائے گا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتایئے میں نے صحیح تعبیر کی یا غلط کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ میں خطا واقع ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں آپؐ کی قسم دیتا ہوں کہ میری غلطی کی اصلاح کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا "قسم نہ دو"۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَوْفٍ وَجَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ وَهٰكَذَا رَوٰى لَنَا بُنْدَارٌ هٰذَا حَدِيْثٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ مُخْتَصَرًا۔

۱۷۶: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتے کہ کیا کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عوف اور جریر بن حازم سے بھی بواسطہ ابورجاء منقول ہے۔ ابورجاء سمرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ بندار بھی وہب بن جریر سے یہی حدیث مختصراً نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب : باب کی پہلی حدیث میں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت اور ان کی قوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھائی گئی (۲) ورقہ بن نوفل کی وفات حالتِ اسلام میں ہوئی تھی اس لئے اچھی حالت میں دکھائے گئے۔

اَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گواہوں کے متعلق

نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱۷۷: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ حَزْمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي عَمْرَةَ الْاَ نْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَاْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُسْأَلَهَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهِ وَقَالَ ابْنُ اَبِي عَمْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَكْثَرُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ وَاخْتَلَفُوْا عَلٰى مَالِكٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي عَمْرَةَ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِي عَمْرَةَ وَهُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدَ نَا لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ صَحِيْحٌ اَيْضًا وَاَبُوْ عَمْرَةَ هُوَ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ وَلَهُ حَدِيْثُ الْغُلُوْلِ لِاَبِي عَمْرَةَ.

۱۷۷: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے متعلق نہ بتاؤں وہ ایسے گواہ ہیں جو طلب شہادت سے پہلے گواہی دیتے ہیں۔ احمد بن حسن، عبداللہ بن مسلمہ سے اور وہ مالک سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر راوی انہیں عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کہتے ہیں اور مالک کے یہ حدیث نقل کرنے میں اختلاف کرتے ہیں چنانچہ بعض ابی عمرو سے اور بعض ابن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں ان کا نام عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری ہے اور یہی ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ اس لئے کہ مالک کے علاوہ بھی کئی راوی عبدالرحمٰن بن ابی عمرو انصاری ہی کہتے ہیں۔ وہ زید بن خالد سے اس کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ وہ بھی صحیح ہیں۔ ابوعمرہ، زید بن خالد جہنی کے مولیٰ ہیں ان کی ایک حدیث یہ بھی ہے جس میں غلول کا ذکر ہے۔ یہ ابی عمرہ سے منقول ہے۔

۱۷۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ابْنُ اَزْهَرَ السَّمَّانِ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنِي اُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنِي اَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِوبْنِ عُثْمَانَ ثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

۱۷۸: حضرت زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین گواہ وہ ہیں جو گواہی طلب کرنے سے پہلے گواہی دیتے ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ ثَنِيْ زَيْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ اَدّٰى شَهَادَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَرْوَانُ بْنُ الْمُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادِ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُوْدَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ لِاَخِيْهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ وَلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وِلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادِ الدِّمَشْقِيِّ وَ يَزِيْدُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ عِنْدَنَا مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا اَنَّ شَهَادَةَ الْقَرِيْبِ جَائِزَةٌ لِقَرَابَتِهٖ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ شَهَادَةِ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَالْوَلَدِ لِلْوَالِدِ فَلَمْ يُجِزْ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةَ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَا الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ عَدْلًا فَشَهَادَةُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ جَائِزَةٌ وَكَذٰلِكَ شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ شَهَادَةِ الْاَخِ لِاَخِيْهِ اَنَّهَا جَائِزَةٌ وَكَذٰلِكَ شَهَادَةُ كُلِّ قَرِيْبٍ لِقَرَابَتِهٖ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجُوْزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الْاٰخَرِ وَاِنْ كَانَ عَدْلًا اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَدَاوَةٌ وَذَهَبَ اِلٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ حِنَةٍ يَعْنِيْ صَاحِبَ عَدَاوَةٍ وَكَذٰلِكَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حَيْثُ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ غِمْرٍ يَعْنِيْ صَاحِبَ عَدَاوَةٍ.

۱۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن مرد و عورت کی گواہی یا کسی ایسے مرد و عورت کی گواہی جن پر حد جاری ہو چکی ہو، یا کسی دشمن کی گواہی یا ایسے شخص کی گواہی جو ایک مرتبہ جھوٹا ثابت ہو چکا ہے یا کسی کے ملازم کی اس کے حق میں گواہی اور ولاء یا قرابت میں تہمت زدہ کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ یعنی ان تمام مذکورہ اشخاص کی گواہی قابل قبول نہیں فزاری کہتے ہیں کہ قانع سے مراد تابع ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن زیاد دمشقی کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ پھر یہ حدیث ان کے علاوہ کوئی راوی بھی زہری سے نقل نہیں کرتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے ہمیں اس حدیث کے مفہوم کا علم نہیں اور میرے نزدیک اسکی سند بھی صحیح نہیں۔ اہل علم کا عمل اس طرح ہے کہ قریب کی قریب کے لیے شہادت جائز ہے۔ ہاں باپ کی بیٹے کے لیے شہادت میں اختلاف ہے۔ اس طرح بیٹے کی باپ کے لیے۔ پس اکثر علماء ان دونوں کی ایک دوسرے کے لیے شہادت کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ لیکن بعض اہل علم اس کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ وہ دونوں عادل ہوں۔ پھر بھائی کی بھائی کیلئے شہادت اور قرابت داروں کی آپس میں شہادت کے متعلق علماء میں کوئی اختلاف نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ کسی دشمن کی کسی پر شہادت کسی صورت بھی جائز نہیں اگرچہ گواہ عادل ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کی دلیل عبدالرحمٰن سے منقول حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب عداوت کی گواہی جائز نہیں۔

۱۸۰: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۰: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے متعلق نہ بتاؤں ؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی، جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ مسلسل فرماتے ہیں یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپؐ خاموش ہوجائیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ فَاتِكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَلَا نَعْرِفُ لِاَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۱: حضرت ایمن بن خریمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو جھوٹی گواہی۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی:" فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ " یعنی بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے پرہیز کرو۔ اس حدیث کو ہم صرف سفیان بن زیاد کی روایت سے جانتے ہیں اوران سے نقل کرنے میں اختلاف ہے۔ پھر ایمن بن خریم کا مجھے علم نہیں کہ ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے یا نہیں۔

۱۸۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ وَاَصْحَابُ الْاَعْمَشِ اِنَّمَا رَوَاعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

۱۸۲: حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے زمانے کے لوگ سب سے بہتر ہیں پھر ان کے بعد کے زمانے والے پھر ان کے بعد والے اور پھر ان کے بعد والے یعنی تین زمانوں کے متعلق فرمایا۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بزرگی کو پسند کریں گے اور اسی کو دوست رکھیں گے (یعنی بڑے کہلوانا پسند کریں گے) اور طلب کیے بغیر گواہی دینے کے لیے موجود ہوں گے۔ یہ حدیث اعمش کی علی بن مدرک سے روایت سے غریب ہے۔ اعمش اس سند سے روایت کرتے ہیں کہ اعمش، ہلال بن یساف سے اور وہ عمران بن حصینؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْعَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيْعٌ

۱۸۳: ہم سے روایت کی ابوعمار حسین بن حریث نے انہوں

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلُوْهَا اِنَّمَا يَعْنِيْ شَهَادَةَ الزُّوْرِ يَقُوْلُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُسْتَشْهَدَ وَبَيَانُ هٰذَا فِي حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوْ الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلاَ يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفُ الرَّجُلُ وَلاَ يُسْتَحْلَفُ وَ مَعْنٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ اَنْ يُسْاَلَهَا هُوَ اِذَا اسْتُشْهِدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْئِ اَنْ يُؤَدِّيَ شَهَادَتَهٗ وَلاَ يَمْتَنِعَ مِنَ الشَّهَادَةِ هٰكَذَا وَجْهُ الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ.

نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل ۔ یہ محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث سے وہ گواہ مراد ہیں جو بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دینے کیلئے تیار ہوں گے۔ محدثین کہتے ہیں کہ اس کا بیان عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ کہ سب زمانوں میں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر ان سے متصل پھر ان سے متصل اور پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص سے گواہی طلب نہیں جائے گی۔ اور وہ از خود گواہی دے گا۔ اسی طرح قسم طلب کیے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور اس حدیث کا مطلب کہ بہترین گواہ وہ ہیں جو بن بلائے گواہی دیں۔ یہ ہے کہ جب کسی انسان سے شہادت طلب کی جائے تو بلا تامل گواہی دے۔ بعض اہل علم کے نزدیک حدیث مبارکہ کی توجیہ یہ ہے۔

خلاصة الباب: (۱) گواہ کا عادل نیک متقی ہونا شرط ہے خیانت کرنے والا اور جھوٹا اور جس پر کسی قسم کی حد شرعی لگائی گئی ہو گواہی قبول نہیں اور قریبی رشتہ دار کے حق میں گواہ قبول نہیں۔ دشمن کی دشمن کے خلاف گواہی قبول نہیں ہوتی (۲) جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بہت بڑے گناہوں میں سے ہے۔

ابواب الزهد
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
زُہد کے باب
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۸۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ صَالِحٌ ثَنَا وَ قَالَ سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ.

۱۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ ''دو نعمتوں'' تندرستی اور فراغت میں نقصان میں ہیں۔

۱۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى هِنْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى هِنْدٍ وَرَفَعُوْهُ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى هِنْدٍ.

۱۸۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے اسی حدیث کو مرفوعاً نقل کیا ہے۔ جبکہ بعض راوی اسے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔

۱۸۶: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِى طَارِقٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَاْخُذُ عَنِّىْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْيُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَاَرْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِا لضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ

۱۸۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سیکھتا ہوں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں آپؐ نے فرمایا حرام کاموں سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اللہ کی تقسیم پر راضی رہو اس سے تم لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو اس سے تم مؤمن ہو جاؤ گے۔ لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو اس سے تم مسلمان ہو جاؤ گے۔ زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف

مِنْ اَبِی هُرَيْرَةَ شَيْئًا هٰكَذَا رُوِیَ عَنْ اَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ اَبِی هُرَيْرَةَ وَرَوٰی اَبُوْعُبَيْدَةَ النَّاجِیُّ عَنِ الْحَسَنِ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں اور حسن کا ابوہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔ ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے بھی یہی منقول ہے کہ حسن نے ابوہریرہؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ پھر ابوعبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت ابوہریرہؓ اور نبی اکرم ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔

۹۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

۹۲: باب نیک اعمال میں جلدی کرنا

۱۸۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْمُصْعَبٍ عَنْ مُحْرِزِبْنِ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْظُرُوْنَ اِلَّا اِلٰی فَقْرٍ مُنْسٍ اَوْغِنًی مُطْغٍ اَوْمَرَضٍ مُفْسِدٍ اَوْهَرَمٍ مُفْنِدٍ اَوْ مَوْتٍ مُجْهِزٍ اَوِالدَّجَّالِ فَشَرٌّ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ اَوِالسَّاعَةُ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰی اَمَرُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحْرِزِ بْنِ هَارُوْنَ وَ رَوٰی مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِیَّ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

۱۸۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ سات چیزوں کے آنے سے پہلے نیک اعمال کرلو کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کرتے ہو یا سرکش کردینے والی امیری، فاسد کردینے والی بیماری، مخبوط الحواس کردینے والے بڑھاپے، جلد رخصت کرنے والی موت کے منتظر ہو، یا دجال جو ان چیزوں میں جواب تک غائب ہیں سب سے برا ہے اس کا انتظار کیا جاتا ہے۔ یا قیامت اور قیامت تو بہت ہی سخت اور کڑوی ہے ان میں سے کس کا انتظار کرتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ ہم اسے بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہؓ سے صرف محرز بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ معمر نے اس حدیث کو ایک ایسے شخص سے روایت کیا ہے جس نے سعید مقبری سے سنا انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کے واسطہ سے نبی اکرم ﷺ سے اس کے ہم معنی روایت ذکر کی۔

۹۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِی ذِكْرِ الْمَوْتِ

۹۳: باب موت کو یاد کرنے کے بارے میں

۱۸۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِی الْمَوْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ.

۱۸۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو ختم کردینے والی چیز یعنی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو۔ یہ حدیث غریب حسن ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۹۴ : بَابٌ

۹۴: باب

۱۸۹ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا هِشَامُ ابْنُ

۱۸۹: عبداللہ بن بحیر، حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام ہانی سے

يُوسُفَ حَدَّثَنِى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُجَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيْلَ لَهُ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلاَ تَبْكِىْ وَتَبْكِىْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَامِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ يُوْسُفَ.

نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ان سے کہا گیا کہ آپ جنت ودوزخ کے ذکر پر اتنا نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر روتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے۔حضرت عثمانؓ نے فرمایا اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔اگر کسی نے اس سے نجات پالی تو بعد کے مرحلے اس کے لیے آسان ہیں۔لیکن اگر کسی شخص کو اس سے نجات نہ ملی تو بعد کے مرحلے اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے قبر کے منظر سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والا منظر نہیں دیکھا۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اس حدیث کو ہشام بن یوسف کی سند سے جانتے ہیں۔

٩٥ : بَابُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

۹۵: باب جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہشمند اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے

١٩٠ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِى مُوْسٰى وَاَنَسٍ حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۰: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہشمند ہوتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ کو بھی اسکی ملاقات پسند نہیں۔اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، ابو موسیٰؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔حدیث عبادہ صحیح ہے۔

٩٦ : بَابُ مَاجَاءَ فِى اِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ

۹۶: باب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کو خوف دلانا

١٩١ : حَدَّثَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِىُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

۱۹۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ" (اور آپ ﷺ اپنے قریب والے رشتہ داروں کو ڈرائیں) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمد اور اے بنو عبدالمطلب میں تم لوگوں کے لیے اللہ رب العزت کے عذاب سے۔بچانے میں کسی چیز کا اختیار نہیں

سَلُوْنِیْ مِنْ مَالِیْ مَاشِئْتُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ مُوْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

رکھتا۔ ہاں میرے مال سے جو تم چاہو طلب کرلو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن ہے۔ بعض راوی اسے ہشام بن عروہ سے ان کے والد کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی فَضْلِ الْبُکَاءِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی

۹۷: باب خوف خدا سے رونے کی فضیلت کے بارے میں

۱۹۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَلِجُ النَّارَرَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌفِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلٰی اٰلِ طَلْحَةَ مَدِیْنِیٌّ ثِقَةٌ رَوٰی عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ.

۱۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خوف خدا کی وجہ سے رویا وہ اس وقت تک دوزخ میں نہیں جائے گا۔ یہاں تک کہ دودھ پستان میں واپس ہوجائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔ اس باب میں ابوریحانہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن آل طلحہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان سے سفیان ثوری اور شعبہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا

۹۸: باب نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ اگر تم لوگ وہ کچھ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو ہنسنا کم کردو

۱۹۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ اَخْبَرَ نَا اَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ نَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُهَاجِرٍعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِیْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی

۱۹۳: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچراتا ہے اور اس کا چرچرانا، حق ہے۔ اس میں چار انگلی کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے کہ وہاں کوئی فرشتہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیشانی رکھ کر سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگ وہ کچھ جاننے لگو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بستروں پر عورتوں سے لذت نہ حاصل کرتے، جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے

الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا الْوَجْهِ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ قَالَ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ وَيُرْوٰی عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ مَوْقُوْفًا.

حضور گڑ گڑاتے۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ایک اور سند سے بھی حضرت ابوذرؓ کا یہ قول منقول ہے کہ کاش میں ایک درخت ہوتا اور لوگ مجھے کاٹ ڈالتے۔

۱۹۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُ وبْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ وہ کچھ جان جاؤ جو میں جانتا ہوں تو تم لوگوں کی ہنسی میں کمی اور رونے میں کثرت پیدا ہو جائے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۹ : بَابُ مَاجَآءَ فِی مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ

۹۹: باب جو شخص لوگوں کو ہنسانے کیلئے کوئی بات کرے

۱۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰی بِهَا بَأْسًا يَهْوِیْ بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِی النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ایسی بات کرتے ہیں جس میں ان کے نزدیک کوئی حرج نہیں ہوتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے انہیں ستر سال کی مسافت تک دوزخ میں پھینک دیتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۹۶ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا بَهْزُبْنُ حَكِيْمٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلَّذِیْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَّهُ وَيْلٌ لَّهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۹۶: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس شخص کیلئے جو لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹی بات کرے۔ اس کے لئے خرابی ہے، اس کے لیے خرابی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۰ : بَابٌ

۱۰۰: باب

۱۹۷ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِیُّ نَا عُمَرُبْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۱۹۷: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کی وفات ہوئی تو ایک شخص نے اسے جنت کی بشارت دی۔ پس

اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ یَعْنِی رَجُلاً اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَلاَ تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لاَ یَعْنِیْہِ اَوْبَخِلَ بِمَا لاَ یَنْقُصُہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ شاید اس نے کوئی فضول بات کی ہو یا کسی ایسی چیز کے خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا ہو جسے خرچ کرنے سے اس کو کوئی نقصان نہیں تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ النَّیْسَابُوْرِیُّ وَ غَیْرُوَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ مُسْھِرٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلاَمِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالاَ یَعْنِیْہِ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لاَ نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

۱۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے بہترین مسلمان ہونے کا تقاضا ہے کہ لغو باتوں کو چھوڑ دے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۱۹۹ : ثَنَا قُتَیْبَةُ نَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ حُسْنِ اِسْلاَمِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالاَ یَعْنِیْہِ ھٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ الزُّھْرِیِّ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ مَالِکٍ۔

۱۹۹: قتیبہ بھی مالک سے وہ زہری اور وہ علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین مسلمان ہونے کیلئے کسی شخص کا لایعنی باتوں کو ترک کر دینا ہی کافی ہے۔

زہری کے کئی ساتھی بھی علی بن حسین سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب : صحت اور فارغ البال ہونا ایسی دو نعمتیں ہیں جو بہت کم لوگوں کو میسر ہیں۔ (۲) گناہوں سے بچنا بڑی عبادت ہے اور بھی بہت جامع کلمات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کا محبوب بننے کے نسخے ہیں (۳) نیک اعمال میں جلدی کرنے کی تعلیم فرمائی ہے (۴) موت کو یاد کرنے سے مراد ہے کہ یاد کر کے آخرت کی تیاری میں لگ جانا ہے (۵) قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے یہ آسان ہوگئی تو بعد میں آسانی ہو جائے گی (۶) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار نیک اعمال اور ایمان کے بغیر نجات نہیں پائیں گے تو باقی لوگ کس کھاتے میں ہیں (۷) اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت سے رونا دوزخ کے عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے (۸) زیادہ ہنسنا غفلت اور دل میں سختی پیدا کرتا ہے (۹) ویل کے معنی ہیں عظیم ہلاکت اور ویل دوزخ کی ایک گہری وادی کا نام بھی ہے جس میں اگر پہاڑ ڈال دیئے جائیں تو گرمی سے گل جائیں (۱۰) زبان کو قابو میں رکھنا ایمان کی شاخ ہے۔

۱۰۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِي قِلَّةِ الْكَلَامِ

۲۰۰ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنِيْ اَبِي عَنْ جَدِّيْ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ فَيَكْتُبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَارِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ فَيَكْتُبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ هٰذَا وَقَالُوْا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ.

۱۰۱: باب کم گوئی کی فضیلت کے متعلق

۲۰۰: حضرت بلال بن حارث مزنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (ایسا بھی ہے) جو کوئی ایسی بات کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور وہ ایسے مرتبے پر پہنچتی ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ اس بات کے سبب سے اس شخص کیلئے اس دن تک رضامندی لکھ دیتا ہے جس دن وہ ان سے ملاقات کرے گا۔ جبکہ کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اس بات کا وبال کتنا زیادہ ہوگا وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے اس سے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی محمد بن عمرو سے اسی کی مثل نقل کرتے ہوئے اس طرح سند بیان کرتے ہیں۔ "عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَمْرٍو وعَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ" جبکہ مالک اس سند میں ''دادا'' کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۰۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ

۲۰۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةَ مَآءٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۰۲: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی بے وقعتی

۲۰۱: حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی مچھر کے پر کے برابر بھی قدر ہوتی تو کسی کا فر کو اس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

۲۰۲ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

۲۰۲: حضرت مستورد بن شدادؓ کہتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ آپؐ کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کے مردہ بچے کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا: تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ کس طرح اس کے مالکوں نے اسے بے قیمت

السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَا حِيْنَ اَلْقَوْهَا قَالُوْا مِنْ هَوَانِهَا اَلْقَوْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ عَلٰى اَهْلِهَا وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ الْمُسْتَوْرِدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

سمجھ کر کیسے پھینک دیا ہے؟ جانتے ہو کیوں؟ اس لیے کہ یہ ان کے نزدیک ذلیل اور حقیر ہو گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ یہی وجہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل اور حقیر ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَافِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْمُتَعَلِّمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ دنیا اور اس کی تمام چیزیں ملعون ہیں۔ البتہ اللہ (عزوجل) کا ذکر اور اس کی معاون چیزیں اور عالم یا متعلم اللہ کے نزدیک محبوب ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ اَخْبَرَنِىْ قَيْسُ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا اَخَابَنِىْ فِهْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاالدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَايَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِى الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْبِمَا ذَا تَرْجِعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۴: حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی آخرت کے مقابلے میں صرف اتنی حیثیت ہے کہ کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈال کر نکال لے چنانچہ دیکھ لے کہ اسکی انگلی کو کتنا پانی لگا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

۱۰۳: باب اس بارے میں کہ دنیا مؤمن کے لیے جیل اور کافر کے لیے جنت ہے

۲۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۲۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۰۴: بَابُ مَاجَاءَ مِثْلُ الدُّنْيَا مِثْلُ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ

۲۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبُوْنُعَيْم نَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ سَعِيْدِ الطَّائِيِّ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ اَنَّهُ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّ ثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ مَانَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ اَوْ كَلِمَةٍ نَحْوَهَا وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ رَبَّهُ فِيْهِ وَيَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْاَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَاَجْرُ هُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْاَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۴: باب دنیا کی مثال چار شخصوں کی سی ہے

۲۰۶: حضرت ابو کبشہ انماری رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں تین چیزوں کے متعلق قسم کھاتا اور تم لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہوں تم لوگ یاد رکھنا۔ پہلی یہ کہ کسی صدقہ یا خیرات کرنے والے کا مال صدقے یا خیرات سے کبھی کم نہیں ہوتا۔ دوسری یہ کہ کوئی مظلوم ایسا نہیں کہ اس نے ظلم پر صبر کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اسکی عزت نہ بڑھائیں۔ تیسری یہ کہ جو شخص اپنے اوپر سوال (بھیک مانگنے) کا دروازہ کھولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر ومحتاجی کا دروازہ کھول دیتے ہیں یا اسی طرح کچھ فرمایا: چوتھی بات یاد کرلو کہ دنیا چار اقسام کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ (۱)۔ ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں دولتوں سے نوازا ہو اور وہ اس میں تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ (۲) وہ شخص جسے علم تو دیا گیا لیکن دولت سے نہیں نوازا گیا چنانچہ وہ صرف دل کے ساتھ اپنی اس تمنا کا اظہار کرے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی جس سے میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (مذکورہ بالا نیک شخص کی طرح) ان دونوں شخصوں کے لیے برابر اجر وثواب ہے۔ (۳) ایسا مالدار جو علم کی دولت سے محروم ہو اور اپنی دولت کو ناجائز جگہوں پر خرچ کرے نہ اس کے کمانے میں خدا کے خوف کو ملحوظ رکھے اور نہ اس سے صلہ رحمی کرے اور نہ ہی اس کی زکوٰۃ وغیرہ ادا کرے۔ یہ شخص سب سے بدتر ہے۔ (۴) ایسا شخص جس کے پاس نہ دولت ہے اور نہ علم لیکن اس کی تمنا ہے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی تو میں فلاں کی طرح خرچ کرتا یہ شخص بھی اپنی نیت کا مسئول ہے اور ان دونوں کا گناہ بھی برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْهَمِّ الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيْرٍ اَبِي اِسْمَاعِيْلَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

۱۰۵: باب دنیا کی محبت اور اس کے متعلق غمگین ہونا

۲۰۷: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو فاقے میں مبتلا کیا گیا اور اس نے اپنی حالت لوگوں سے ﷺ کرنی شروع کردی اور چاہا کہ لوگ اسکی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ وَّاٰجِلٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حاجت پوری کر دیں تو ایسے شخص کا فاقہ دور نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اگر اس نے اپنی آزمائش پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اسے رزق عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ يَاخَالُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَوْحِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَىَّ عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۸: حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ ابو ہاشم بن عتبہ کے مرض میں ان کی عیادت کیلئے آئے تو عرض کیا ماموں کیا وجہ ہے کہ آپ رو رہے ہیں کیا کوئی تکلیف ہے یا دنیا کی حرص اس کا سبب ہے۔ انہوں نے کہا ایسی بات نہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا جسے میں پورا نہ کر سکا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ تجھے زیادہ مال جمع کرنے کی بجائے صرف ایک خادم اور جہاد کیلئے ایک گھوڑا کافی ہے جبکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے پاس بہت کچھ ہے (اس وجہ سے رو رہا ہوں)۔ زائدہ اور ابو عبیدہ بن حمید بھی یہ حدیث منصور سے وہ ابو وائل سے اور وہ سمرہ بن سہم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں بریدہ اسلمی سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

۲۰۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْاَخْرَمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۰۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باغات اور کھیتیاں وغیرہ نہ بناؤ۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دنیا سے رغبت ہو جائے گی۔
یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ طُوْلِ الْعُمُرِ لِلْمُؤْمِنِ

۱۰۶: باب مؤمن کیلئے لمبی عمر

۲۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۱۰: حضرت عبداللہ بن بُسر کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین آدمی کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ

۲۱۱: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت

الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین شخص کون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ پھر سوال کیا؛ کون سا شخص برا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَنَاءِ اَعْمَارِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى سَبْعِيْنَ

۱۰۷: باب اس بارے میں کہ اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں

۲۱۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ كَامِلٍ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمُرُ اُمَّتِيْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلَى سَبْعِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ.

۲۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگوں کی عمر عموماً ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہوگی۔
یہ حدیث ابو صالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے۔

۱۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَانِ وَقِصَرِ الْاَمَلِ

۱۰۸: باب زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت کے متعلق

۲۱۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ مُخْلَدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَيَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ اَخُوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ.

۲۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک زمانہ چھوٹا نہ ہو جائے۔ یعنی سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتے کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی (گھنٹے) کے برابر اور گھنٹہ آگ کی چنگاری کے برابر نہ ہو جائے[1]۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور سعد بن سعید یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔

۱۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي قِصَرِ الْاَمَلِ

۱۰۹: باب امیدوں کے کم ہونے کے متعلق

۲۱۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا

۲۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

---

[1]: اوقات کے چھوٹا ہونے سے مراد یہ ہے کہ وقت میں برکت باقی نہ رہے گی یعنی پہلے جو کام اسلاف ایک دن میں کر لیتے تھے وہ آج کے لوگوں سے سو ہفتوں میں نہیں ہو پاتا۔ ہفتہ گزر جاتا ہے اور لگتا ہے کہ کل ہی کی بات ہے یہی وقت کا چھوٹا ہونا ہے۔ (مترجم)

سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِیْ قَالَ كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِیْ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ لَا تَدْرِیْ يَا عَبْدَاللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بدن کا ایک حصہ پکڑ کر فرمایا دنیا میں کسی مسافر یا کسی راہ گیر کی طرح رہو اور خود کو قبر والوں میں شمار کرو۔ مجاہد کہتے ہیں کہ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا؛ اگر صبح ہو جائے تو شام کا بھروسہ نہ کرو اور اگر شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ بیماری آنے سے پہلے صحت سے اور موت آنے سے پہلے زندگی سے فائدہ حاصل کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کل تم زندہ ہو گے یا مرجاؤ گے۔

۲۱۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ الْبَصْرِیُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ.

۲۱۵: احمد بن عبدہ بھی حماد بن زید سے وہ لیث سے وہ مجاہد سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث اعمش بھی مجاہد سے ابن عمرؓ کے حوالے سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۱۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثُمَّ اَمَلُهُ وَثَمَّ اَمَلُهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کا وقت موت ہے یہ فرماتے ہوئے آپؐ نے اپنا دست مبارک اپنی گردن سے ذرا اوپر رکھا اور پھیلایا پھر فرمایا یہاں اسکی امیدیں ہیں۔ (یعنی لمبی امیدیں)۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهِیَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ مَا اُرَی الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو السَّفَرِ سَعِيْدُ بْنُ يُحْمِدَ وَيُقَالُ ابْنُ اَحْمَدَ الثَّوْرِیُّ.

۲۱۷: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم لوگ اپنے مکان کے لیے گارا بنا رہے تھے۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے۔ ہم نے عرض کیا؛ یہ گھر پرانا ہو گیا ہے اس لیے ہم اسکی مرمت کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں موت کو اس سے بھی جلدی دیکھ رہا ہوں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسفر کا نام سعید بن محمد ہے انہیں ابواحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

۱۱۰: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِی الْمَالِ

۱۱۰: باب اس بارے میں کہ اس امت کا فتنہ مال میں ہے

۲۱۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ نَا اللَّيْثُ

۲۱۸: حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت کے لیے ایک فتنہ (آزمائش) ہے اور میری امت کی آزمائش مال و دولت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف معاویہ بن صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۱: بَابُ مَاجَاءَ لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا بْتَغٰى ثَالِثًا

۱۱۱: باب اگر کسی شخص کے پاس دو وادیاں مال سے بھری ہوں تب بھی اسے تیسری کی حرص ہوگی

۲۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ ثَانِيًا وَلَا يَمْلَاُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ وَاقِدٍ وَ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۱۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انسان کیلئے سونے کی ایک وادی بھی ہو تو اسے دوسری کی چاہت ہوگی۔ اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ ضرور قبول کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابو سعید، عائشہ، ابن زبیر، ابو واقد، جابر، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی احادیثِ مبارکہ منقول ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: (۱) دنیا کی بے وقعتی کی دلیل اس حدیث میں فرمائی گئی ہے مطلب یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس دنیا کی کچھ وقعت ہوتی تو اس دنیا کی کوئی ادنیٰ ترین چیز بھی کافر کو نصیب نہ ہوتی (۲) ایمان والے کے لئے دنیا قید خانہ ہے، کا مطلب یہ ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پابندیاں عائد ہیں (۳) نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاملہ کیا جاتا ہے (۴) لوگوں کے سامنے اپنی ضرورت کو پیش کرنا فقر و فاقہ کو ختم نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور صبر کرنے سے رزق میں فراوانی ہوتی ہے (۵) صحابہ کرامؓ مال کی کثرت کو دیکھ کر خوف زدہ ہو جاتے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرتے تھے (۶) قیامت کی نشانیوں میں سے اوقات میں بے برکتی بھی ہے (۷) حضور ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ موت کا آنا اس مکان کی ٹوٹ پھوٹ اور خرابی سے پہلے متوقع ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ کا اپنے مکان کو گارا مٹی لگانا اشد ضرورت کے تحت نہیں ہوگا بلکہ زیادہ مضبوطی اور آرائش کے لئے اس کو لیپ پوت رہے تھے (۸) یعنی آدمی کی حرص و طمع کا یہ عالم ہے کہ کسی بھی حد پر پہنچ کر اس کو سیری حاصل نہیں ہوتی (۹) یعنی انسان کی موت اس کی آرزو سے زیادہ قریب ہے۔

۱۱۲ : بَابُ مَاجَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

۲۲۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۲۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۲: باب اس بارے میں کہ بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

۲۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے ایک لمبی زندگی اور دوسرے مال کی محبت۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان بوڑھا ہوجاتا ہے لیکن اس میں دو چیزیں جوان ہوجاتی ہیں ایک لمبی عمر ہونے کی اور دوسرے مال کی حرص۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

۲۲۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ حَلْبَسَ عَنْ اَبِي اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِي يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اِسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

۲۲۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ ثَنِي حُمْرَانُ بْنُ اَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٍ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٍ يُوَارِي

۱۱۳: باب دنیا سے بے رغبتی کے بارے میں

۲۲۲: حضرت ابوذرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ زہد (دنیا سے بے رغبتی) صرف حلال کو حرام کر دینے اور مال کو ضائع کر دینے ہی کا نام نہیں بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جب تجھے مصیبت پہنچے تو اس کے ثواب (کے حصول) میں زیادہ رغبت رکھے اور یہ خواہش ہو کہ کاش یہ میرے لئے باقی رہتی (اور مجھے اجر ملتا رہتا)۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اس سند سے جانتے ہیں۔ کہ ابو ادریس خولانی کا نام عائذ بن عبداللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث تھا۔

۲۲۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ابن آدم کا دنیا میں ان چیزوں کے علاوہ کوئی حق نہیں رہنے کیلئے گھر، تن ڈھانپنے کیلئے مناسب کپڑا اور روٹی اور پانی کے برتن۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد اور سلمان بن سلم بلخی نضر بن شمیل

عَوْرَتَهُ وَ جِلْفِ الْخُبْزِ وَ الْمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ حُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَلْمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُوْلُ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جِلْفُ الْخُبْزِ يَعْنِيْ لَيْسَ مَعَهُ اِدَامٌ.

سے نقل کرتے ہیں کہ ''جِلْفُ الْخُبْزِ'' بغیر سالن کی روٹی کو کہتے ہیں۔

۲۲۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اِنْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۲۴: حضرت مطرف کہتے ہیں کہ میرے والد ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ ''اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ'' پڑھ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم (انسان) کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال۔ حالانکہ تمہارا صرف وہی ہے جو تم نے صدقہ یا خیرات کر کے جاری رکھا یا کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَشَدَّادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُكْنٰى اَبَا عَمَّارٍ.

۲۲۵: حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم تم اگر اپنی ضرورت سے زائد مال کو محاسن میں خرچ کر دو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو یہ تمہارے لیے بدتر ہوگا جبکہ حاجت کے بقدر اپنے اوپر خرچ کرنے پر ملامت نہیں کی جائے گی اور صدقات وخیرات کی ادائیگی میں ابتداء اس سے کرو جس کی تم کفالت کرتے ہوا اور جان لو کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

۲۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيُّ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ.

۲۲۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے صبح کو وہ (پرندے) بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ ابوتمیم جیشانی کا نام عبد اللہ بن مالک ہے۔

۲۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ

۲۲۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے ایک نبی اکرم ﷺ کی

اَخَوَانِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُ هُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِهٖ.

خدمت میں حاضر رہتا اور دوسرا محنت مزدوری کرتا ایک مرتبہ مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی آپؐ سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہوسکتا ہے تمہیں بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

۲۲۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِکٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِیُّ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُمَیْلَةَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخِطْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَکَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ مُعَافًی فِیْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ یَوْمِهٖ فَکَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَهُ الدُّنْیَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِیَةَ قَوْلُهٗ حِیْزَتْ یَعْنِیْ جُمِعَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا الْحُمَیْدِیُّ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ نَحْوَهٗ.

۲۲۸: عبد اللہ بن محصن خطمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ خوش حال تھا، بدن کے لحاظ سے تندرست تھا اور اس کے پاس اس دن کیلئے روزی موجود تھی تو گویا کہ اس کے لیے دنیا سمیٹ دی گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف مروان بن معاویہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ "حِیْزَتْ" کے معنی "جمع کی گئی" کے ہیں۔ ہم سے روایت کی محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے اسی کی مثل۔

۱۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْکَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَیْهِ

۱۱۴: باب گزارے کے لائق روزی پر صبر کرنا

۲۲۹: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَیُّوْبَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ کَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ رِزْقُهٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَرَ بِاُصْبُعِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا اَوْ قَالَ ثَلٰثًا اَوْ نَحْوَ هٰذَا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ فَاِذَا شَبِعْتُ شَکَرْتُکَ

۲۲۹: حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے دوستوں میں سب سے قابل رشک وہ شخص ہے جو کم مال والا، نماز میں زیادہ حصہ رکھنے والا اور اپنے ربّ کی اچھی طرح عبادت کرنے والا ہے۔ نیز یہ کہ جو خلوت میں بھی اپنے رب کی اطاعت کرے لوگوں میں چھپا رہے اور اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کئے جائیں۔ اس کا رزق بقدر کفایت ہو اور وہ اسی پر صبر کرتا ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے چٹکیاں بجائیں اور فرمایا اس کی موت جلدی آئے اور اس پر رونے والیاں کم ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اسکی میراث بھی کم ہو۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا؛ میرے ربّ نے میرے لیے وادی بطحا کو سونا بنانے کی پیشکش کی۔ میں نے عرض کیا نہیں ۔اے میرے ربّ: بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تو دوسرے دن بھوکا رہوں یا فرمایا تین دن تک یا اسی

وَحَمِدْتُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُكْنٰى اَبَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَامِيٌّ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ۔

طرح کچھ فرمایا اس لیے کہ جب میں بھوکا رہوں تو تجھ سے التجا کروں اور عجز وانکساری بیان کرتے ہوئے تجھے یاد کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیرا شکر اور تعریف وتحمید کروں۔ اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بن عبدالرحمٰن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ شام سے تعلق رکھتے ہیں اور ثقہ ہیں جبکہ علی بن زید ضعیف ہیں ان کی کنیت عبدالملک ہے۔

۲۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيْدُبْنُ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوانَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْاَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۳۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اسلام لایا اور اسے کفایت کے بقدر رزق عطا کیا گیا جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت دی تو وہ شخص کامیاب ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْهَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَاعَلِيٍّ عُمْرَوبْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْاِ سْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْهَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اِسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ۔

۲۳۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کیلئے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی، ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اس پر اس نے صبر کیا۔

یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ

۱۱۵: باب فقر کی فضیلت کے بارے میں

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِ وبْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ نَا شَدَّادٌ اَبُوْطَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُ حِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ

۲۳۲: حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوچو کیا کہہ رہے ہو۔ کہنے لگا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہو جا کیونکہ جو مجھ سے محبت کرتا

فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰی کُنْتَ تُحِبُّنِیْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَهَاهُ.

۲۳۳: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِیٍّ نَا اَبِیْ عَنْ شَدَّادٍ اَبِیْ طَلْحَةَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاَبُو الْوَازِعِ الرَّاسِبِیُّ اِسْمُهٗ جَابِرُبْنُ عَمْرٍو وَهُوَ بَصْرِیٌّ.

۱۱۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ

۲۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْبَصْرِیُّ نَازِیَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ وَاصِلٍ الْکُوْفِیُّ نَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدُ الْکُوْفِیُّ نَاالْحَارِثُ ابْنُ النُّعْمَانِ اللَّیْثِیُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّی الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یَاعَائِشَةُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ یُقَرِّبُکِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۲۳۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا قَبِیْصَةُ نَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ یَوْمٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ

ہے تو اس کی طرف فقر اس سیلاب سے بھی تیز رفتاری سے آتا ہے جو اپنے بہاؤ کی طرف تیزی سے چلتا ہے۔

۲۳۳: نضر بن علی اپنے والد سے اور وہ شداد بن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو وازع راسبی کا نام جابر بن عمرو بصری ہے۔

۱۱۶: باب اس بارے میں کہ فقراء مہاجرین امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

۲۳۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء مہاجرین اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۳۵: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ مجھے مسکینوں میں زندہ رکھ اور انہی میں موت دے اور پھر انہی میں سے دوبارہ زندہ کرنا۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس لیے کہ یہ اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہؓ کبھی کسی مسکین کو واپس نہ لوٹاؤ۔ اگرچہ آدھی کھجور ہی کیوں نہ دو۔ مسکینوں سے محبت کرو اور انہیں اپنے قریب کرو اس لیے کہ اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن اپنا قرب نصیب کریگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء جنت میں اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے اور یہ قیامت کے دن کا آدھا حصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں

بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِوبْنِ جَابِرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفاً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے فقراء جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ هِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقراء مسلمان جنت میں اغنیاء سے نصف دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ (آدھا دن) پانچ سو سال کا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَعِيْشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِهٖ

۱۱۷: باب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کا رہن سہن

۲۳۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَااَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۳۹: حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا میں جب سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو مجھے رونا آتا ہے۔ مسروق ؒ کہتے ہیں میں نے پوچھا کیوں۔ ام المومنینؓ نے فرمایا مجھے نبی اکرم ﷺ کی دنیا سے رحلت یاد آجاتی ہے۔ اللہ کی قسم آپ ﷺ کبھی ایک دن میں روٹی اور گوشت سے دو مرتبہ سیر نہ ہوئے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِشَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کبھی دو دن متواتر جَو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ

۲۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں تین دن تک متواتر گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔ یہ حدیث حسن

الدُّنیا هٰذا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

صحیح ہے۔

۲۴۲: حَدَّثَنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِیُّ نَا یَحْیَی بْنُ اَبِی بُکَیْرٍ نَا حَرِیْزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ یَقُوْلُ مَا کَانَ یَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِیْرِ هٰذا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۴۲: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے کبھی جَو کی روٹی حاجت سے زائد نہ نکلتی تھی (یعنی بقدر حاجت ہی ہوتی) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْجُمَحِیُّ نَا ثَابِتُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبِیْتُ اللَّیَالِیَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِیًا وَاَهْلُهُ لَا یَجِدُوْنَ عَشَاءً وَکَانَ اَکْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزُ الشَّعِیْرِ هٰذا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۴۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے کئی کئی راتیں بھوک سے رہتے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس شام کا کھانا نہ ہوتا اور عام طور پر ان کا کھانا جَو کی روٹی ہوتی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا هٰذا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۴۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ آل محمد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت) کا رزق بقدر کفایت کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ هٰذا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا غَیْرُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۲۴۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کل کیلئے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے اور جعفر بن سلیمان کے علاوہ بھی مرسلا منقول ہے۔

۲۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا اَکَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰی مَاتَ هٰذا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی عَرُوْبَةَ.

۲۴۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان (یعنی چھوٹا میز جو زمین سے کچھ اونچا ہوتا ہے) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چپاتی ہی کھائی۔ یہاں تک (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کہ رحلت کر گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِیْدِ الْحَنَفِیُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۲۴۷: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ

دِيْنَارٍ نَا اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيْهِ فَنَعْجِنُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ.

کھایا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر میدہ نہیں دیکھا۔ پھر پوچھا گیا کیا عہد نبوی میں آپ لوگوں کے پاس چھنیاں ہوا کرتی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا ''نہیں'' عرض کیا گیا تو پھر جَو کے آٹے کو کس طرح چھانتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونک مارتے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر باقی میں پانی ڈال کر گوندھ لیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے ابو حازم سے نقل کیا ہے۔

۱۱۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِي مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۸: باب صحابہ کرامؓ کے رہن سہن کے بارے میں

۲۲۸ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ.

۲۲۸: حضرت قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے جہاد میں کفار کو قتل کیا اور خون بہایا۔ اسی طرح جہاد میں پہلا تیر پھینکنے والا بھی میں ہی ہوں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد میں شریک تھا تو ہم لوگ درختوں کے پتوں اور خاردار جھاڑیوں کے پھل کھا کر گزارا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں اور اونٹوں کی مینگنی کی طرح ہوتا۔ اب قبیلہ بنو اسد میرے دین کے بارے میں طعن کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو اس وقت میں نامراد رہا اور میرے اعمال ضائع ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بیان کی روایت ہے۔[1]

۲۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ ثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ اَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةَ وَهٰذَا

۲۲۹: حضرت سعد بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر پھینکا۔ مجھے یاد ہے کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کر رہے تھے ہمارے پاس کھانے کیلئے خاردار درختوں کے پتوں اور پھلوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں کی مینگنیوں کی طرح ہوتا

---

[1] سعد بن مالک (ابو وقاص) قبیلہ بنو اسد کے امام تھے لوگوں نے انہیں نماز سکھانی شروع کر دی اور کہنے لگے کہ آپ کی نماز صحیح نہیں۔ پس حضرت سعد بن مالک سوچنے لگے کہ اگر واقعی میری نماز صحیح نہیں تو میں اتنی مدت جو عمل کرتا رہا وہ تو بیکار ہو گیا اور میں نقصان میں رہا لیکن ان لوگوں کا یہ الزام صحیح نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

السَّمُرُ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْاَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ فِی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِیْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُتْبَۃَ بْنِ غَزْوَانَ.

لیکن اب بنواسد نے مجھے دین کی وجہ سے ملامت کرنی شروع کر دی تو میں سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر ایسا ہے تو میں تو برباد ہو گیا اور میری نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں عتبہ بن غزشوان سے بھی روایت ہے۔

۲۵۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ کَتَّانٍ فَمَخَطَ فِیْ اَحَدِھِمَا ثُمَّ قَالَ بَخْ بَخْ یَتَمَخَّطُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فِی الْکَتَّانِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنِّیْ لَاَخِرُّ فِیْمَا بَیْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَۃِ عَائِشَۃَ مِنَ الْجُوْعِ مَغْشِیًّا عَلَیَّ فَیَجِیْءُ الْجَائِیْ فَیَضَعُ رِجْلَہٗ عَلٰی عُنُقِیْ یُرٰی اَنَّ بِیَ الْجُنُوْنَ وَمَا لِیْ جُنُوْنٌ وَمَا ھُوَ اِلَّا الْجُوْعُ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۲۵۰: محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس تھے ان کے پاس دو سرخ رنگ کے کپڑے تھے انہوں نے اس میں سے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا: واہ واہ، ابو ہریرہؓ آج اس کپڑے سے ناک صاف کر رہا ہے اور ایک زمانہ تھا کہ میں منبر رسول ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان بھوک کی وجہ سے نڈھال ہو کر گر گیا تو گزرنے والے یہ سمجھتے ہوئے میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے کہ شاید یہ پاگل ہو گیا ہے حالانکہ میں بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِیُٔ نَا حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ ثَنِیْ اَبُوْ ھَانِیٍٔ الْخَوْلَانِیُّ اَنَّ اَبَا عَلِیٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِکٍ الْجَنْبِیَّ اَخْبَرَہٗ عَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا صَلّٰی بِالنَّاسِ یَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِھِمْ فِی الصَّلَاۃِ مِنَ الْخَصَاصَۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّۃِ حَتّٰی تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ ھٰؤُلَاءِ مَجَانِیْنُ اَوْ مَجَانُوْنَ فَاِذَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ انْصَرَفَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَۃً وَحَاجَۃً قَالَ فَضَالَۃُ اَنَا یَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۵۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھایا کرتے تو اصحابِ صفہ میں سے بعض حضرات بھوک سے نڈھال ہو کر بے ہوش ہو کر گر جاتے تو دیہاتی لوگ کہتے کہ یہ پاگل ہیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان سے فرماتے اگر تم جان لو کہ اس فقر و فاقے پر اللہ تعالیٰ تمہیں کس قدر انعام و اکرام سے نوازیں گے تو تم لوگ اس سے بھی زیادہ فقر و فاقے کو پسند کرنے لگو۔ فضالہ کہتے ہیں کہ میں اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ نَا شَیْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ نَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَۃٍ لَا یَخْرُجُ فِیْھَا وَلَا یَلْقَاہُ فِیْھَا اَحَدٌ فَاَتَاہُ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِکَ

۲۵۲: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ خلافِ عادت (وقت میں) گھر سے نکلے۔ اس وقت آپ ﷺ سے ملاقات کے لیے بھی کوئی نہیں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ صرف آپ ﷺ کی ملاقات

يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِي وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكَ يَاعُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِاِمْرَأَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ اِنْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْقَالَ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْأَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْجَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْلِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْهٰذَا فَاِنِّيْ رَأَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ اِلٰى اِمْرَأَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

زیارت اور سلام عرض کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمرؓ بھی آ گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کیسے آنا ہوا عمر؟ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بھوک کی وجہ سے آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے کچھ بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ پھر وہ سب ابوالہیثم بن تیھان انصاری کے گھر کی طرف چل پڑے۔ ابوالہیثم کے ہاں بہت سے کھجوروں کے درخت اور کثیر تعداد میں بکریاں تھیں البتہ خادم کوئی نہیں تھا۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو انہیں موجود نہ پا کر ان کی بیوی سے پوچھا کہ کہاں گئے ہیں؟ عرض کیا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ ایک مشک اٹھائے ہوئے پہنچ گئے۔ پھر مشک رکھی، اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لپٹ گئے اور کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ پھر ابوالہیثم ان تینوں حضرات کو لے کر اپنے باغ میں چلے گئے ان کے لیے کپڑا بچھایا اور درخت سے کھجور کا گچھا توڑ کر حاضر کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ہمارے لیے صرف تازہ کھجوریں ہی کیوں نہ لائے؟ انہوں نے عرض کیا میں اس ارادہ سے تازہ پختہ اور نیم پختہ کھجوریں لایا ہوں تا کہ آپؐ جو چاہیں اختیار فرمائیں۔ پس انہوں نے کھجوریں کھائیں اور میٹھا پانی پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ ٹھنڈا سایہ، پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ایسی نعمتیں ہیں کہ قیامت کے دن ان کے متعلق تم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ پھر جب ابوالہیثمؓ آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کرنے کیلئے جانے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔ چنانچہ ابوالہیثمؓ نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور پکا کر پیش کیا تو ان حضرات نے کھانا کھایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی خادم نہیں۔ انہوں نے عرض کیا "نہیں" یارسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آنا (تھوڑے ہی دنوں میں) نبی اکرم ﷺ کی

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِمْرَأَتُهُ مَااَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ هُوَعَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ بِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْوُقِيَ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

خدمت میں دو قیدی پیش کیے گئے۔ تو ابوالہیثمؓ بھی حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا ان میں سے جسے چاہو لے جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا آپ ﷺ جو چاہیں دے دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے یہ لے لو کیونکہ میں اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں اور سنو میں تمہیں اس سے بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں۔ جب ابوالہیثمؓ نے بیوی کے پاس جا کر نبی اکرم ﷺ کا ارشاد سنایا تو وہ کہنے لگیں کہ تم نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل اس صورت میں کر سکتے ہو کہ اسے آزاد کر دو۔ ابوالہیثمؓ کہنے لگے تو پھر یہ اسی وقت آزاد ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر نبی یا خلیفہ کے ساتھ دو قسم کے رفقاء رکھتے ہیں ایک وہ جو اسے اچھے کاموں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں اور دوسرے وہ جو اسے خراب کرتے ہیں۔ لہٰذا جسے برے رفقاء سے نجات دے دی گئی وہ نجات پا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَااَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَهٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ شَيْبَانَ اَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي عَوَانَةَ وَاَطْوَلُ وَ شَيْبَانُ ثِقَةٌ عِنْدَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ.

۲۵۳: ہم سے روایت کی صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے وہ عبدالملک بن عمیر سے اور وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؒ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ باہر تشریف لائے۔ اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن اس میں حضرت ابوہریرہؓ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شیبان کی حدیث ابوعوانہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور طویل ہے۔ شیبان محدثین کے نزدیک ثقہ اور صاحب کتاب (یعنی علم والے) ہیں۔

۲۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ نَاسَيَّارٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي مَنْصُوْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ وَ رَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۵۴: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی بھوک کی شدت بیان کی اور پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ ہم نے ایک ایک پتھر باندھ رکھا ہے۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اپنا کپڑا اٹھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۲۵۵: سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر کو فرماتے ہوئے سنا: کیا تمہیں تمہارا پسندیدہ کھانا اور پانی میسر نہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کو (بعض اوقات) پیٹ بھر کر ادنیٰ قسم کی کھجوریں بھی حاصل نہ

صَحِيحٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عُمَرَ.

ہوتی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعوانہ اور کئی راوی اسے سماک بن حرب سے اس کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ شعبہ یہی حدیث سماک سے وہ نعمان بن بشیرؓ سے اور وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

۱۱۹: باب غناء درحقیقت دل سے ہوتا ہے

۲۵۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي حَصِيْنٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۵۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حقیقی مالداری، مال کی کثرت نہیں بلکہ نفس کا غنی ہونا ہی اصل مالداری ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: حقیقی زہد یہ ہے کہ آرزوؤں اور امیدوں کی کمی کی جائے مطلب یہ ہے کہ زہد دنیا سے بے رغبتی کی اس کیفیت کا نام ہے جو انسانی دل پر اس طرح طاری ہو کہ دل دنیا سے بے زار اور آخرت کی طرف راغب و متوجہ رہے (۲) آدمی کا دنیا میں گھر مناسب کپڑے اور روٹی پانی کے برتن کے علاوہ کوئی حق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی قدر نصیب فرماوے (۳) بندہ کا مال وہی ہے جو حدیث میں بیان فرمادیا ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ وارثوں کا ہے (۴) توکل و یقین بہت بڑی دولت ہے اس کی وجہ سے غیبی طور پر رزق ملتا ہے (۵) مسلمان فقراء کی فضیلت حدیث مبارکہ میں اچھی بیان کردی ہے (۶) سرورکونین ﷺ کی حیات مبارکہ کتنی سادہ اور تنگی کی تھی کہ دو دن متواتر جو کی روٹی اور گوشت سے سیر نہ ہوئے اسی طرح صحابہ کرامؓ کی زندگی عسرت اور تنگی کی تھی۔ حقیقت یہ کہ یہ لوگ دنیا میں کسی اور مقصد کے لئے بھیجے گئے تھے اور وہ مقصد بہت عالی ہے اور جن کے مقاصد عالی ہوتے ہیں ان کے نزدیک دنیا کچھ وقعت نہیں رکھتی۔

۱۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَخْذِ الْمَالِ بِحَقِّهٖ

۱۲۰: باب حق کے ساتھ مال لینے کے متعلق

۲۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَبُوالْوَلِيْدِ اِسْمُهٗ عُبَيْدُ بْنُ سَنُوْطَا.

۲۵۷: ابو ولید کہتے ہیں میں نے حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی خولہ بنت قیس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اسے حق اور حلال طریقے سے حاصل کیا اس کے لیے اس میں برکت دی گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہی آگ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالولید کا نام عبید بن سنوطاء ہے۔

۱۲۱ : بَابُ

۲۵۸ : حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ هِلَالِ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ قَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَاَطْوَلَ.

۱۲۱: باب

۲۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار اور دراہم کے بندوں پر لعنت کی گئی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی ابوہریرہؓ ہی سے مرفوعاً منقول ہے جو اس سے طویل ہے۔

۱۲۲ : بَابُ

۲۵۹ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّابْنَ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَافِي غَنَمٍ بِاَفْسَدَلَهَامِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهٗ.

۱۲۲: باب

۲۵۹: ابن کعب بن مالک انصاری اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا مال اور مرتبے کی حرص انسان کے دین کو خراب کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

۱۲۳ . بَابُ

۲۶۰ : حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي الْمَسْعُوْدِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَفِي جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِاتَّخَذْنَالَكَ وِطَآءً فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا مَااَنَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَو ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۳: باب

۲۶۰: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ (اپنے) بوریے پر سے سوکر اٹھے تو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اجازت دیجئے کہ آپ ﷺ کے لیے ایک بچھونا بنادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا کام۔ میں تو دنیا میں اس طرح ہوں کہ جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سائے کی وجہ سے بیٹھ گیا پھر وہاں سے روانہ ہوگیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۴ : بَابُ

۲۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ وَ اَبُوْ

۱۲۴: باب

۲۶۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

دَاوُدَ قَالاَ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنِيْ مُوْسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۵: بَابٌ

۱۲۵: باب

۲۶۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلاَثٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَ مَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۶۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ان میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک وہیں رہ جاتی ہے اس کے پیچھے اس کا مال، اولاد اور عمل جاتے ہیں۔اولاد اور مال واپس آجاتے ہیں اور عمل (اس کے ساتھ) باقی رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْاَكْلِ

۱۲۶: باب اس بارے میں کہ زیادہ کھانا مکروہ ہے

۲۶۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ وَحَبِيْبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامَلاَءَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلاَتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَاِنْ كَانَ لاَ مُحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَحْوَهُ وَقَالَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۶۳: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان نے پیٹ سے بد تر برتن نہیں بھرا۔ چنانچہ ابن آدم کے لیے کمر سیدھی کرنے کیلئے چند لقمے کافی ہیں۔ اگر اس سے زیادہ ہی کھانا ہو تو پیٹ کے تین حصے کر لے۔ ایک کھانے کے لیے دوسرا پانی کیلئے اور تیسرا سانس لینے کیلئے۔ حسن بن عرفہ بھی اسماعیل بن عیاش سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقدام بن معد یکربؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی لیکن اس میں "سَمِعْتُ النَّبِيَّ" میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ الفاظ نہیں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ حلال میں برکت ہوتی ہے تھوڑے سے مال کے ذریعہ بہت فائدہ ہوتا ہے اور حرام مال جہنم میں جانے کا ذریعہ اور بے برکت بھی ہے جو صرف پیسے کا بندہ ہے اس پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ واقعی مال اور لالچ ہلاک کرنے والے ہیں دنیا کی مثال اس درخت کے ساتھ دی کہ جس کے سایہ کے نیچے کوئی مسافر تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے اور درخت کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے نیز سب کچھ یہاں رہ جاتا ہے صرف اعمال ساتھ دیتے ہیں۔

۱۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرِّيَآءِ وَالسُّمْعَةِ

۲۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرَائِيْ يُرَائِيْ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدُبٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۶۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّ شُفَيًّا الْاَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهٗ اَسْأَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لِمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهٗ وَعَلِمْتَهٗ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهٗ وَعَلِمْتُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثْنَا قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَامَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ اَفَاقَ وَ مَسَحَ وَجْهَهٗ وَقَالَ اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ فَاَسْنَدْتُهٗ

۱۲۷: باب ریا کاری اور شہرت کے متعلق

۲۶۴: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو دکھا دیتے ہیں اور جو شخص لوگوں کو سنانے کیلئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو سنا دیتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت جندبؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۶۵: حضرت شفیا اصبحی کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کہا گیا۔ ابوہریرہؓ۔ میں بھی ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو۔ فرمایا ضرور بیان کروں گا۔ پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ ﷺ نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ ﷺ کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا۔ اس کے بعد ابوہریرہؓ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہوگئے۔ تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر تک سہارا دیئے کھڑا رہا۔ پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے نزول فرمائیں گے۔ اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی۔ پس جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ وہ تین شخص ہوں گے۔ ایک حافظِ قرآن، دوسرا شہید اور تیسرا دولتمند شخص۔ اللہ تعالیٰ قاری سے پوچھیں گے کیا

طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ ثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِىَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَاَوَّلُ مَنْ يَّدْعُوْا بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِىْ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ لَهٗ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ لَهٗ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِىْ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ فِيْمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِىْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَرِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِىْ فَقَالَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ اُولٰٓئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُبِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الْوَلِيْدُ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمَدَائِنِىُّ فَاَخْبَرَنِىْ عُقْبَةُ اَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِىْ دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَخْبَرَهٗ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ وَحَدَّثَنِى الْعَلَاءُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ اَنَّهٗ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهٗ بِهٰذَا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ فُعِلَ بِهٰٓؤُلَاءِ هٰذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِىَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً

میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول (ﷺ) پر نازل کی ۔عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ وہ عرض کرے گا میں اسے دن اور رات پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو۔ اسی طرح فرشتے بھی اسے کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم اس لیے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے۔ (یعنی شہرت اور ریاکاری کی وجہ سے ایسا کرتے تھے) چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا۔ پھر مالدار آدمی پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے۔ کیا میں نے تمہیں مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا۔ عرض کرے گا ہاں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں قرابتداروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے۔ سو ایسا کیا جا چکا۔ پھر شہید کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا۔ پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا۔ فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے۔ پس یہ بات کہی گئی۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے زانو پر مارتے ہوئے فرمایا اے ابوہریرہؓ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے ان ہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ ولید ابوعثمان مدائنی کہتے ہیں مجھے عقبہ نے بتایا کہ یہی شخص حضرت معاویہؓ کے پاس گئے اور انہیں حدیث سنائی۔ ابوعثمان کہتے ہیں مجھے علاء بن حکیم نے بتایا کہ یہ شخص حضرت امیر معاویہؓ کے پاس جلاد تھے۔ کہتے ہیں حضرت امیر معاویہؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث بتائی تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی

شَدِيْدًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ هَالِكٌ وَقُلْنَا قَدْجَاءَ نَاهٰذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ اَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهٖ وَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَاصَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ پھر حضرت معاویہؓ اتنا روئے یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جائیں گے۔ اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے۔ پھر جب حضرت معاویہؓ کو ہوش آیا تو آپؓ نے چہرہ پونچھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر یہ آیت پڑھی "مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا......" "جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں رکھتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں۔ پس جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا وہ ضائع ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۸ : بَابٌ

۲۶۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفِ الضَّبِّيِّ عَنْ اَبِيْ مَعَانٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهٗ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۲۸: باب

۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غم کے کنویں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غم کا کنواں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے (خود) جہنم بھی دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں کون داخل ہوگا؟۔ آپؐ نے فرمایا ریاکاری سے قرآن پڑھنے والے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۹ : بَابٌ

۲۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَااَبُوْ دَاوُدَ نَااَبُوْسِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّهٗ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ اَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَى الْاَعْمَشُ وَغَيْرُهٗ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۲۹: باب

۲۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو اپنے کسی نیک عمل کو چھپاتا ہے لیکن جب وہ ظاہر ہو جاتا ہے تو بھی وہ اس کے ظاہر ہو جانے کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لیے دو اجر ہیں ایک چھپنے کا اور دوسرا ظاہر ہو جانے کا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے اور وہ ابو صالح سے یہ حدیث مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم اس حدیث کی تفسیر اس طرح

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَاَعْجَبَهُ اِنَّمَا مَعْنَاهُ اَنْ يُعْجِبَهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَيُعْجِبُهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ هٰذَا فَاَمَّا اِذَا اَعْجَبَهُ لِيَعْلَمَ النَّاسُ مِنْهُ الْخَيْرَ وَيُكْرَمُ وَيُعَظَّمُ عَلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا رِيَاءٌ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَاَعْجَبَهُ رَجَاءَ اَنْ يُعْمَلَ بِعَمَلِهِ فَتَكُوْنُ لَهُ مِثْلُ اُجُوْرِهِمْ فَهٰذَا لَهُ مَذْهَبٌ اَيْضًا.

کرتے ہیں کہ جب اس کی نیکی لوگوں پر ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ اس کی تعریف کرتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور اسے آخرت میں بہتر معاملے کی امید ہوتی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ اللہ کی زمین پر گواہ ہو لیکن اگر کوئی شخص لوگوں کے اس سے مطلع ہونے کو اس لیے پسند کرے کہ وہ اس کی تعظیم وتکریم کریں گے تو یہ ریاکاری ہے جبکہ بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ لوگوں کے اس کے بھلائی سے مطلع ہونے پر خوشی کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بھی اس نیک کام میں اس کی اتباع کریں گے اور اسے بھی اجر ملے گا تو یہ ایک مناسب بات ہے۔

۱۳۰ : بَابُ اَنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

۱۳۰: باب آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ صحبت رکھے گا

۲۶۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَاَبِي مُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ حَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ.

۲۶۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسے وہ پسند کرے گا اور اسے اپنے کیے ہوئے عمل کا ہی اجر ملے گا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، صفوان بن عسالؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن بصری بواسطہ انسؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۶۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا كَبِيْرَ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ

۲۶۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور جب فارغ ہوئے تو پوچھا سوال کرنے والا کہاں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں حاضر ہوں یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اس کی تیاری میں لمبی لمبی نمازیں اور بہت زیادہ روزے تو نہیں رکھے ہاں اتنا ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تم بھی اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں

صَحِيْحٌ.

نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد اس بات سے زیادہ کسی چیز سے خوش ہوتے نہیں دیکھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ هُوَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ اَحَبَّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۲۷۰: حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ ایک بلند آواز والا دیہاتی آیا اور عرض کیا اے محمد ﷺ اگر کوئی آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہو لیکن وہ ان سے مل نہیں سکا (یعنی عمل میں ان کے برابر نہیں) پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن آدمی اسی کیساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَحْمُوْدٍ.

۲۷۱: ہم سے روایت کی احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زِرّ سے انہوں نے صفوان سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے محمود کی حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے۔

خلاصۃ الباب: ریاء رؤیت سے مشتق ہے اس کے معنی ہیں اپنے آپ کو لوگوں کی نظر میں اچھا بنا کر پیش کرنا اور اپنی عبادت و نیکی کا سکہ جمانا اور اس کے ذریعہ لوگوں کی نظر میں اپنی قدر و منزلت چاہنا۔ سُمْعَۃ (سین کے اور میم کے جزم کے ساتھ) کے معنی ہیں وہ کام جو لوگوں کے سنانے اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا جائے دونوں میں فرق یہ ہے کہ ریاء کا تعلق دکھانے کے ساتھ ہوتا ہے اور سمعہ کا تعلق سمع (سنانے) کے ساتھ۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کوئی نیکی کا کام محض شہرت و ناموس اور حصول عزت کے لئے کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کے ان عیوب اور بُرے کاموں کو اپنی مخلوق کے سامنے ظاہر کر دے گا جن کو وہ چھپاتا ہے اور لوگوں کی نظر میں اس کو ذلیل و رسوا کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن اس کو اس نیک عمل کا ثواب صرف اس کو دکھائے اور سنائے گا اجر و ثواب نہیں دے گا اور بھی کئی مطلب بیان کئے گئے ہیں (۲) ریاء اور سمعہ کی وجہ سے بڑے بڑے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ریاکار کو گھسیٹ کر الٹا جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ لوگوں کے اس کی نیکی سے مطلع ہونے پر خوشی مطلب یہ کہ میری اتباع و پیروی کا جذبہ پیدا ہوگا اور یہ شخص اس طرح نماز پڑھے گا جس طرح میں پڑھ رہا ہوں۔

۱۳۱: بَابُ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

۱۳۱: باب اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کے متعلق

۲۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِىْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

۱۳۲: باب نیکی اور بدی کے بارے میں۔

۲۷۳: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ

۲۷۳: حضرت نواس بن سمعان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے

نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور بدی کے بارے میں پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی عمدہ اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم لوگوں کا اس سے مطلع ہونا پسند نہ کرو۔

۲۷۴: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۷۴: ہم سے روایت کی بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ معاویہ بن صالح سے اور وہ عبدالرحمٰن سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے (خود) نبی اکرم ﷺ سے یہ بات پوچھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

۱۳۳: باب اللہ کے لیے محبت کرنا

۲۷۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ نَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَبُوْمُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثُوَبٍ.

۲۷۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ اس باب میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عبادہ بن صامتؓ، ابو مالک اشعریؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

۲۷۶: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَوْعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ

۲۷۶: حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہؓ یا حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا سایہ نصیب ہوگا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) انصاف کرنے والا حکمران۔ (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پائی ہو۔ (۳) وہ شخص جو مسجد سے نکلتا ہے تو واپس مسجد جانے تک اس کا دل اسی میں لگا رہتا ہے۔ (۴) ایسے دو

وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَاللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَارُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ مِثْلَ هٰذَا وَ شَكَّ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَوْعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ .

شخص جو آپس میں اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں اسی پر جدا ہوتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ (۶) وہ شخص جسے حسین و جمیل حسب نسب والی عورت زنا کے لیے بلائے اور وہ یہ کہہ کر انکار کر دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۷) ایسا شخص جو اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مالک بن انسؓ سے بھی کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں شک ہے کہ ابوہریرہؓ راوی ہیں یا ابوسعیدؓ۔ پھر عبیداللہ بن عمرؓ بھی اسے خبیب بن عبدالرحمٰن سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۷۷: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ مَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ وَقَالَ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۷۷: ہم سے روایت کی سوار بن عبداللہ عنبری اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے کہا ہم سے روایت کی یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مالک بن انسؓ کی حدیث کے ہم معنی روایت کی لیکن اس میں تیسرا شخص وہ ہے جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے اور ''ذات حسب'' کی جگہ ''ذات منصب'' کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِىْ اِعْلَامِ الْحُبِّ

۱۳۴: باب محبت کی خبر دینے کے متعلق

۲۷۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَاثَوْرُبْنُ يَزِيْدَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۲۷۸: حضرت مقدام بن معد یکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ اسے بتادے۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت مقدام کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۷۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَ قُتَيْبَةُ قَالَا نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَصِيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۲۷۹: حضرت یزید بن نعامہ ضبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی سے بھائی چارگی قائم کرلے تو اس سے اس کا نام، اس کے والد کا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهُ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ لِيَزِيْدَ بْنِ نُعَامَةَ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهُ.

نام اور اس کے خاندان کا نام پوچھ لے۔ کیونکہ یہ بات محبت کو زیادہ قائم کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یزید بن نعامہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت ابن عمرؓ سے بھی اس حدیث کی مثل مرفوع روایت منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

۱۳۵ : بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمِدْحَةِ وَالْمَدَّاحِيْنَ

۱۳۵: باب تعریف کرنے اور تعریف کرانے والوں کی برائی

۲۸۰ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَاَثْنٰى عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثُوَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى زَائِدَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيْثُ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ اَصَحُّ وَاَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ وَيُكْنٰى اَبَا مَعْبَدٍ وَاِنَّمَا نُسِبَ اِلَى الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ لِاَنَّهُ كَانَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ.

۲۸۰: ابومعمر سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اُمراء میں سے ایک امیر کی تعریف کرنے لگا تو مقداد بن اسود نے اس کے منہ میں مٹی ڈالنا شروع کر دی اور فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ زائدہ بھی یہ حدیث یزید بن ابی زیاد سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ مجاہد کی ابومعمر سے روایت اصح ہے۔ ابومعمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور مقداد بن اسود سے مقداد بن عمرو کندی مراد ہیں ان کی کنیت ابومعبد ہے۔ یہ اسود بن عبد یغوث کی طرف منسوب ہیں کیونکہ انہوں نے بچپن میں انہیں متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنایا تھا۔

۲۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوْفِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَالِمٍ الْخَيَّاطِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثُوَ فِيْ اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۲۸۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۳۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

۱۳۶: باب مؤمن کی محبت کے متعلق

۲۸۲ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

۲۸۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں

حَیْوَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ نَا سَالِمُ بْنُ غَیْلَانَ اَنَّ الْوَلِیْدَ بْنَ قَیْسٍ التُّجِیْبِیَّ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیَّ قَالَ سَالِمٌ اَوْ عَنْ اَبِی الْھَیْثَمِ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ ھٰذَا حَدِیْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُہٗ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ.

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ صرف مؤمن ہی کی محبت اختیار کرو اور متقی آدمی ہی کو کھانا کھلاؤ۔

اس حدیثِ مبارکہ کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: حدیث میں بشارت و خوش خبری ہے ان لوگوں کے لئے جو علماء' صلحاء اور بزرگان دین سے عقیدت و محبت اور دوستی رکھتے ہیں کہ وہ لوگ ان شاء اللہ قیامت کے دن انہی علماء و صلحاء اور بزرگان دین کے ساتھ اٹھیں گے اور آخرت میں ان کی رفاقت و معصیت کی دولت پائیں گے۔ مُلّا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ حدیث کا ظاہری مفہوم عمومیت پر دلالت کرتا ہے یعنی عمومی طور پر یہ نکتہ بیان فرمایا گیا ہے کہ جو شخص کسی سے محبت رکھتا ہے اس کا حشر اس کے ساتھ ہوگا خواہ نیک و صالح ہو یا بدکار و فاسق اس کی تائید المرءُ علیٰ دین خلیلہ بھی آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے (۲) اللہ ہی کی رضا و خوشنودی کی خاطر محبت کرنے' باہم بیٹھنے والے اور اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کرنے والے نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے کہ انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے رہنے والوں میں سے وہ دو مسلمان شخص ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرتے ہیں اور ان کا باہم اجتماع اور جدا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ حضور ﷺ کی یہ تعلیم بھی ہے کہ جس مسلمان بھائی سے کسی کو محبت ہو تو اس کو بتا دینا چاہئے (۳) منہ پر تعریف کرنا مذموم ہے اس شخص کی حوصلہ شکنی کرنے کا حکم ہے کہ تعریف کرنے والے کے منہ میں مٹی ڈال دے۔

۱۳۷ : بَابُ فِی الصَّبْرِ عَلَی الْبَلَاءِ

۱۳۷: باب مصیبت پر صبر کرنے کے بارے میں

۲۸۳ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہِ الْخَیْرَ عَجَّلَ لَہُ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدِہِ الشَّرَّ اَمْسَکَ عَنْہُ بِذَنْبِہٖ حَتّٰی یُوَافِیَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاھُمْ فَمَنْ رَضِیَ فَلَہُ الرِّضٰی وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السَّخَطُ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ.

۲۸۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے عذاب میں جلدی کرتا ہے اور دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے دیتا ہے اور اگر کسی کے ساتھ شر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا قیامت تک مؤخر کر دیتا ہے۔ اسی سند سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا زیادہ ثواب بڑی آزمائش یا بڑی مصیبت پر دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت کرتا ہے انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پس جو راضی ہو جائے اس کے لیے رضا اور جو ناراض ہو اس کے لیے ناراضگی مقدر ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے

۲۸۴ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ یُحَدِّثُ یَقُوْلُ قَالَتْ

۲۸۴: اعمش کہتے ہیں میں نے ابووائل کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی

عَائِشَةُ مَارَاَیْتُ الْوَجَعَ عَلٰی اَحَدٍ اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

اکرم ﷺ کے درد سے شدید کسی کا درد نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا شَرِیْکٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِهٖ فَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِهٖ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاءُهٗ وَ اِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِهٖ رِقَّةٌ اُبْتُلِیَ عَلٰی قَدْرِ دِیْنِهٖ فَمَا یَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی یَتْرُکَهٗ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۸۵: مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ۔ کون لوگ زیادہ آزمائش میں مبتلا کیے جاتے ہیں۔ فرمایا انبیاء پھران کے مثل اور پھران کے مثل (یعنی اطاعتِ الٰہی اور اتباعِ سنت میں) پھر انسان اپنے دین کے مطابق آزمائش میں مبتلاء کیا جاتا ہے اگر دین پر سختی سے کاربند ہوتا تو سخت آزمائش ہوتی ہے اور اگر دین میں نرم ہوتا تو آزمائش بھی اس کے مطابق ہوتی ہے۔ پھر وہ آزمائش اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک وہ گناہوں سے پاک نہیں ہوجاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی نَایَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاُخْتِ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ.

۲۸۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن مرد وعورت پر ہمیشہ آزمائش رہتی ہے۔ کبھی اس کی ذات میں، کبھی اولاد میں اور کبھی مال میں یہاں تک کہ وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حذیفہ بن یمانؓ کی بہن سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ذِهَابِ الْبَصَرِ

۱۳۸: باب بینائی زائل ہونے کے متعلق

۲۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْجُمَحِیُّ نَاعَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا اَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ کَرِیْمَتَیْ عَبْدِیْ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَکُنْ لَهٗ جَزَاءٌ عِنْدِیْ اِلَّا الْجَنَّةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ ظِلَالٍ اِسْمُهٗ هِلَالٌ.

۲۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں نے کسی بندے سے دنیا میں اس کی آنکھیں سلب کرلیں تو اس کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

۲۸۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَاسُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ

۲۸۸: حضرت ابوہریرہؓ مرفوع حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اگر کسی بندے کی بینائی زائل کر دی اور اس نے اس آزمائش پر صبر کیا اور مجھ سے ثواب کی امید

عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَوَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

رکھی تو میں اس کے لیے جنت سے کم بدلہ دینے پر کبھی راضی نہیں ہوں گا۔ اس باب میں عرباض بن ساریہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالاَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ اَبُوْ زُهَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى اَهْلُ الْبَلاَءِ الثَّوَابَ لَوْاَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب آزمائش والوں کو ان مصیبتوں کا بدلہ دیا جائے گا تو اہل عافیت تمنا کریں گے کاش ان کی کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دی جاتیں تاکہ انہیں بھی اسی طرح اجر ملتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اعمش سے بھی نقل کرتے ہیں۔ اعمش طلحہ بن مصرف سے اور وہ مسروق سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۲۹۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلاَّ نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لاَيَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لاَيَكُوْنَ نَزَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْتَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ.

۲۹۰: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو موت کے بعد شرمندہ نہ ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس چیز پر ندامت ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر نیک ہو تو نادم ہوگا کہ میں نے زیادہ عمل کیوں نہ کیا اور اگر گناہ گار ہے تو اس بات پر ندامت ہوگی کہ میں گناہ سے کیوں نہ بچا۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ شعبہ نے یحییٰ بن عبیداللہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۲۹۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَالضَّانِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّيَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِي يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُ وْنَ فَبِي حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ.

۲۹۱: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دنیا کو دین سے حاصل کریں گے۔ وہ (لوگوں کو دکھانے اور اپنا معتقد بنانے کے لیے) دنبوں کی کھال کا لباس پہنیں گے اور ان کی زبانیں چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی جبکہ ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں سے بدتر ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم لوگ میرے سامنے غرور کرتے اور مجھ پر اتنی جرأت رکھتے ہو۔ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان میں ایک ایسا فتنہ برپا کردوں گا کہ انکا بردبار ترین شخص بھی حیران رہ جائیگا۔ اس

باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۹۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ نَاحَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا حَمْزَةُ بْنُ اَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُ تِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِؤُنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۹۲: حضرت ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ایسے لوگ بھی پیدا کیے ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہیں اور ان کے دل مُصبر سے زیادہ کڑوے ہیں۔ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہیں ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا کہ ان میں سے عقل مند شخص بھی حیران رہ جائے گا۔ کیا وہ لوگ میرے سامنے گھمنڈ کرتے ہیں یا میرے سامنے اتنی جرأت کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: صبر کے معنی ہیں رکنا، منع کرنا، نفس کو کسی چیز سے باز رکھنا۔ اصطلاح شریعت میں صبر اس کو کہتے ہیں کہ نیکی اور برائی کے درمیان کشمکش کے وقت اپنے نفس کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ نیکی کو اختیار کرے اور برائی سے باز رہے صبر کی کئی اقسام ہیں۔ صبر فرض بھی ہے اور نفل بھی۔ فرض صبر تو وہی ہے جو فرائض کی ادائیگی اور حرام چیزوں کے ترک (چھوڑنے) پر اختیار کرنا پڑتا ہے اور نفل صبر کی جو صورتیں ہیں ان میں کچھ یہ ہیں (۱) فقر وافلاس اور شدائد وآلام پر صبر کرنا (۲) کوئی صدمہ وتکلیف پہنچنے پر صبر کرنا (۳) اپنی مصیبتوں اور پریشانیوں کو چھپانا، باطنی احوال وکرامات کو چھپانا۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ فرائض اور نفل دونوں طرح صبر کی بہت اقسام ہیں۔ مصائب وآلام کی وجہ سے گناہ معاف اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اس لئے کہ بہت زیادہ ثواب بہت بڑی آزمائش ومصیبت پر دیا جاتا ہے دلیل یہ ہے کہ سب سے زیادہ تکالیف انبیاء علیہ السلام پر آتی ہیں پھر درجہ بدرجہ بھی جتنا بھی کوئی نیک زیادہ ہوتا ہے اور مطیع اور متبع سنت زیادہ ہوتا ہے اس پر تکلیفیں بھی زیادہ آتی ہیں دوسرے باب میں ایک خاص نعمت کے (آنکھوں کی بینائی) سلب ہو جانے پر جنت کا وعدہ فرمایا اللہ تعالیٰ رحمت کا معاملہ فرماوے (۲) اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے کے بعد ندامت اور پشیمانی بہت ہوگی۔

۱۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

۱۳۹: باب زبان کی حفاظت کرنے کے متعلق

۲۹۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالنَّجَاةُ قَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۲۹۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی زبان قابو میں رکھو، اپنے گھر میں رہو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ

۲۹۴: حضرت ابوسعید خدریؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب

زَيْدٍ عَنْ اَبِى الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا.

صبح ہوتی ہے تو انسان کے تمام اعضاء اس کی زبان سے التجا کرتے ہیں کہ اللہ سے ڈر ہم بھی تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوگی تو ہم سب سیدھے ہوں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

۲۹۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ.

۲۹۵: ہناد بھی ابو اسامہ سے اور وہ حماد بن زید سے اسی حدیث کی طرح غیر مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد کی روایت سے جانتے ہیں۔ کئی راوی اسے حماد بن زید سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ اَبِى حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَتَوَكَّلُ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۲۹۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیتا ہے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى حَازِمٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَازِمٍ الَّذِىْ رَوٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ اَبُوْ حَازِمٍ الزَّاهِدُ مَدِيْنِيٌّ وَاسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ وَاَبُوْ حَازِمٍ الَّذِىْ رَوٰى عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اسْمُهُ سَلْمَانُ الْاَشْجَعِيُّ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ وَهُوَ الْكُوْفِيُّ.

۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ کر دیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم جو سہل بن سعد سے احادیث نقل کرتے ہیں وہ ابو حازم زاہد مدنی ہیں ان کا نام مسلم بن دینار ہے جبکہ ابو ہریرہؓ سے حدیث نقل کرنے والے ابو حازم کا نام سلمان بن اشجعی ہے اور وہ عزۃ الاشجعیہ کے مولیٰ ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

۲۹۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِىْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّىَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَىَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۲۹۸: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: مجھے ایسی بات بتائیے کہ میں اس پر مضبوطی سے عمل کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو میرا رب اللہ ہے اور اسی پر قائم رہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا:

صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ.

اس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان بن عبداللہ ثقفی ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۲۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي ثَلْجٍ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَبْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ.

۲۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر الٰہی کے علاوہ کثرت کلام سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور سخت دل والا اللہ تعالیٰ سے بہت دور رہتا ہے۔

۳۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ ثَنِيْ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ.

۳۰۰: ابوبکر بن ابی نضر بھی ابونضر سے وہ ابراہیم سے وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُوْمِيَّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ قَالَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْذِكْرُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ.

۳۰۱: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: انسان کو اپنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ وہ نیکی کا حکم، برائی سے مخالفت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۴۰: بَابٌ

۱۴۰: باب

۳۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً قَالَ مَاشَاْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ اَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا قَالَتْ فَلَمَّاجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَاِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُوْمَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَقُوْمَ قَالَ لَهُ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ

۳۰۲: حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلمان کو ابودرداء کا بھائی بنایا تو ایک مرتبہ سلمان ابودرداء سے ملنے کے لیے آئے اور ام درداء کو میلی کچیلی حالت میں دیکھ کر اس کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی ابودرداء کو دنیا سے کوئی رغبت نہیں۔ پھر ابودرداء آگئے اور سلمان کے سامنے کھانا لگا دیا اور کہنے لگے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا میں ہرگز اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم میرے ساتھ شریک نہیں ہو گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ابودرداء نے کھانا شروع کر دیا۔ رات ہوئی تو ابودرداء عبادت کے لیے جانے لگے لیکن سلمان نے انہیں منع کر

فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ اِنَّ لِنَفْسِکَ عَلَيْکَ حَقًّا وَ لِرَبِّکَ عَلَيْکَ حَقًّا وَلِضَيْفِکَ عَلَيْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِاَ هْلِکَ عَلَيْکَ حَقًّا فَاَعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَيَا النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوالْعُمَيْسِ اِسْمُهٗ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ اَخُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِیِّ.

دیا اور کہا کہ سو جاؤ۔ چنانچہ وہ سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ جانے لگے تو اس مرتبہ بھی سلمان نے انہیں سلا دیا۔ پھر جب صبح قریب ہوئی تو سلمان نے انہیں کہا کہ اب اٹھو۔ چنانچہ دونوں اٹھے اور نماز پڑھی پھر سلمان نے فرمایا: تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور اسی طرح تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ لہٰذا ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کرو۔ اس کے بعد وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا سلمان نے ٹھیک کہا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عمیس کا نام عقبہ بن عبداللہ ہے۔ یہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

۱۴۱ : بَابٌ

۳۰۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ کَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰی عَائِشَةَ اَنِ اکْتُبِیْ اِلَیَّ کِتَابًا تُوْصِيْنِیْ فِيْهِ وَلَا تُکْثِرِیْ عَلَیَّ قَالَ فَکَتَبَتْ عَائِشَةُ اِلٰی مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْکَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَی اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ کَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَی النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَکَّلَهُ اللّٰهُ اِلَی النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ.

۱۴۱: باب

۳۰۳: حضرت عبدالوہاب بن ورد مدینہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ مجھے ایک خط لکھئے جس میں نصیحتیں ہوں لیکن زیادہ نہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت معاویہ کو لکھا: "سلام علیک اما بعد" میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کو لوگوں کے غصے میں تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کی تکلیف دور کر دے گا اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کو اللہ کے غصے میں تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے انہی کے سپرد کر دے گا۔ والسلام علیک۔

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا کَتَبَتْ اِلٰی مُعَاوِيَةَ فَذَکَرَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۳۰۴: محمد بن یحییٰ، محمد بن یوسف سے وہ سفیان سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ کو لکھا اس کے بعد گزشتہ حدیث کے ہم معنٰی روایت موقوفاً منقول ہے۔

خلاصۃ الباب : زبان کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی زبان پر قابو حاصل کرے یعنی بے فائدہ کلام اور فحش گوئی اور سخت کلامی سے محفوظ رکھے اسی طرح شرم گاہ کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ زنا جیسی برائی سے اجتناب کرے تو نبی کریم ﷺ نے جنت میں داخل ہونے کی ضمانت دی۔ حضور ﷺ کی ضمانت دراصل حق تعالیٰ کی طرف سے ضمانت ہے کہ جس طرح وہ محض اپنے فعل سے بندہ کے رزق کا ضامن ہوا ہے اسی طرح اس نے پاکیزہ زندگی اختیار کرنے اور اعمال صالحہ پر جزا دینے اور انعامات سے نوازنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ اس کے نائب ہیں اس لئے آپؐ نے اس طرف سے ضمانت لی ہے۔ معلوم ہوا کہ لغویات سے زبان کو بچانا بہت ضروری بلکہ مباح کلام بھی قلیل کیا جائے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی عمدہ چیز ہے باقی سب کچھ وبال ہے۔

اَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ

قیامت کے متعلق ابواب

۱۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ شَانِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

۳۰۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْبِشَقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ حَدَّثَنَا اَبُوالسَّائِبِ نَا وَكِيْعٌ يَوْمًا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَعْمَشِ فَلَمَّا فَرَغَ وَكِيْعٌ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ فَلْيَحْتَسِبْ فِيْ اِظْهَارِ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِخُرَاسَانَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى لِاَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُوْنَ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۲: باب حساب وقصاص کے متعلق

۳۰۵: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے بات نہ کریں اور اس دوران بندے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال نظر آئیں گے۔ بائیں طرف نظر دوڑائے گا تو اس طرف بھی اس کے کیے ہوئے اعمال ہی ہوں گے۔ پھر جب سامنے کی طرف دیکھے گا تو اسے دوزخ نظر آئے گی۔ پس اگر کسی میں اتنی بھی استطاعت ہو کہ وہ خود کو کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر دوزخ کی آگ سے بچا سکے تو اسے چاہیے کہ ایسا ہی کرے۔ ابوسائب سے روایت ہے کہ وکیع نے ایک دن یہ حدیث اعمش سے (روایت کرتے ہوئے) ہم سے بیان کی جب وکیع بیان کر چکے تو فرمایا اگر کوئی خراسان کا باشندہ یہاں ہو تو وہ یہ حدیث اہل خراسان کو سنا کر ثواب حاصل کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ اس لیے کہ جہمیہ اس بات (یعنی خدا سے ہمکلام ہونے) کے منکر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ اَبُوْ مِحْصَنٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ الرَّحَبِيُّ نَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا

۳۰۶: حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی شخص کے قدم اللہ رب العزت کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے متعلق نہیں پوچھ لیا جائے گا۔ (۱) اس نے عمر کس چیز میں صرف کی۔ (۲) جوانی کہاں خرچ کی۔ (۳) مال کہاں سے کمایا۔ (۴) مال کہاں خرچ کیا۔ (۵) جو کچھ سیکھا

نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ وَحُسَيْنٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ.

اس پر کتنا عمل کیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً صرف حسین بن قیس کی سند سے پہنچانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو برزہؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَ مَاعَبْدٍ حَتّٰى يُسْئَالَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا اَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ هُوَ مَوْلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَاَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِسْمُهُ نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ.

۳۰۷: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے قدم بارگاہ خداوندی سے نہیں ہٹ سکیں گے یہاں تک کہ اس سے اس کی عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس نے کس چیز میں اسے صرف کیا۔ اپنے حاصل کردہ علم پر کتنا عمل کیا۔ مال کہاں سے کمایا، کہاں خرچ کیا اور اپنا جسم کس چیز میں مبتلا کیا؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعید بن عبداللہ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں۔ ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

۳۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْتَصَّ مَاعَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس مال ومتاع نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال غصب کیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ لہٰذا ان برائیوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کر دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ لیکن اس کا ظلم ابھی باقی ہوگا۔ چنانچہ مظلوموں کے گناہوں کا بوجھ اس پر لاد دیا جائے گا اور پھر جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ قَالَا نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ

۳۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کریں جس نے اپنے کسی بھائی کی عزت یا مال میں کوئی ظلم کیا ہو اور پھر وہ آخرت میں حساب

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَ خِيهِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ فِیْ عِرْضٍ اَوْمَالٍ فَجَاءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ اَنْ يُّوْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَمِنْ حَسَنَاتِهِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَلُوْا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّاٰتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

وکتاب سے پہلے اس کے پاس آ کر اپنے ظلم کو معاف کرالے کیونکہ اس دن نہ تو درہم ہوگا اور نہ دینار۔ اگر ظالم کے پاس نیکیاں ہوں گی تو اس سے لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس ظلم کے بدلے میں مظلوموں کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس بھی اسے سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا حَتّٰى تُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل حقوق کو ان کے حقوق پورے پورے ادا کرنا ہوں گے ۔ یہاں تک کہ بغیر سینگ کی بکری کا سینگ والی بکری سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۳ : بَابٌ

۱۴۳: باب

۳۱۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ ثَنِیْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ نَا الْمِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى تَكُوْنَ قِيْدَ مِيْلٍ اَوِاثْنَتَيْنِ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ لَا اَدْرِیْ اَیُّ الْمِيْلَيْنِ عَنٰى اَمَسَافَةُ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلُ الَّذِیْ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصْهَرُ هُمُ الشَّمْسُ فَيَكُوْنُوْنَ فِی الْعَرَقِ بِقَدَرِ اَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى عَقِبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهُ اِلٰى حِقْوَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ اِلْجَامًا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ اَیْ يُلْجِمُهُ اِلْجَامًا وَ فِی الْبَابِ

۳۱۱: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سورج بندوں سے صرف ایک یا دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا۔ سُلیم بن عامر کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ کون سا میل مراد لیا۔ زمین کی مسافت یا وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ سورج لوگوں کو پگھلانا شروع کردے گا چنانچہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ کوئی ٹخنوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک اور کوئی منہ تک ڈوبا ہوا ہوگا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا گویا کہ اسے لگام ڈال دی گئی ہو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ زَکَرِیَّا یَحْیَی بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِیُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ وَهُوَ عِنْدَ نَا مَرْفُوْعٌ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ یَقُوْمُوْنَ فِی الرَّشْحِ اِلٰی اَنْصَافِ اٰذَانِهِمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۱۲: ابوزکریا، حماد بن زید سے وہ ایوب سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے یہی حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ حماد کہتے ہیں یہ حدیث اس آیت کی تفسیرہ "یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ" یعنی جس دن لوگ رب العالمین کے کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پسینہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۲۱۳: ہناد بھی عیسیٰ سے وہ ابن عون سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ شَانِ الْحَشْرِ

۱۴۴: باب کیفیت حشر کے متعلق

۲۱۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ نَا سُفْیَانُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا کَمَا خُلِقُوْا ثُمَّ قَرَأَ کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُهٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ یُکْسٰی مِنَ الْخَلَائِقِ اِبْرَاهِیْمُ وَیُؤْخَذُ مِنْ اَصْحَابِیْ بِرِجَالٍ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ اِنَّهُمْ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ.)

۲۱۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور بغیر ختنہ کے اکھٹے کیے جائیں گے جس طرح کہ انہیں پیدا کیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "کَمَا بَدَأْنَا ......" (یعنی جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے جسے ہم ضرور پورا کریں گے) پھر مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر میرے صحابہؓ میں سے بعض کو دائیں اور بعض کو بائیں طرف سے لے جایا جائے گا۔ میں عرض کروں گا۔ اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ آپؐ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا نئی چیزیں نکالی تھیں۔ جس دن سے آپؐ نے انہیں چھوڑا۔ یہ اسی دن سے اپنی ایڑیوں پر پیچھے کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ پھر میں وہی بات کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے صالح بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہی "اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ ......" اگر تو ان کو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے پس تو بے شک غالب حکمت والا ہے۔

۲۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِیْرَةِ ابْنِ النُّعْمَانِ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ.

۲۱۵: محمد بن بشار اور محمد بن مثنیٰ بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ سے اسی کے مانند حدیث مبارکہ نقل کرتے ہیں۔

۲۱۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ

۲۱۶: بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے

فَابَهْزُبْنُ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالاً وَّرُكْبَانًا وَتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قیامت کے دن پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جنہیں منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْعَرْضِ

۱۴۵: باب آخرت میں لوگوں کی پیشی

۳۱۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَاوَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِيْرُوَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِى الْاَيْدِىْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ الرِّفَاعِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے۔ پہلی دو مرتبہ تو گفت وشنید اور عفوودرگزر ہوگی جبکہ تیسری مرتبہ نامہ اعمال ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ چنانچہ کوئی دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں لے گا۔ یہ حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ حسن کا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ لہٰذا اس کی سند متصل نہیں۔ بعض اسے علی بن علی رفاعی سے وہ حسن سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۴۶: بَابُ مِنْهُ

۱۴۶: باب اسی کے متعلق

۳۱۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ اَيُّوْبُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ.

۳۱۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب کتاب سختی سے کیا گیا وہ ہلاک ہوگیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو اعمال کا سامنے کرنا ہے (یعنی پیش ہونا ہے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب نے بھی اسے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے۔

۱۴۷: بَابُ مِنْهُ.

۱۴۷: باب اسی سے متعلق

۳۱۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ

۳۱۹: حضرت انسؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن انسان کو اس طرح لایا جائیگا گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تمہیں دولت، غلام ولونڈیاں اور

اَعْطَيْتُکَ وَخَوَّلْتُکَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْکَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَکْتُهُ اَکْثَرَ مَاکَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِکَ بِهٖ کُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهُ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَکْتُهُ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِکَ بِهٖ کُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ وَلَمْ يُسْنِدُوْهُ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ.

بہت سے انعام واکرام سے نوازا تھا۔ تم نے اس کا کیا کیا۔ وہ عرض کرے گا میں نے اسے جمع کیا اور اتنا بڑھایا کہ پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ اے اللہ! تو مجھے واپس بھیج دے تاکہ میں وہ سب کچھ لے آؤں۔ پس اگر اس بندے نے نیکی آگے نہ بھیجی ہوگی تو اسے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں متعدد راویوں نے یہ حدیث حسن سے ان کے قول کے طور پر بیان کی۔ مسند نہیں بیان کی۔ اسماعیل بن مسلم حدیث میں ضعیف ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مَالِکُ بْنُ سُعَيْرٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْکُوْفِيُّ التَّمِيْمِيُّ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ لَهُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَکَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَّوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَکَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَکْتُکَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَکُنْتَ تَظُنُّ اَنَّکَ مُلَاقِيَّ يَوْمَکَ هٰذَا فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ لَهُ الْيَوْمَ اَنْسَاکَ کَمَا نَسِيْتَنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْيَوْمَ اَنْسَاکَ کَمَا نَسِيْتَنِي الْيَوْمَ اَتْرُکُکَ فِي الْعَذَابِ وَکَذَا فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ) قَالُوْا مَعْنَاهُ الْيَوْمَ نَتْرُکُهُمْ فِي الْعَذَابِ.

۳۲۰: حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندہ (بارگاہ الٰہی) میں حاضر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے سننے اور دیکھنے کی قوت نہ دی۔ کیا میں نے تجھے مال، اولاد نہ دیئے۔ کیا میں نے تیرے لئے جانور اور کھیتیاں مسخر نہ کئے۔ کیا میں نے تجھے اس حالت میں نہ چھوڑا کہ تو سردار بنایا گیا اور تو لوگوں سے چوتھائی مال لینے لگا، کیا تیرا خیال تھا کہ آج کے دن تو مجھ سے ملاقات کرے گا اور کہے گا "نہیں اے رب"۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو پھر میں بھی تجھے آج اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اس قول "کہ میں تجھے چھوڑ دوں گا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا کا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے عذاب میں ڈالوں گا" بعض علماء نے اس آیت "فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ" (آج ہم ان کو بھلا دیں یعنی چھوڑ دیں گے) کا مطلب یہی بیان کیا ہے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج ہم ان کو عذاب میں چھوڑ دیں گے۔

۱۴۸: بَابُ مِنْهُ

۱۴۸: باب اسی کے متعلق

۳۲۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۳۲۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا" (یعنی اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی) اور فرمایا کیا تم جانتے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ بِهٰذَا اَمَرَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ہو کہ وہ کیا خبریں ہوں گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ ہر غلام و باندی کے متعلق گواہی دے گی کہ اس نے اس پر کیا کیا اعمال کیے ہیں۔ چنانچہ وہ کہے گی کہ اس نے فلاں دن مجھ پر یہ عمل کیا۔ آپؐ نے فرمایا زمین کو اللہ تعالیٰ نے اسی کام کا حکم دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: حساب کے معنی ہیں گننا، یہاں مراد ہے قیامت کے دن بندوں کے اعمال و کردار گننا اور ان کا حساب کرنا، اللہ تعالیٰ کو تو سب کچھ معلوم ہے لیکن حساب اس لئے ہوگا تا کہ ان پر حجت قائم ہو اور تمام مخلوق پر روشن ہو جائے کہ دنیا میں کس نے کیا کیا؟ اور کون کس درجہ کا آدمی ہے بس قیامت کے دن کا حساب قرآن اور صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اس کا عقیدہ رکھنا واجب ہے۔ قصاص کا معنی بدلہ و مکافات ہیں یعنی جس شخص نے جیسا کیا اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی سخت صورت حال سے دوچار ہوتا اور کسی مشکل میں پڑ جاتا ہے تو دائیں بائیں دیکھنے لگتا ہے پس اس وقت ہر بندے کیلئے ایک سخت ترین مرحلہ درپیش ہوگا اس لئے دائیں بائیں دیکھے گا تو نیک و بد اعمال نظر آئیں گے اور سامنے کی طرف آگ نظر آئے گی حضور ﷺ نے فرمایا نجات کیلئے نیک اعمال کو ذریعہ بنائے اور صدقہ و خیرات کرے اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اس جملہ کے دو معنی ہیں ایک تو مشہور ہے کہ صدقہ کرے دوسرا معنی یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوزخ میں جانے سے بچاؤ اور کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرو اگر چہ وہ ظلم و زیادتی ایک کھجور کے ٹکڑے ہی کی صورت میں یا اس کے برابر کیوں نہ ہو (۲) پانچ سوالات کی تیاری کرنے کے بارہ میں حدیث مبارکہ میں تعلیم دی گئی ہے۔ یہ بھی بتا دیا گیا ہے جس نے لوگوں کے حقوق دینے ہیں وہ مفلس ہے کہ کوئی نماز لے جا رہا ہے اور کوئی روزہ اسی طرح دوسری نیکیاں حقوق والے لے جائیں گے اور آدمی خالی ہاتھ کھڑا رہ جائے گا کیونکہ حقوق اللہ تو معاف ہو سکتے ہیں لیکن حقوق العباد کو اہل حق ہی معاف کریں۔ تب ہی نجات ہوگی (۳) اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیشی کے بارہ میں احادیث لائے ہیں مطلب یہ ہے کہ پہلی مرتبہ پیش ہونگے تو اس وقت مجرمین اپنے گناہوں کا اقرار نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ ہم عذاب کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پاس آپ ﷺ کے احکام کسی بھی نبی نے نہیں پہنچائے اور نہ کسی نے ہمیں بتایا کہ ہمارا کون سا عمل درست اور کون سا عمل درست نہیں۔ دوسری پیشی پر اعتراف کریں گے اور پھر عذر کریں گے اور کہیں گے ہم سے غلطی ہوئی تھی اور کوئی کہے گا کہ میں تیری رحمت کی امید پر کوتاہ عمل اور غفلت کا شکار ہو گیا تھا۔ تیسری پیشی پر نامۂ اعمال تقسیم کیے جائیں گے نیک لوگوں کو دائیں ہاتھ اور مجرمین کو بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے۔

۱۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصُّوْرِ

۱۴۹: باب صور کے متعلق

۳۲۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بِشْرِبْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا

۳۲۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ صور کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک سینگ ہے جس میں قیامت کے دن پھونک ماری جائے

الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْرَوَاهُ غَيْرُوَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيثِهِ.

گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راوی اسے سلیمان تیمی سے نقل کرتے ہیں ہم اسے صرف انہی کی روایت سے پہنچانتے ہیں۔

۳۲۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللهِ نَا خَالِدٌ اَبُو الْعَلاَءِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَ اسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَانَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُولُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۳۲۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کس طرح آرام کروں جبکہ اسرافیل نے صور میں منہ لگایا ہوا ہے اور ان کے کان اللہ کے حکم کے منتظر ہیں کہ وہ کب پھونکنے کا حکم دیں اور وہ پھونکیں۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں پر گراں گزری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور بہتر کارساز ہے ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے عطیہ سے بحوالہ ابو سعید مرفوعاً اسی طرح منقول ہے۔

۱۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي شَأْنِ الصِّرَاطِ

۱۵۰: باب پل صراط کے متعلق

۳۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ اِسْحَاقَ.

۳۲۴: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمنوں کا پل صراط پر یہ شعار ہوگا ''اے رب سلامت رکھ، اے رب سلامت رکھ''۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحٰق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَابَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونَ الْاَنْصَارِيُّ اَبُو الْخَطَّابِ نَا النَّضْرُبْنُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِي اَوَّلَ مَاتَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَالْمِيزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَالْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّي لاَ اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلاَثَ الْمَوَاطِنَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۳۲۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے دن اپنی شفاعت کی درخواست کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''میں کروں گا''۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپؐ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈنا۔ میں نے عرض کیا اگر میں آپ ﷺ کو پل صراط پر نہ پاؤں۔ آپؐ نے فرمایا پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا، میں نے عرض کیا اگر وہاں بھی نہ ہوں تو آپؐ نے فرمایا پھر حوض کوثر پر دیکھ لینا کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں جاؤں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۵۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

۳۲۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا اَبُوْحَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا لشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَتَحَمَّلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَاقَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَمَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَاقَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنَّهُ قَدْ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَانُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدً اشَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَااِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَاقَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًالَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنَّهُ قَدْكَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ

۱۵۱: باب شفاعت کے بارے میں

۳۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دستی کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کھایا چونکہ آپؐ اسے پسند کرتے تھے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے نوچ نوچ کر کھایا۔ پھر فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کیوں؟ اس طرح کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک ہی میدان میں اس طرح اکٹھا کرے گا کہ انہیں ایک شخص اپنی آواز سنا سکے گا۔ اور وہ انہیں دیکھ سکے گا۔ سورج اس دن لوگوں سے قریب ہوگا۔ لوگ اس قدر غم و کرب میں مبتلا ہوں گے کہ اس کے متحمل نہیں ہو سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم لوگ کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں۔ کیا تم لوگ کسی شفاعت کرنے والے کو تلاش نہیں کرتے؟ اس پر کچھ لوگ کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کو تلاش کیا جائے چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ آپ ابوالبشر ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا، آپ میں اپنی روح پھونکی اور پھر فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہٰذا آج آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھ رہے۔ کیا آپ ہماری مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا جیسا اس سے پہلے کبھی نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا۔ مجھے اس نے درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا پس مجھ سے (بظاہر) حکم عدولی ہوگئی۔ لہٰذا میں شفاعت نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنی فکر ہے تین مرتبہ فرمایا؛ تم لوگ کسی اور کی طرف جاؤ۔ ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پھر نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے نوح علیہ السلام آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں۔ آپ دیکھتے

اَلَا تَرٰی مَانَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْ حَيَّانَ فِی الْحَدِيْثِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُوْسٰی فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَيَقُوْلُوْنَ يَامُوْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَكَلَامِهٖ عَلَی النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَااِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَانَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًالَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی عِيْسٰی فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰی فَيَقُوْلُوْنَ يَاعِيْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰی اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًالَمْ يَّغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَ لَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْااِلٰی غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَغُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَاِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يُفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِیْ يَارَبِّ اُمَّتِیْ يَارَبِّ اُمَّتِیْ فَيَقُوْلُ يَامُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَاحِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ

نہیں ہم کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں۔کیا آپ ہماری حالت اور مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے ۔حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا۔ مجھے ایک دعا دی گئی تھی میں نے اپنی قوم کے لیے ہلاکت کی دعا مانگ کر اس موقع کو ضائع کر دیا۔ مجھے اپنے نفس کی فکر ہے۔تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے اے ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے آپ اللہ کے خلیل ہیں۔آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں۔آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔میں نے تین مرتبہ ظاہری واقعہ کے خلاف بات کی۔(ابوحیان نے وہ باتیں حدیث میں بیان کیں)۔میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنی فکر ہے(نفسی،نفسی) تم لوگ کسی اور کو تلاش کرو۔موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور ہم کلام ہونے کے شرف سے نوازا۔آج آپ ہماری شفاعت کیجئے۔کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس تکلیف وکرب میں مبتلا ہیں۔موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غصہ فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی بعد میں فرمائے گا۔میں نے ایک نفس کو قتل کیا حالانکہ مجھے قتل کا حکم نہ تھا لہٰذا میں سفارش نہیں کر سکتا۔(نفسی نفسی نفسی) مجھے اپنی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کے کلیم ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مریم علیہ السلام تک پہنچایا تھا اور اللہ کی

نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَابَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

طرف سے ایک جان ہیں پھر آپ نے گود میں ہونے کے باوجود لوگوں سے بات کی ۔ ہماری مصیبت کا اندازہ کیجئے اور ہماری شفاعت کیجئے ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آج کے دن میرے رب نے ایسا غضب فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔آپ اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں کریں گے۔ ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہے۔تم کسی اور کے پاس جاؤ تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔ پس وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے محمد ﷺ آپؐ اللہ کے رسول ہیں آخری نبی ہیں۔آپؐ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ربّ العزت سے ہماری شفاعت کیجئے کیونکہ ہم بڑی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ (حضور ﷺ فرماتے ہیں) چنانچہ میں چلوں گا اور عرش کے نیچے آ کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ میری زبان اور دل سے اپنی حمد وثنا اور تعظیم کے وہ الفاظ جاری کریں گے جو اس سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے گئے ۔ پھر کہا جائے گا اے محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اُٹھاؤں گا اور عرض کروں گا اے ربّ میں اپنی امت کی نجات اور فلاح کا طلب گار ہوں ۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے محمد ﷺ آپؐ کی اُمت میں سے جن لوگوں پر حساب وکتاب نہیں انہیں جنت کے دائیں جانب کے دروازے سے داخل کر دیجئے اور وہ لوگ دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہونے کے مجاز ہوں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جنت کے دروازوں کا فاصلہ اتنا ہے جتنا مکہ مکرمہ اور ''ہجر'' تا مکہ مکرمہ اور بصریٰ کے درمیان کا فاصلہ۔اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، انسؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲ : بَابُ مِنْهُ

۱۵۲: باب اسی کے متعلق

۳۲۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۳۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے ان افراد کے لیے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے ۔اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ لِي جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۳۲۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے اہل کبائر کے لیے ہے۔محمد بن علی کہتے ہیں کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے محمد جو کبیرہ گناہوں والے نہیں ہوں گے ان سے شفاعت کا کیا تعلق ۔یہ حدیث اس سند سے

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۹ ۲ ۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّیْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۰ ۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِاِيْلِيَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَ قَالَ سِوَایَ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا ابْنُ اَبِی الْجَذْعَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ اَبِی الْجَذْعَاءِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْوَاحِدُ.

۱ ۳۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۳۳۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِيْحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَيَّرَنِیْ بَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِی الْجَنَّةَ وَبَيْنَ

غریب ہے۔

۳۲۹: حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستّر ہزار آدمیوں کو بغیر حساب و کتاب وعذاب کے جنت میں داخل کرے گا۔ پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے ربّ کی مٹھیوں (جیسا اس کی شاہان شان ہے) سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۰: حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں ایلیاء کے مقام پر ایک جماعت کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا میری امت میں سے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ بنو تمیم کے لوگوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ کے علاوہ۔ آپؐ نے فرمایا "ہاں"۔ پھر جب حدیث بیان کرنے والے کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ تو لوگوں نے کہا کہ یہ ابن ابی الجذعاء ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابن ابی جذعاء کا نام عبداللہ ہے۔ ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

۳۳۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے بعض لوگ ایک گروہ کی سفارش کریں گے بعض ایک قبیلہ کی بعض ایک جماعت کی اور کچھ لوگ ایک ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۲: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے نصف امت جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا تو

الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ اٰخَرَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ.

میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ (شفاعت) ہر اس شخص کیلئے ہے جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔ یہ حدیث ابوملیح نے ایک دوسرے صحابی کے واسطے سے روایت کی اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ

۱۵۳: باب حوض کوثر کے بارے میں

۳۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ ثَنِي اَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْاَبَارِيقِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۳۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض میں آسمان کے ستاروں کے برابر صراحیاں ہیں۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نِيزَكَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّي اَرْجُوا اَنْ اَكُونَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَهُوَ اَصَحُّ.

۳۳۴: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے پر اپنے حوض سے زیادہ پینے والوں (کی تعداد) پر فخر کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبدالملک بھی اسے حسن سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اس میں سمرہؓ کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ اَوَانِي الْحَوْضِ

۱۵۴: باب حوض کوثر کے برتن کے متعلق

۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اَبِي سَلَّامٍ الْحُبْشِيِّ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا اَبَا سَلَّامٍ مَا اَرَدْتُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ

۳۳۵: ابوسلام حبشی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے مجھے بلوایا چنانچہ میں خچر پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا تو عرض کیا اے امیر المؤمنین مجھ پر خچر کی سواری شاق گزری ہے۔ انہوں نے فرمایا اے ابوسلام میں آپ کو مشقت میں نہیں ڈالتا لیکن میں نے اس لیے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ثوبانؓ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ میں چاہتا تھا

تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ ثَنِي ثَوْبَانُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَاجَرَمَ اَنِّي لَا اَغْسِلُ رَاْسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا اَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سَلَّامٍ الْحُبْشِيُّ اِسْمُهُ مَمْطُوْرٌ.

کہ خودآپ سے سنوں۔ابوسلام نے بیان کیا کہ ثوبانؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرا حوض عدن سے بلقاء کے عمان تک ہے۔اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جواس سے پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔اس پر سب سے پہلے جانے والے فقراء مہاجرین ہیں جن کے بال گرد آلود اور کپڑے میلے ہیں۔وہ ناز ونعمت میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور انکیلئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا لیکن میں نے تو ناز ونعمت میں پرورش پانے والیوں سے نکاح کیا اور میرے لئے بند دروازے کھولے گئے۔میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا۔ یقیناً جب تک میرا سر گرد آلود نہ ہوجائے میں اسے نہیں دھوتا۔اور اسی طرح اپنے بدن پر لگے ہوئے کپڑے بھی میلے ہونے سے پہلے نہیں دھوتا۔یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور معدان بن ابی طلحہ سے بھی ثوبان کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔ابوسلام حبشی کا نام مطور ہے۔

۲۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ نَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبُهَا فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِيَةٍ مِنْ اٰنِيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ عَرْضُهُ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَابَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

۲۳۳۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: حوض کے برتن کس طرح کے ہوں گے۔آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اور ستارے بھی ایسی اندھیری رات کے کہ جس میں بادل بالکل نہ ہوں پھر وہ برتن جنت کے برتنوں میں سے ہیں۔ جس نے اس سے (یعنی حوض کوثر سے) ایک مرتبہ پی لیا اسے پھر پیاس نہیں لگے گی۔اس کی چوڑائی بھی لمبائی ہی کی طرح ہوگی۔یعنی عمان سے ایلہ تک۔اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔اس باب میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابوبرزہ اسلمیؓ، ابن عمرؓ، حارثہ بن وہبؓ اور مستورد بن شداد سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ الْكُوفَةِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ.

بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

۱۵۵: بَابٌ

۳۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ اَحَدٌ حَتّٰى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيْمٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قِيْلَ مُوْسٰى وَقَوْمُهُ وَ لٰكِنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَانْظُرْ قَالَ فَاِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِيْمٌ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَسِوٰى هٰؤُلَاءِ مِنْ اُمَّتِكَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْأَلُوْهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُوْنَ هُمْ اَبْنَاءُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْاِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَاءَهُ اٰخَرُ فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۳۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ معراج کے لیے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کا ایسے نبی یا نبیوں پر گزر ہوا کہ انکے ساتھ ایک قوم تھی پھر کسی نبی یا نبیوں پر سے گزرے تو ان کے ساتھ ایک جماعت تھی۔ پھر ایسے نبی یا انبیاء پر سے گزر ہوا کہ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ایک بڑے مجمع کے پاس سے گزرے تو پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم۔ آپ ﷺ سر کو بلند کیجئے اور دیکھئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچانک میں نے دیکھا کہ وہ ایک جم غفیر ہے جس نے آسمان کے دونوں جانب کو گھیرا ہوا ہے۔ پھر کہا گیا یہ آپ ﷺ کی امت ہے اور اس کے علاوہ ستر ہزار آدمی اور ہیں جو بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ گھر چلے گئے۔ نہ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ نے بتایا۔ چنانچہ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید وہ ہم لوگ ہوں جبکہ بعض کا خیال تھا کہ وہ فطرت اسلام پر پیدا ہونے والے بچے ہیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا وہ، وہ لوگ ہیں جو نہ داغتے ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ ہی بدفالی لیتے ہیں بلکہ اپنے ربّ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس پر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میں ان میں سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ''ہاں''۔ پھر ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ میں بھی انہی میں سے ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ نَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَيْنَ الصَّلٰوةُ

۳۳۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی جس پر ہم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عمل پیرا تھے۔ راوی نے عرض کیا نماز ویسی ہی نہیں۔ آپؓ نے فرمایا کیا تم نے نماز میں وہ کام نہیں کیے جن

قَالَ اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِيْ صَلٰوتِكُمْ مَاقَدْ عَلِمْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ.

کا تمہیں علم ہے (یعنی سستی اور بے پرواہی) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَاهَاشِمُ بْنُ سَعِيْدِ الْكُوْفِيُّ ثَنِيْ زَيْدُ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رُغَبٌ يُذِلُّهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ.

۳۳۹: حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنا برا ہے وہ بندہ جس نے اپنے آپ کو (دوسروں سے) اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور بلند و بالا ذات کو بھول گیا۔ وہ بندہ بھی برا ہے جو جابر و ظالم بن گیا اور جبّار کو بھول گیا اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جو لہو و لعب میں مشغول ہو کر قبروں اور قبر میں گل سڑ جانے والی ہڈیوں کو بھول گیا۔ اور وہ بندہ بھی برا ہے جس نے سرکشی و نافرمانی کی اور اپنی ابتدائے خلقت اور انتہاء کو بھول گیا۔ اسی طرح وہ بندہ بھی برا ہے جس نے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا۔ وہ بندہ بھی برا ہے جو دین کو شبہات کے ساتھ خلط ملط کرتا ہے اور وہ بندہ برا ہے جس نے حرص کو راہ نما بنالیا اور وہ شخص بھی برا ہے جسے اس کی خواہشات گمراہ کر دیتی ہیں اور وہ بندہ جسے اس کی حرص ذلیل کر دیتی ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔

۳۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ اُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا اَبُو الْجَارُوْدِ الْاَعْمٰى وَاسْمُهٗ زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَامُؤْمِنًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْرُوِیَ هٰذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مَوْقُوْفًا وَهُوَ اَصَحُّ عِنْدَ نَا وَ اَشْبَهُ.

۳۴۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی مؤمن کسی دوسرے مؤمن کو بھوک کے وقت کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میوے کھلائیں گے۔ اور جو مؤمن کسی پیاسے مؤمن کو پیاس کے وقت پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگائی ہوئی خالص شراب پلائے گا اور جو مؤمن کسی برہنہ مؤمن کو لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور عطیہ سے بھی منقول ہے وہ اسے ابو سعیدؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح اور اشبہ ہے۔

۳۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِنَا اَبُو النَّضْرِ نَا اَبُوْ عَقِيْلِ الثَّقَفِيُّ نَا اَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانِ التَّمِيْمِيُّ ثَنِيْ بُكَيْرُ

۳۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈرا وہ پہلی رات چلا اور جو پہلی رات

بْنُ فَيْرُوزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَانَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَاۤ اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَاۤ اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ اَبِي النَّضْرِ.

(یعنی اول شب) چلا وہ منزل پر پہنچ گیا۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا سامان (تجارت) بہت مہنگا ہے۔ یہ بھی جان لو کہ وہ سامان جنت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابونضر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۴۲: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ نَا اَبُو النَّضْرِ ثَنِي اَبُو عَقِيلٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَقِيلٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ ثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۳۴۲: حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ ضرر رساں اشیاء سے بچنے کیلئے بے ضرر چیزوں کو نہ چھوڑے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔

۳۴۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا اَبُو دَاؤُدَ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّكُمْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي لَاَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۴۳: حضرت حنظلہ اسیدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کے دل اسی طرح رہیں جس طرح میرے پاس ہوتے ہیں تو فرشتے تم پر اپنے پروں سے سایہ کریں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے منقول ہے اور اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۴۴: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَلْمَانَ اَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَاِنْ اُشِيرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَلَا تَعُدُّوهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِي دِينٍ اَوْدُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ.

۳۴۴: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی ایک خوشی و شادمانی ہے اور ہر خوشی کیلئے ایک سستی ہے۔ پس جو شخص سیدھا رہا اور اس نے میانہ روی اختیار کی تو میں اس کی (بہتری کی) امید رکھتا ہوں اور اگر اس کی طرف انگلیاں اٹھیں تو تم اس کو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ بھی نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آدمی کی برائی کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا کے بارے میں انگلیاں اٹھیں مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچالے۔

۳۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

۳۴۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

نَاسُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ يَعْلٰى عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِيْ وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّاوَحَوْلَ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ الْاِنْسَانُ وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ عُرُوْضُهٗ اِنْ نَجَامِنْهُ هٰذَا يَنْهَشُهٗ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْاَمَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

ﷺ نے ہمارے لیے ایک لکیر کھینچی اور اس سے مربع بنایا پھر اس کے درمیان ایک لکیر کھینچی اور اسے اس چوکور خانے سے باہر تک لے گئے۔ پھر درمیان والی لکیر کے اردگرد کئی لکیریں کھینچیں پھر درمیان والی لکیر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور ایہ اردگرد اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان میں انسان ہے اور اس کے اردگرد کھنچے ہوئے خطوط اس کی آفات اور مصیبتیں ہیں۔ اگر وہ ان سے نجات پا جائے تو یہ خط اسے لے لیتا ہے اور یہ لمبی لکیر اس کی امید ہے یعنی جو مربع سے باہر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۳۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بوڑھا ہوتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں مال اور طویل زندگی کی حرص۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا اَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَاوَقَعَ فِي الْهَرَمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۴۷: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کی تخلیق اس صورت میں کی گئی کہ اس کے دونوں جانب ننانوے (۹۹) موتیں ہیں اگر وہ ان سے بچ نکلے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قُبَيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَااَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قَالَ اُبَيٌّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَخَيْرٌ بِهٖ قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ

۳۴۸: حضرت اُبی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو: اللہ کو یاد کرو۔ اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاؤ۔ صور کا وقت آ گیا ہے پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ بھی پھونکا جائے گا۔ پھر موت بھی اپنی سختیوں کے ساتھ آن پہنچی ہے۔ اُبی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں آپؐ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں لہٰذا اس کے لیے کتنا وقت مقرر کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا اپنی عبادت کے وقت کا چوتھا حصہ مقرر کرلوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو کرلو۔ لیکن اگر اس

قُلْتُ فَثُلُثَي قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفٰى هَمَّکَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُکَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

سے زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: آدھا وقت؛ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو لیکن اس سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی وقت۔ آپؐ نے فرمایا جتنا چاہو لیکن اگر اس سے بھی زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اپنے وظیفے کے پورے وقت میں آپ ﷺ پر درود پڑھا کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر اس سے تمہاری تمام فکریں دور ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۴۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذَاکَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَمَنْ اَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَکَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى يَعْنِي مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ اَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۳۴۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اتنی حیا کرو جتنا اس کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ کا شکر ہے کہ ہم اس سے حیا کرتے ہیں: آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن اس کا حق یہ ہے کہ تم اپنے سر اور جو کچھ اس میں ہے اس کی حفاظت کرو (یعنی ناک کان آنکھ وغیرہ) پھر پیٹ اور اس میں جو کچھ اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے اس کی حفاظت کرو۔ اور پھر موت اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو یاد کیا کرو؛ اور جو آخرت کی کامیابی چاہے گا وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دے گا؛ اور جس نے ایسا کیا اس نے اللہ سے حیا کرنے کا حق ادا کر دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند یعنی بواسطہ ابان بن اسحٰق، صباح بن محمد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۳۵۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مَرْيَمَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنٰى قَوْلِ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ يَقُوْلُ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ يُحَاسَبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُرْوٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَتَزَيَّنُوْا لِلْعَرْضِ الْاَكْبَرِ وَاِنَّمَا يَخِفُّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي

۳۵۰: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو عبادت میں لگائے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے جبکہ بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور ''مَنْ دَانَ نَفْسَهُ '' کا مطلب حساب قیامت سے پہلے (دنیا ہی میں) نفس کا محاسبہ کرنا ہے؛ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بڑی پیشی کیلئے تیار ہو جاؤ۔ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہوگا جس نے دنیا ہی میں اپنا حساب کر لیا۔ میمون بن مہران سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگار شمار نہیں ہوتا جب تک اپنے

الدُّنْيَا وَيُرْوٰى عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ تَقِيًّا حَتّٰى يُحَاسِبَ نَفْسَهٗ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيْكَهٗ مِنْ اَيْنَ مَطْعَمُهٗ وَمَلْبَسُهٗ.

نفس کا محاسبہ نہ کرے جس طرح اپنے شریک سے کرتا ہے کہ اس نے کہاں سے کھایا اور کہاں سے پہنا۔ (یعنی حلال سے یا حرام سے)

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدُّوَيَةَ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاٰى نَاسًا كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ فَيَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعِيْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۳۵۱: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے مصلیٰ پر تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو یاد کرتے تو تمہیں اس بات کی فرصت نہ ملتی جو میں دیکھ رہا ہوں۔ لہٰذا لذتوں کو قطع کرنے والی موت کو زیادہ یاد کرو کوئی قبر ایسی نہیں جو روزانہ اس طرح نہ پکارتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ پھر جب اس میں کوئی مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو وہ اسے مرحباً واھلاً کہہ کر خوش آمدید کہتی ہے۔ پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر جو لوگ چلتے ہیں تو مجھے ان سب میں محبوب تھا۔ اب تجھے میرے سپرد کر دیا گیا ہے تو اب تو میرا احسن سلوک دیکھے گا۔ پھر وہ اس کے لیے حدنگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کیلئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید نہیں کہتی بلکہ ''لا مرحبًا و لا اھلاً'' کہتی ہے پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم سب سے زیادہ مبغوض شخص تھے۔ آج جب تمہیں میرے سپرد کیا گیا ہے تو تم میری بدسلوکی بھی دیکھو گے پھر وہ اسے اس زور سے بھینچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے دکھائیں (یعنی شکنجہ بنا کر) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد اس پر ستر اژدھے مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک زمین پر ایک مرتبہ پھونک مار دے تو اس پر کبھی کوئی چیز نہ اُگے۔ پھر وہ اسے کاٹتے اور نوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے حساب و کتاب کے لیے اٹھایا جائے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَأَيْتُ اَثَرَهٗ فِيْ جَنْبِهٖ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۳۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں اس کے نشانات دیکھے۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ وَيُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو ابْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۳۵۳: حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر بن لوی کے حلیف عمرو بن عوف جنہوں نے جنگ بدر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شرکت کی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراحؓ کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بحرین سے کچھ مال لے کر لوٹے۔ جب انصار نے ان کی آمد کا سنا تو فجر کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہیں دیکھا تو مسکرائے پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ ابوعبیدہ کی آمد کی خبر تم لوگوں تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے عرض کیا ''جی ہاں'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اور تم اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش رکھے۔ اللہ کی قسم میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم لوگوں کے لیے بھی پہلے لوگوں کی طرح کشادہ کر دی جائے اور تم اس سے اسی طرح طمع و حرص کرنے لگو جس طرح وہ لوگ کرتے تھے پھر وہ تم لوگوں کو بھی ہلاک کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ

۳۵۴: حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مال مانگا تو آپ ﷺ نے دے دیا۔ میں نے تین مرتبہ مانگا اور آپؐ نے تینوں مرتبہ دیا پھر فرمایا اے حکیم یہ مال ہرا بھرا اور میٹھا میٹھا ہوتا ہے۔ چنانچہ جو شخص اسے سخاوت نفس سے لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ لیکن جو اسے اپنے نفس کو ذلیل کر کے حاصل کرتا ہے

بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَقَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَدْعُوْا حَكِيْمًا اِلَى الْعَطَاءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَقْبَلَهُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّي اُشْهِدُ كُمْ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّي اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَاْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

اس کے لیے برکت نہیں ڈالی جاتی۔ ایسے شخص کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے اور جان لو کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ حکیمؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آپؐ کے بعد کبھی کسی سے سوال نہیں کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حکیم کو کچھ دینے کیلئے بلاتے تو وہ انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمرؓ نے بھی بلوایا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے مسلمانو گواہ رہنا کہ میں حکیم کو مال فئی میں سے اس کا حق پیش کرتا ہوں تو یہ انکار کر دیتے ہیں۔ پھر حکیمؓ نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔ یہاں تک کہ وفات پا گئے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِيْنَا بَعْدَهُ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۳۵۵: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تنگدستی اور تکلیف کی آزمائش میں ڈالے گئے جس پر ہم نے صبر کیا۔ پھر ہمیں وسعت اور خوشی دے کر آزمایا گیا تو ہم صبر نہ کر سکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ صَبِيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبَانَ وَهُوَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَاْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ.

۳۵۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے آخرت کا فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل لونڈی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے مجتمع کاموں کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (کا مال) بھی اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کیلئے مقدر ہے۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ

۳۵۷: حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم تم میری عبادت میں مشغول ہو جاؤ میں تمہارے دل کو بے نیازی سے بھر دوں گا اور محتاجی کو دور کر دوں گا۔ لیکن اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہارے دونوں ہاتھ مشغول رہیں گے اور اس کے باوجود میں

مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغُلاً وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ خَالِدِ الْوَالِبِيُّ اِسْمُهُ هُرْمُزُ.

تمہارا فقر دور نہیں کروں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

خلاصۃ الباب: شفاعت کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں کی معافی کی سفارش کرنا چنانچہ حضرت محمد ﷺ قیامت کے دن بارگاہ ربّ العزّت میں گناہ گار اور مجرم بندوں کے گناہوں کے معاف کئے جانے کی درخواست پیش کریں گے اس لئے شفاعت کا لفظ اسی مفہوم کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا قبول ہونا اور اس پر ایمان لانا واجب ہے شفاعت کی مختلف اقسام ہیں سب سے پہلی شفاعت عظمیٰ' یہ شفاعت تمام مخلوق کے حق میں ہوگی۔ دوسری وہ قسم ہے جس کے ذریعہ ایک طبقہ کو بغیر حساب کے جنت میں پہنچانا مقصود ہوگا۔ تیسری قسم شفاعت کی وہ ہے جس کے ذریعہ ان لوگوں کو جنت میں پہنچانا مقصود ہوگا جو اپنے جرائم کی سزا بھگتنے کیلئے دوزخ کے حق دار ہوں گے چنانچہ حضور ﷺ ان لوگوں کے حق میں شفاعت کریں گے اور ان کو جنت میں داخل کرائیں گے شفاعت کی اور بھی اقسام ہیں (۲) حوض کا معنی پانی جمع ہونا اور بہنا یہاں مراد وہ حوض ہے جو قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کیلئے مخصوص ہوگا اور جس کی صفات وخصوصیات اس باب میں نقل ہونے والی ہیں۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کیلئے دو حوض ہونگے ایک تو میدانِ محشر میں پل صراط سے پہلے عطا ہوگا اور دوسرا حوض جنت میں ہوگا دونوں کا نام کوثر ہے۔ عربی زبان میں کوثر کا معنی خیر کثیر یعنی بے شمار بھلائیاں اور نعمتیں ہے۔ پھر زیادہ صحیح یہ ہے کہ میدانِ حشر میں جو حوض عطا ہوگا وہ میزان کے مرحلہ سے پہلے عطا ہوگا پس لوگ اپنی قبروں سے پیاس کی حالت میں اٹھیں گے پہلے حوض پر آئیں گے اس کے بعد میزان یعنی اعمال تولے جانے کا مرحلہ پیش آئے گا اس طرح میدان حشر میں ہر پیغمبر کا اپنا الگ حوض ہوگا جس پر اس کی امت آئے گی حوض کوثر کی درازی اور اس کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں ایک مہینہ کی مسافت کے بقدر دراز ہوگا اور مربع ہوگا شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ لذیذ سب سے پہلے جانے والے فقراء مہاجرین ہیں مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایمان واعمال صالحہ اور ہجرت وجہاد سادگی کی وہ قدر ہے جو مالداری کی نہیں۔ اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ تکبر اور دوسروں سے اپنے کو بلند وبالا سمجھنا جابر وظالم بننا ہے اور جو قبر کو بھول گیا وہ بھی بُرا ہے یہ بھی بیان کیا ہے کہ قبر کیلئے تیاری کرو اس لئے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور لے کر کھڑے ہوگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے منتظر ہیں لہٰذا اپنے نفس کا محاسبہ کرو پرہیزگاری حاصل ہوگی۔

۱۵۶: بَابُ

۳۵۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ عَلٰى بَابِيْ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْزِعِيْهِ فَاِنَّهُ يُذَكِّرُنِي الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِيْفَةٍ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ كُنَّا

۱۵۶: باب

۳۵۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے اسے اپنے دروازے پر ڈال دیا۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: اسے اتار دو کیونکہ یہ مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک پرانی روئی دار چادر تھی اس پر ریشم کے نشانات بنے ہوئے تھے۔ ہم اسے اوڑھا کرتے تھے۔ امام

نَلْبَسُهَا قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس تکیے پر لیٹا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَابَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَيْسَرَةَ هُوَ الْهَمْدَانِيُّ اِسْمُهُ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيْلٍ.

۳۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے ایک بکری ذبح کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اس میں سے کیا باقی ہے؟ میں نے عرض کیا صرف ایک بازو بچا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر دستی کے سوا پورا گوشت باقی ہے۔[۱] یہ حدیث صحیح ہے اور ابومیسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

۳۶۱: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَانَسْتَوْقِدُ نَارًا اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۳۶۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایک مہینہ گھر میں چولھا نہیں جلا سکتے تھے ۔اس دوران ہماری خوراک پانی اور کھجور ہوتا تھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيْرٍ فَاَكَلْنَا مِنْهُ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كِيْلِيْهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ فَنِيَ قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَاَكَلْنَا مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ شَطْرٌ يَعْنِيْ شَيْئًا مِنْ شَعِيْرٍ.

۳۶۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو ہمارے پاس کچھ جو تھے ۔چنانچہ ہم اس میں سے اتنی مدت کھاتے رہے جتنی اللہ کی چاہت تھی۔ پھر میں نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اس کا وزن کرو۔ اس نے وزن کیا تو وہ بہت جلد ختم ہوگئے ۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر ہم اسے اسی طرح چھوڑ دیتے اور وزن نہ کرتے تو اس سے مدت دراز تک کھاتے رہتے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور شطر کے معنی ہیں کہ کچھ جو تھے۔

۳۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ اَبُوْ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِيْ

۳۶۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا گیا۔ پھر مجھے اتنی تکالیف پہنچائی گئیں جتنی کسی دوسرے کو نہیں پہنچائی گئیں۔ نیز مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں ایسی گزری

[۱] وہ بکری ذبح کر کے اس کا گوشت اللہ کے راستے میں دے دیا گیا تھا اور صرف دستی کا گوشت باقی تھا لہذا نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ کی راہ میں دے دی ہے وہی باقی اور جو ہم نے اپنے لیے رکھ لی ہے وہ فانی ہے۔ (مترجم)

اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاكُلُهُ ذُوْكَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَايَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ.

ہیں کہ میرے اور بلالؓ کے پاس اتنا کھانا بھی نہیں تھا جسے کوئی جگر والا کھائے مگر اتنی چیز جسے بلال کی بغل چھپا لیتی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ اور حضرت بلالؓ مکہ مکرمہ سے (ہجرت کے علاوہ) تشریف لے گئے تو حضرت بلالؓ کے پاس صرف اتنا کھانا تھا جسے انہوں نے اپنی بغل کے نیچے دبایا ہوا تھا۔

۳۶۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحَاقَ ثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ ثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجْتُ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوْفًا فَجَوَّبْتُ وَسْطَهٗ فَاَدْخَلْتُهٗ عُنُقِيْ وَشَدَدْتُ وَسْطِيْ فَحَزَمْتُهٗ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَاِنِّيْ لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْكَانَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِيْ مَالٍ لَهٗ وَهُوَيَسْقِيْ بِبَكْرَةٍ لَهٗ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَالَكَ يَااَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِيْ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى اَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَاَعْطَانِيْ دَلْوَهٗ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِيْ تَمْرَةً حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ كَفِّيْ اَرْسَلْتُ دَلْوَهٗ وَقُلْتُ حَسْبِيْ فَاَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۶۴: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ سخت سردی کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلا ۔ چنانچہ میں نے ایک بدبودار چمڑا لیا اور اسے درمیان سے کاٹ کر اپنی گردن میں ڈال لیا اور اپنی کمر کھجور کی ٹہنی سے باندھ لی ۔اس وقت مجھے بہت سخت بھوک لگ رہی تھی ۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کچھ ہوتا تو میں کھالیتا۔ چنانچہ میں کوئی چیز تلاش کر رہا تھا کہ ایک یہودی کو دیکھا جو اپنے باغ میں تھا میں نے دیوار کے سوراخ میں سے جھانکا تو وہ اپنی چرخی سے پانی دے رہا تھا ۔اس نے مجھ سے کہا ۔کیا ہے دیہاتی ؟ ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول پانی کھینچو گے؟ میں نے کہا ہاں دروازہ کھولو۔ میں اندر گیا ۔ تو اس نے مجھے ڈول دیا ۔ میں نے پانی نکالنا شروع کیا ۔وہ مجھے ہر ڈول نکالنے پر ایک کھجور دے دیتا ۔ یہاں تک کہ میری مٹھی بھر گئی تو میں نے کہا بس: پھر میں نے کھجوریں کھائیں پھر پانی پیا اور مسجد آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہیں پایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں (یعنی اصحاب صفہ) کو بھوک لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک کھجور دی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

۳۶۶: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلاَثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَتْ كَانَ تَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهٗ يَااَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا نَحْنُ بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۶۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا هُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ رَوٰى عَنْهُ وَكِيْعٌ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ كُوْفِيٌّ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ.

نے ہمیں جنگ کے لیے بھیجا۔ اس وقت ہمارے قافلے کی تعداد تین سوتھی۔ سب نے اپنا اپنا توشہ خود اٹھایا ہوا تھا۔ یعنی کم تھا۔ پھر وہ ختم ہونے لگا تو ہم میں سے ہر آدمی کے حصے میں ایک دن کے لیے ایک ہی کھجور آتی۔ ان سے کہا گیا کہ ایک کھجور سے ایک آدمی کا کیا بنتا ہوگا۔ فرمایا جب وہ ایک ملنا بھی بند ہوگئی تو ہمیں اس کی قدر ہوئی۔ پھر ہم لوگ سمندر کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ سمندر نے ایک مچھلی کو پھینک دیا ہے یعنی وہ کنارے لگی ہوئی ہے چنانچہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک خوب سیر ہوکر کھایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۷: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعب بن عمیرؓ داخل ہوئے۔ انکے بدن پر صرف ایک چادر تھی جس پر پوستین کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو رونے لگے کہ مصعب کل کس ناز ونعم میں تھے اور آج ان کا کیا حال ہے۔ پھر آپؐ نے ہم سے پوچھا کہ کل اگر تم لوگوں کو اتنی آسودگی میسر ہوجائے کہ صبح ایک جوڑا ہو اور شام کو ایک جوڑا ۔ پھر انواع واقسام کے کھانے کی پلیٹیں تمہارے آگے یکے بعد دیگرے لائی جاتی ہوں نیز تم لوگ اپنے گھروں میں کعبہ کے غلاف کی طرح پردے ڈالنے لگو تو تم لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس دن ہم آج کے مقابلے میں بہت اچھے ہوں گے کیونکہ محنت ومشقت کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے عبادت کے لیے فارغ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ آج اس سے بہتر ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور یزید بن زیاد مدنی ہیں۔ مالک بن انسؓ اور دوسرے علماء نے ان سے روایات لی ہیں۔ یزید بن زیاد دمشقی جو زہری سے روایت کرتے ہیں ان سے وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے۔ یزید بن زیاد کوفی سے سفیان، شعبہ، ابن عیینہ اور کئی ائمہ حدیث احادیث نقل کرتے ہیں۔

۳۶۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ نَا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّمَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَمَرَّبِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّوَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّعُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّوَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهٗ وَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِيْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِنَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهُمَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَاءَ نِيْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُوْلُهٗ اِلَيْهِمْ فَسَيَاْمُرُنِيْ اَنْ اُدِيْرَهٗ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسٰى اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ اُصِيْبَ مِنْهُ مَا يُغْنِيْنِيْ وَلَمْ يَكُ بُدٌّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهٗ فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

۳۶۸: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے۔ کیونکہ ان کا کوئی گھر نہیں تھا اور نہ ہی انکے پاس مال تھا۔ اس پروردگار کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنا کلیجہ زمین پر ٹیک دیا کرتا تھا اور اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں راستہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکرؓ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے صرف اس لیے ایک آیت کی تفسیر پوچھی کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر عمرؓ گزرے تو ان سے بھی اسی طرح سوال کیا وہ بھی چلے گئے اور مجھے ساتھ نہیں لے گئے۔ پھر ابوقاسم ﷺ کا گزر ہوا۔ تو آپؐ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ابوہریرہؓ۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ چلو۔ آپؐ مجھے لے کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ پھر میں نے اجازت چاہی تو مجھے بھی داخل ہونے کی اجازت دی۔ آپ ﷺ کو دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ تو پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ عرض کیا گیا فلاں نے ہدیے میں بھیجا ہے۔ پھر آپ ﷺ مجھ سے مخاطب ہوئے اور حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلالاؤ۔ کیونکہ وہ لوگ مسلمانوں کے مہمان ہیں اور ان کا کوئی گھر بار نہیں۔ چنانچہ اگر آپ ﷺ کے پاس کوئی صدقہ وغیرہ آتا تو اسے انہی کے پاس بھیج دیا کرتے اور اگر ہدیہ آتا تو انہیں بھی اپنے ساتھ شریک کرتے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں مجھے یہ چیز ناگوار گزری کہ آپؐ ایک پیالہ دودھ کے لیے مجھے اصحاب صفہ کو بلانے کا حکم دے رہے ہیں۔ انکے لیے اس ایک پیالہ دودھ کی بھلا کیا حیثیت ہے۔ پھر مجھے حکم دیں گے کہ اس پیالے کو لے کر باری باری سب کو پلاؤ۔ لہٰذا میرے لئے تو کچھ بھی نہیں بچے گا۔ جبکہ مجھے امید تھی کہ میں اس سے بقدر کفایت پی سکوں گا۔ اور وہ تھا بھی اتنا ہی لیکن چونکہ اطاعت ضروری تھی لہٰذا چاروناچار انہیں بلا کر لایا۔ پھر جب وہ لوگ (اصحاب صفہ) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو آپؐ نے فرمایا اے ابوہریرہؓ: یہ پیالہ

رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اِشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اِشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

پکڑو اوران کو دیتے جاؤ۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پیالہ لے کر ایک کو دیا انہوں نے سیر ہو کر دوسرے کو دیا یہاں تک کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ حالانکہ تمام افراد سیر ہو چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے پیالہ اپنے دست مبارک میں رکھا پھر سر اٹھا کر مسکرائے اور فرمایا ابوہریرہؓ پیو۔ میں نے پیا۔ پھر فرمایا پیو۔ یہاں تک کہ میں پیتا رہا اور آپؐ یہی فرماتے رہے کہ پیو۔ آخر میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ بھیجا اب اسے پینے کی گنجائش نہیں۔ پھر آپؐ نے پیالہ لیا اور اللہ کی تعریف بیان کرنے کے بعد بسم اللہ پڑھی اور خود بھی پیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ نَا يَحْيَى الْبَكَّاءُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ.

۳۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈکار لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ڈکار کو ہم سے دور رکھو کیونکہ دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکے رہیں گے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوجحیفہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ يَا بُنَيَّ لَوْ رَاَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِيْحَنَا رِيْحُ الضَّاْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ كَانَ ثِيَابُهُمُ الصُّوْفُ فَكَانَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْمَطَرُ يَجِيْءُ مِنْ ثِيَابِهِمْ رِيْحُ الضَّاْنِ.

۳۷۰: حضرت ابوموسیٰؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے اگر تم ہمیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (یعنی عہد نبوی میں) دیکھتے اور کبھی بارش ہو جاتی تو تم کہتے ہمارے جسم کی بو بھیڑ کی بو کی طرح ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے کپڑے چونکہ اونی ہوتے تھے۔ اس لیے جب بارش ہوتی تو ان سے بھیڑ کی سی بو آنے لگتی۔

۳۷۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا.

۳۷۱: حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تواضع کے پیش نظر (نفیس و قیمتی) لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ اہل ایمان کے لباسوں میں سے جسے چاہے پہن لے۔

۳۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ نَا زَافِرُ بْنُ

۳۷۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَاخَيْرَ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ شَبِيْبُ بْنُ بَشِيْرٍ وَاِنَّمَا هُوَ شَبِيْبُ بْنُ بِشْرٍ.

ﷺ نے فرمایا: نفقہ پورے کا پورا اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے۔ ہاں البتہ جو عمارت وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے اس میں خیر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن حمید نے (راوی کا نام) شبیب بن بشیر (یاء کے ساتھ) بیان کیا ہے۔ جبکہ صحیح نام (بغیر یاء کے) شبیب بن بشر ہے۔

۳۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِيْ وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَقَالَ يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِيْ نَفَقَتِهِ اِلَّا التُّرَابَ اَوْقَالَ فِي التُّرَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۳۷۳: حضرت حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ ہم خبابؓ کی عیادت کے لیے گئے۔ انہوں نے سات داغ دلوائے تھے۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ میرا مرض طویل ہوگیا ہے۔ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو موت کی تمنا کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو یقیناً میں موت کی آرزو کرتا۔ نیز فرمایا (حضرت خبابؓ نے) ہر آدمی کو نفقے پر اجر دیا جاتا ہے مگر یہ کہ وہ مٹی پر خرچ کرے (یعنی اس پر کوئی اجر نہیں) یہ حدیث صحیح ہے۔

(ف) مٹی پر خرچ کرے یعنی مسکینوں محتاجوں کو نہ کھلائے اور بڑھیا مکان بنائے مطلب یہ کہ لوگ غریب ہوں اور یہ شخص عیش وعشرت کیلئے عمدہ مکانات بناتا پھرے۔

۳۷۴: حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَيْكَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ مَالَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ لَا اَجْرَوَلَا وِزْرَ.

۳۷۴: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر تعمیر تمہارے لیے وبال کا باعث ہے۔ پوچھا گیا جس کے بغیر گزارہ نہ ہو اس کا کیا حکم ہے۔ انہوں نے فرمایا نہ گناہ اور نہ ہی ثواب۔

۳۷۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ ثَنِيْ حُصَيْنٌ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَاَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ اِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا اَنْ نَّصِلَكَ فَاَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ مَادَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا

۳۷۵: حضرت حصینؓ کہتے ہیں کہ ایک سائل نے ابن عباسؓ سے سوال کیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس نے عرض کیا "ہاں" آپؓ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں۔ اس نے کہا "ہاں" آپؓ نے فرمایا کیا تم رمضان کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے کہا "ہاں" پھر فرمایا کہ تم نے مجھ سے کچھ مانگا ہے اور سائل کا بھی حق ہے لہٰذا مجھ پر فرض ہے کہ میں تمہیں کچھ نہ کچھ دوں۔ پھر آپؓ نے اسے کپڑا اعطا فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے وہ اللہ تعالیٰ کی

الْوَجْهِ.

حفاظت میں ہوتا ہے جب تک کہ پہننے والے پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَ نْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ قَالَ يَااَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۳۷۶: حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ دوڑتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے اور مشہور ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں۔ جب میری نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی تو میں بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ آپؐ نے اس موقع پر پہلی مرتبہ یہ بات فرمائی کہ اے لوگو: سلام کو رواج دو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھا کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۷۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاءِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۳۷۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: جس قوم کے پاس ہم آئے ہیں (یعنی انصار) ہم نے مال ہوتے ہوئے ان سے زیادہ خرچ کرنے والے اور قلت مال کے باوجود ہمدردی کرنے والے کبھی نہیں دیکھے۔ اس لیے کہ ان لوگوں نے ہمیں محنت و مزدوری سے بچائے رکھا اور ہمیں اپنے عیش و آرام میں بھی شریک کیا یہاں تک کہ ہمیں ڈر ہونے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پورے کا پورا اجر یہی لوگ لے جائیں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں ایسا اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک تم ان لوگوں کے لیے دعا کرتے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۷۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدِيْنِيُّ الْغِفَارِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

۳۷۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانے والا شکر گزار صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے (یعنی ثواب میں)۔

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷۹: حَدَّثَنَا هَنَّادُ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو الْاَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۷۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو ایسے شخص کے متعلق نہ بتاؤں جس پر دوزخ کی آگ حرام اور وہ آگ پر حرام ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو اقرباء کیلئے سہولت اور آسانی پیدا کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۸۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قُلْتُ يَا عَائِشَةُ اَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مَهْنَةِ اَهْلِهِ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۳۸۰: حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ جب نبی اکرم ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو کیا کرتے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَيْدٍ التَّغْلَبِيِّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَصْرِفُهُ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۸۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مصافحہ کرتے اور اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ کھینچتے جب تک سامنے والا خود نہ کھینچتا۔ پھر اس وقت تک اس سے چہرہ نہ پھیرتے جب تک وہ چہرہ نہ پھیرتا۔ اور کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے بیٹھنے والے کی طرف پاؤں بڑھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِيْ حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيْهَا فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَاَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اَوْقَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے لباس میں تکبر کرتے ہوئے نکلا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا۔ پس وہ اب زمین میں قیامت تک دھنسا چلا جائے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ

۳۸۳: حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن متکبرین چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی پھر وہ لوگ جہنم کے ایک

الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

قیدخانے کی طرف دھکیلے جائیں گے جس کا نام بولس ہے۔ان پر آگ چھا جائے گی اور انہیں دوزخیوں کی پیپ پلائی جائے گی جو سڑا ہوا بدبودار کیچڑ ہے۔یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ ثَنِيْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُنَفِّذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۸۴: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ جاری کرنے پر قادر ہے۔اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۸۵: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغِفَارِيُّ الْمَدِيْنِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَ الشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَى الْمَمْلُوْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۸۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین نیکیاں ایسی ہیں کہ جو انہیں اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنی حفاظت میں رکھے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔ضعیف پر نرمی کرنا ،والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آنا اور غلام پر احسان کرنا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَاعِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْاَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ

۳۸۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب بھٹکے ہوئے ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو تاکہ میں تمہیں دوں،تم سب فقیر ہو مگر یہ کہ میں کسی کو غنی کر دوں لہٰذا تم لوگ مجھ سے رزق مانگا کرو تاکہ میں تمہیں عطا کروں اسی طرح تم سب گناہگار ہو مگر یہ کہ جسے میں محفوظ رکھوں۔چنانچہ جو شخص جانتا ہے کہ میں مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں اور مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں۔مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندہ،مردہ،خشک اور تازہ سب کے سب تقویٰ کی اعلیٰ ترین قدروں پر پہنچ جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔اسی طرح اگر یہ تمام کے تمام شقی اور بدبخت ہو جائیں تو

مِنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَابَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِکَ بِاَنِّيْ جَوَّادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِ يْكَرِبَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

اس سے میری سلطنت وبادشاہت میں مچھر کے پَر کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی۔ نیز اگر تمہارے اگلے، پچھلے، جن، انس، زندہ، مردہ تر یا خشک سب کے سب ایک زمین پر جمع ہو جائیں اور پھر مجھ سے اپنی اپنی منتہائے آرزو کے متعلق سوال کریں پھر میں ہر سائل کو عطا کر دوں تو بھی میری بادشاہت وسلطنت میں کوئی کمی نہیں آئے گی مگر یہ کہ تم میں سے کوئی سمندر پر سے گزرے تو اس میں سوئی ڈبو کر نکال لے یعنی اتنی کمی آئے گی جتنا اس سوئی کے ساتھ پانی لگ جائے گا۔ یہ سب اس لیے ہے کہ میں جواد ہوں (جو نہ مانگنے پر خفا ہو جاتا اور بغیر مانگے عطا کرتا ہے) واجد (جو کبھی فقیر نہیں ہوتا) ہوں اور ماجد (جس کی شرف وعظمت کی کوئی انتہا نہیں) ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ میری عطا اور عذاب دونوں کلام ہیں اس لیے کہ اگر میں کچھ کرنا چاہتا ہوں تو کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا، وہ ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راویوں نے اسے شہر بن حوشب سے وہ معدیکرب سے وہ ابوذرؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۸۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيُّ نَا اَبِيْ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدٍ مَوْلٰى طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْلَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ اَكْثَرَمِنْ ذٰلِکَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ يَّطَاَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ اُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَايُبْكِيْكِ اَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهٗ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهٗ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهٖ اِذْهَبِيْ فَهِيَ لَکِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ الْكِفْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شَيْبَانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَرَفَعُوْهُ

۳۸۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سات سے بھی زیادہ مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کا کفل نامی ایک شخص کسی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار دیئے تاکہ وہ اس سے جماع کر سکے۔ چنانچہ جب وہ شخص اس سے یہ فعل (یعنی جماع) کرنے لگا تو وہ رونے اور کانپنے لگی۔ اس نے کہا تم کیوں روتی ہو۔ کیا میں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے۔ اس عورت نے کہا نہیں بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو اس سے پہلے میں نے نہیں کیا لیکن ضرورت نے مجھے مجبور کیا۔ کفل نے کہا جو کام تم نے کبھی نہیں کیا آج کر رہی ہو۔ جاؤ وہ دینار تمہارے ہیں۔ پھر اس شخص نے کہا اللہ کی قسم میں آج کے بعد کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ اسی رات مر گیا تو صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کو معاف کر دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور اسے شیبان اور کئی راوی اعمش سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ جبکہ بعض

رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوٰى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ فَاَخْطَأَ فِيْهِ وَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ هُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّازِيُّ هُوَ كُوْفِيٌّ وَكَانَتْ جَدَّتُهُ سُرِّيَّةً لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَقَدْ رَوٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الرَّازِيُّ عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ.

اعمش سے مرفوعاً بھی نقل کرتے ہیں ۔ابوبکر بن عیاش یہی حدیث اعمش سے نقل کرتے ہوئے اس میں غلطی کرتے ہیں۔ اور کہا کہ عبداللہ بن عبداللہ نے بواسطہ سعید بن جبیر، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے اور یہ غیر محفوظ ہے۔عبداللہ بن عبداللہ رازی کوفی ہے اور اس کی دادی حضرت علی بن ابی طالبؓ کی لونڈی تھیں۔عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبیدہ ضبی، حجاج بن ارطاہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۸۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بِحَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْاٰخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاَنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلٰى اَنْفِهٖ قَالَ بِهٖ هٰكَذَا فَطَارَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ اَضْلَلْتُهَا فِيْهِ فَاَمُوْتُ فِيْهِ فَرَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالنُّعْمَانُ بْنِ بَشِيْرٍ وَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۸: حارث بن سوید کہتے ہیں کہ عبداللہ نے ہم سے دوحدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور دوسری نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ۔ چنانچہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں مؤمن اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے ہے اور اسے ڈر ہے کہ کہیں وہ اس پر گر پڑے گا اور بدکار اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے ناک پر مکھی بیٹھی ہوئی ہو،اس نے اشارہ کیا اور وہ اڑگئی ۔(یہ عبداللہ کا قول تھا جبکہ دوسری حدیث یہ ہے کہ) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جوایک خطرناک چٹیل میدان میں ہو،اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا سامان کھانا پانی اور ضرورت کی اشیاء رکھی ہوں پس وہ گم ہوجائے اور وہ شخص اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے موت آنے لگے تو کہے میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سے میری سواری گم ہوئی تا کہ وہاں ہی مروں۔ جب وہ اپنے مقام پر لوٹ کر آئے تو اس پر نیند طاری ہوجائے۔ جب اسکی آنکھ کھلتی ہے تو اسکی اونٹنی اس کے سر پر کھڑی ہو اور کھانے پینے کا سارا سامان موجود ہو۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ ،نعمان بن بشیرؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۸۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ

۳۸۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام ابن آدم (انسان) خطا کار ہیں اور ان میں سب سے بہترین توبہ کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ہم اس

الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ.

حدیث کوصرف اسی سند سے جانتے ہیں کہ علی بن مسعدہ، قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۵۷ : بَابٌ

۱۵۷: باب

۳۹۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاِسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو.

۳۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیے اور جوشخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، انسؓ، شریح کعبی عدوی سے بھی روایات منقول ہیں۔ شریح کعبی عدوی کا نام خویلد بن عمروؓ ہے۔

۳۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ.

۳۹۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۵۸ : بَابٌ

۱۵۸: باب

۳۹۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ثَنِيْ بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى.

۳۹۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔

۳۹۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ قَالَ اَحْمَدُ قَالُوْا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرُوِيَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّهُ اَدْرَكَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ

۳۹۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو گناہ پر عیب لگایا تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ گناہ ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ خالد معدان نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ خالد بن معدان سے منقول ہے کہ انہوں نے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سے ملاقات کی۔

۱۵۹ : بَابٌ

۳۹۴: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ الْهَمْدَانِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا اُمَيَّةُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَكْحُوْلٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَبِيْ هِنْدِ الدَّارِيِّ وَيُقَالُ اَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا مِنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ وَمَكْحُوْلُ الشَّامِيُّ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ وَكَانَ عَبْدًا فَاُعْتِقَ وَمَكْحُوْلُ الْاَزْدِيُّ بَصْرِيٌّ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَيَرْوِيْ عَنْهُ عُمَارَةُ ابْنُ زَاذَانَ .

۳۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ تَمِيْمٍ عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ مَكْحُوْلًا يُسْئَالُ فَيَقُوْلُ نَدَانَمْ.

۱۵۹: باب

۳۹۴: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تمہیں اس میں مبتلا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ مکحول نے واثلہ بن اسقع، انس بن مالک اور ابو ہند داری سے احادیث سنی ہیں۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ ان تین شخصوں کے علاوہ ان کا کسی صحابی سے سماع نہیں۔ مکحول شامی کی کنیت ابوعبداللہ ہے وہ غلام تھے پھر انہیں آزاد کیا گیا۔ مکحول ازدی بصری نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں اور عمارہ بن زاذان نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۹۵: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے تمیم سے انہوں نے عطیہ سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا میں نے کئی مرتبہ لوگوں کے مسئلہ پوچھنے پر جواب میں مکحول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے علم نہیں۔

۱۶۰ : بَابٌ

۳۹۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِيْ حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ حَكَيْتُ رَجُلًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ

۱۶۰: باب

۳۹۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ کسی کا عیب بیان کروں اگرچہ اس کے بدلے مجھے یہ یہ ملے یعنی دنیا کا مال۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ کسی کا تذکرہ کروں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں یہ یہ فائدہ حاصل ہو (یعنی دنیا کا مال)۔ اُم المؤمنینؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: صفیہ ایک ایسی عورت ہے جو پستہ قد ہے (حضرت عائشہؓ نے ہاتھ سے اشارہ کیا) آپؐ نے فرمایا تم

اِمْرَأَةٌ وَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَاَنَّهَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْمُزِجَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمُزِجَ.

نے اپنی باتوں میں ایسی بات ملائی ہے کہ اگر سمندر کے پانی کے ساتھ ملا دی جائے تو وہ بھی متغیر ہو جائے۔

۱۶۱: بَابٌ

۱۶۱: باب

۳۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِىْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ كَانَ شُعْبَةُ يَرٰى اَنَّهُ ابْنُ عُمَرَ.

۳۹۸: یحییٰ بن وثاب ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مسلمان جو دوسرے مسلمانوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو الگ تھلگ رہتا ہے اور لوگوں کی تکالیف ومصائب پر صبر نہیں کرتا۔ ابن عدی فرماتے ہیں کہ شعبہ کے خیال میں اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

۳۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْزَمِيُّ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسُوْءُ ذَاتِ الْبَيْنِ اِنَّمَا يَعْنِىْ بِهِ الْعَدَاوَةَ وَالْبُغْضَاءَ وَقَوْلُهُ الْحَالِقَةُ اَنَّهَا تَحْلِقُ الدِّيْنَ.

۳۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کی عداوت سے بچو کیونکہ یہ تباہ کن چیز ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے اور "سُوْءُ ذَاتِ الْبَيْنِ" کا مطلب بغض و عداوت ہے اور "حَالِقَةُ" کے معنی "دین کو مونڈنے والی" کے ہیں۔

۴۰۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِىَ الْحَالِقَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ هِىَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ.

۴۰۰: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو روزے نماز اور صدقے سے افضل ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا آپس میں محبت اور میل جول اس لیے کہ آپس کا بغض تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا آپس کی پھوٹ مونڈ دیتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ تو دین کو مونڈ دیتی ہے۔ (یعنی انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے)

۴۰۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

۴۰۱: حضرت زبیر بن عوام کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے

مَهْدِيٍّ عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ اَنَّ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَفَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذٰلِكَ لَكُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

فرمایا: تم لوگوں میں پہلی امتوں والا مرض گھس آیا ہے اور وہ حسد اور بغض ہے جو تباہی کی طرف لے جاتا ہے (مونڈ دیتا ہے) میرا یہ مطلب نہیں کہ بالوں کو مونڈ دیتا ہے بلکہ وہ دین کو مونڈ دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ اور اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت سے نہ رہو گے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم لوگوں میں محبت کو دوام بخشے؟ وہ یہ کہ تم آپس میں سلام کو رواج دو۔

۱۶۲ : بَابُ

۴۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۴۰۲: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغاوت اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ کوئی گناہ دنیا اور آخرت دونوں میں ان سے زیادہ عذاب کے لائق نہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۰۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدٰى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا.

۴۰۳: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر لکھ دے گا اور جس میں نہیں ہوں گی اسے صابر و شاکر نہیں لکھے گا۔ ایک یہ کہ دین کے معاملات میں اپنے سے بہتر کو دیکھے اور اس کی پیروی کرنے کی کوشش کرے دوسرے یہ کہ دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے اس پر فضیلت دی ہے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ شاکر اور صابر لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دینی معاملات میں اپنے سے کم تر کی طرف دیکھے اور دنیاوی معاملات میں اپنے سے بڑے لوگوں کی طرف دیکھے اور جو کچھ اسے نہیں ملا اس پر افسوس کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شاکر اور صابر لوگوں میں نہیں لکھتے۔

۴۰۴: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ نَا عَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ نَا

۴۰۴: ہم سے روایت کی موسیٰ بن حزام نے انہوں نے علی بن

عَبْدُ اللّٰهِ نَا الْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَمْ يَذْكُرْ سُوَيْدٌ عَنْ اَبِيهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ.

اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ سے وہ مثنیٰ بن صباح سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے اسی کی طرح مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ سوید نے اپنی روایت میں عمرو بن شعیب کے بعد ان کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

۴۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُاَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۴۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر لوگوں کی طرف دیکھا کرو اور اپنے سے اوپر والوں کی طرف نہ دیکھو اس لیے کہ ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو حقیر نہیں جانو گے جو تمہارے پاس ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۶۳ : بَابٌ

۴۰۶: حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ح وَثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُنَا سَيَّارٌنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّبِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَا فَقَ حَنْظَلَةُ يَا اَبَابَكْرٍ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُ نَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنَّا كَذٰلِكَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَا فَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُ نَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْيَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ

۱۶۳: باب

۴۰۶: حضرت ابوعثمان، رسول اللہ ﷺ کے کاتب حنظلہ اسیدیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ابوبکرؓ کے پاس سے روتے ہوئے گزرے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا: حنظلہ کیا ہوا؟ عرض کیا: اے ابوبکرؓ حنظلہ منافق ہوگیا۔ اس لیے کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں ہوتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو ہم اس طرح ہوتے ہیں گویا کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں لیکن جب ہم آپؐ کی مجلس سے لوٹتے ہیں تو اپنی بیویوں اور سامان دنیا میں مشغول ہو کر اکثر باتیں بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میرا بھی یہی حال ہے۔ چلو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چلتے ہیں۔ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اے حنظلہ تجھے کیا ہوا۔ عرض کیا۔ میں منافق ہوگیا یا رسول اللہ ﷺ: کیونکہ جب ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپؐ جنت و دوزخ کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب ہم اپنے گھر بار اور بیویوں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ان نصیحتوں کا اکثر حصہ بھول جاتے

تَدُوْمُوْنَ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ بِهَا مِنْ عِنْدِيْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِيْ مَجَالِسِكُمْ وَعَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس حال پر باقی رہو جس پر میرے پاس سے اٹھ کر جاتے ہو تو فرشتے تمہاری مجالس تمہارے بستروں اور تمہاری راہوں میں تم لوگوں سے مصافحہ کرنے لگیں ۔لیکن حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے اور کوئی کیسی ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۴۰۷: حضرت انسؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۰۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ قَيْسِ الْحَجَّاجِ قَالَ وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اَبُو الْوَلِيْدِ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِيْ قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ اَلْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ اِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ (سواری پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اگر مدد طلب کرو تو صرف اسی سے مدد طلب کرو اور جان لو کہ اگر پوری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔ اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر اتفاق کرلیں تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ اس لیے کہ قلم اٹھا دیئے گے اور صحیفے خشک ہو چکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ اَبِيْ قُرَّةَ السَّدُوْسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيٰى وَهٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ

۴۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا اونٹنی کو باندھ کر توکل کروں یا بغیر باندھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باندھو اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ۔ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے

غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِیَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ عمرو بن اُمیہ ضمری سے بھی اس کے ہم معنی مرفوع حدیث مروی ہے۔

۴۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لاَ يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ وَفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیُّ اِسْمُهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍنَا شُعْبَةُعَنْ بُرَيْدٍ نَحْوَهٗ.

۴۱۰: ابوحوراء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی کونسی حدیث یاد کی ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ قول یاد رکھا ہے کہ ایسی چیز جو تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر وہ چیز اختیار کرلو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے، اس لیے کہ سچ سکون ہے اور جھوٹ شک وشبہ ہے۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔ محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ بریدسے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِیُّ الْبَصْرِیُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِی الْوَزِيْرِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرَ الْمَخْرَمِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نُبَيْهٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُنْكَدِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَ اجْتِهَادٍ وَذُكِرَا خَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُعْدَلُ بِالرِّعَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۴۱۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کی کثرتِ عبادت اور ریاضت کا تذکرہ کیا گیا جبکہ دوسرے شخص کے شبہات سے بچنے کا تذکرہ کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عبادت (اس دوسرے شخص کی) پرہیزگاری کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۴۱۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَ اَبُوْ زُرْعَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا قَبِيْصَةُ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ هِلاَلِ بْنِ مِقْلاَصٍ الصَّيْرَفِیِّ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِی النَّاسِ لَكَثِيْرٌ قَالَ فَسَيَكُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهٗ اِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ

۴۱۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حلال کھایا سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس زمانے میں تو ایسے لوگ بہت ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی یہ بات ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی سند سے یعنی اسرائیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۴۱۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ

۴۱۳: ہم سے روایت کی عباس بن محمد نے انہوں نے یحیٰ

بُكَيْرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ نَحْوَ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ۔

سے انہوں نے اسرائیل سے اور وہ ہلال بن مقلاص سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۴۴: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

۴۱۴: حضرت سہل بن معاذ جہنیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کو کچھ دیا، اللہ کیلئے کسی کو کچھ نہ دیا، اللہ ہی کے لیے محبت کی اور اللہ ہی کے لیے (کسی سے) دشمنی کی۔ اور اللہ ہی کے لیے نکاح کیا، اس کا ایمان مکمل ہوگیا۔ یہ حدیث منکر ہے۔

خلاصۃ الباب: (۱) تصویروں والے کپڑے اور پردے لگانا مکروہ وحرام ہیں (۲) جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دیا وہ باقی ہے (۳) نبی کریم ﷺ پر بھی تنگی اور آپؐ پر بے شمار مصائب آلام آئے ہیں ایک تو مشرکین نے بہت ستایا دوسرے معیشت کی تنگی جیسا کہ احادیث باب سے واضح ہے (۳) حدیث باب میں یہ بھی ہے کہ جو بندہ اسباب کے ہوتے ہوئے گناہ چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں (۴) مہمان کا اکرام کرنا ایمان کی علامت ہے۔

اَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جنت کی صفات کے متعلق
رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

١٦٤ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

٤١٥ : حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ.

٤١٦ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٤١٧ : حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ الْفُرَاتِ الْقَزَّازُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ.

۱۶۴: باب جنت کے درختوں کی صفات کے متعلق

۴۱۵: حضرت ابوسعید خدریؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں ایسے درخت ہیں کہ کوئی سوار اگر اس کے سایہ میں سو سال تک بھی چلتا رہے تو بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا ''اَلظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ'' پھیلے ہوئے سائے سے یہی مراد ہے۔ (جو قرآن پاک میں مذکور ہے)

۴۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔

یہ حدیث غریب حسن ہے۔

١٦٥ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيْمِهَا

٤١٨ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ زِيَادِ الطَّائِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَزَهِدْنَا وَكُنَّا مِنْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَاٰنَسْنَا اَهَالِيْنَا وَشَمَمْنَا اَوْلَادَنَا اَنْكَرْنَا

۱۶۵: باب جنت اور اس کی نعمتوں کے متعلق

۴۱۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم اور دنیا سے بیزار ہوتے ہیں اور ہم آخرت والوں سے ہوتے ہیں لیکن جب آپ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور گھر والوں سے مانوس اور اولاد سے ملتے جلتے ہیں تو

اَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِىْ كُنْتُمْ عَلٰى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ فِىْ بُيُوْتِكُمْ وَلَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ كَىْ يُذْنِبُوْا فَيَغْفِرَلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَابِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَ حَصْبَاءُ هَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثٌ لَا يُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعِزَّتِىْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْبَعْدَ حِيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ الْقَوِىِّ وَلَيْسَ هُوَعِنْدِىْ بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ .

ہمارے دل بدل جاتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا! اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس سے جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ضرور ایک نئی مخلوق لے آئے گا کہ وہ گناہ کریں پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا پانی سے۔میں نے پوچھا جنت کس چیز سے بنی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی۔اس کا گارا نہایت خوشبودار مشک ہے۔اس کے کنکر موتی اور یاقوت (سے) ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔جو اس میں داخل ہوگا نعمتوں میں رہے گا اور کبھی مایوس نہ ہوگا۔ ہمیشہ اس میں رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔پھر جنتیوں کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔عادل حاکم، روزہ دار جب افطار کرتا ہے اور مظلوم کی بددعا۔چنانچہ جب مظلوم بددعا کرتا ہے تو اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم میں ضرور تمہاری مدد کرونگا اگر چہ تھوڑی دیر بعد ہی کروں۔اس حدیث کی سند قوی نہیں اور میرے نزدیک یہ غیر متصل ہے۔ابو ہریرہؓ سے یہی حدیث دوسری سند سے منقول ہے۔

۱۲۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِىْ صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

۱۲۶ : باب جنت کے بالاخانوں کے متعلق

۴۱۹ : حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِىٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُ هَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اِلَيْهِ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِىَ يَانَبِىَّ اللّٰهِ قَالَ هِىَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَ صَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْتَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

۴۱۹ : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے کمرے ہوں گے جن کا اندرونی منظر باہر سے اور بیرونی منظر اندر سے نظر آئے گا۔ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کیا وہ کس کے لیے ہوں گے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اس کے لیے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اللہ کے لیے نماز پڑھی۔یہ حدیث غریب ہے۔بعض محدثینؒ عبدالرحمٰن بن

اِسْحَاقَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَهُوَ كُوْفِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ مَدَنِيٌّ وَهُوَ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا.

اسحٰق کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ کوفی ہیں جبکہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق قرشی مدنی ہیں اور وہ اثبت ہیں۔

۴۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اِسْمُهٗ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يُعْرَفُ اِسْمُهٗ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ.

۴۲۰: حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جنت میں دو باغ ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے، چاندی کے ہیں۔ دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کے ہیں۔ پھر اہل جنت اور رویت باری تعالیٰ میں ایک اس کی کبریائی کی چادر کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں ہوگی جو کہ جنت عدن میں اس کے چہرۂ مبارک پر ہوگی۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ جنت میں ایک ایسا خیمہ بھی ہوگا جو ساٹھ میل چوڑے موتی سے تراشا ہوا ہوگا۔ اس کے ایک کونے والے دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھ سکیں گے (اور) انکے پاس ایمان والے آتے جاتے رہیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوعمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ ابوبکر بن ابی موسیٰ کے بارے میں امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ان کا نام مشہور نہیں اور ابوموسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔

۱۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

۱۶۷: باب جنت کے درجات کے متعلق

۴۲۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ نَا شَرِيْكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُعَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر درجے کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۲۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلٰوةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ الزَّكٰوةَ اَمْ لَا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ اِنْ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْمَكَثَ بِاَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ اَلَا اُخْبِرُ بِهٰذَا النَّاسَ فَقَالَ

۴۲۲: حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، حج کیا، (راوی کہتے ہیں) مجھے یاد نہیں کہ آپؐ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا یا نہیں تو اس کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کی مغفرت کرے خواہ وہ ہجرت کرے یا جہاں پیدا ہوا ہو وہیں رہے۔ معاذؓ نے عرض کیا کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو عمل کرنے کیلئے چھوڑ دو کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِالنَّاسَ يَعْمَلُوْنَ فَاِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَ اَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَاِذَاسَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ هٰكَذَارُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهٰذَا عِنْدِیْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَمُعَاذٌ قَدِيْمُ الْمَوْتِ مَاتَ فِیْ خِلَافَةِ عُمَرَ.

، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان اور جنت الفردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ اور درمیان میں ہے۔ اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے۔ جنت کی نہریں بھی اسی سے نکلتی ہیں۔ لہٰذا اگر تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔ یہ حدیث ہشام بن سعد سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے اور وہ معاذ بن جبلؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ عطاء کی معاذ بن جبلؓ سے ملاقات نہیں ہوئی وہ ان سے کافی مدت پہلے انتقال کر گئے تھے ان کا انتقال خلافت عمرؓ میں ہوا۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ نَحْوَهُ.

۴۲۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین جتنا فاصلہ ہے۔ جنت الفردوس سب سے اوپر والا درجہ ہے۔ جنت کی چاروں نہریں اسی سے نکلتی ہیں اور اسکے اوپر عرش ہے۔ لہٰذا اگر تم اللہ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔ احمد بن منیع بھی یزید بن ہارون سے وہ ہمام سے اور وہ زید بن اسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۴۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْاَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۲۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں سو درجے ہیں اگر ان میں سے ایک میں تمام جہان کے لوگ اکٹھے ہو جائیں تب بھی وہ وسیع ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۶۸: باب جنت کی عورتوں کے متعلق

۴۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَافَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ نَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى

۴۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں سے ہر عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑے میں سے بھی نظر آئے گی۔ یہاں تک کہ اس کی ہڈی کا گودا بھی دکھائی دے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ

يُرىٰ مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ (كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ) فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ فَاِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ اَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَاُرِيْتَهُ مِنْ وَرَائِهٖ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

وَالْمَرْجَانُ" (یعنی گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں) اور یاقوت ایک پتھر ہے اگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو گے اور پتھر کو صاف کرو گے تو وہ دھاگا تمہیں اس کے اندر دکھائی دے گا۔ ہناد بھی عبیدہ سے وہ عطاء سے وہ عمرو بن میمون سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۴۲۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبِيْدَةَ بْنِ حُمَيْدٍ وَهٰكَذَا رَوٰى جَرِيْرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ.

۴۲۶: ہناد، ابوالاحوص سے وہ عطاء بن سائب سے وہ عمرو بن میمون سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر مرفوع اور اس سے زیادہ صحیح ہے۔ جریر اور کئی راوی بھی اسے عطاء بن سائب سے غیر مرفوع ہی نقل کرتے ہیں۔

۴۲۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةَ الثَّانِيَةَ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ بِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۲۷: حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جنت میں پہلے داخل ہونے والے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ جبکہ دوسرے گروہ کے چہروں کی چمک آسمان کے سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی سی ہوگی۔ ان میں ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوگی اور اس کی پنڈلی کا گودا ان جوڑوں میں سے بھی نظر آئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى نَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَةُ عَلٰى لَوْنِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يَبْدُوْ مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۲۸: حضرت ابوسعید خدریؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی سی ہوں گی جبکہ دوسرے گروہ کی آسمان کے بہترین ستارے کی سی (یعنی ان کی چمک ان کے مشابہ ہوگی) ان میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی اور ہر عورت پر ستر جوڑے ہوں گے جن میں سے اس کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا ان میں سے نظر آئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ جِمَاعِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۲۹: باب اہل جنت کے جماع کے بارے میں

۴۲۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ

۴۲۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مؤمن کو جنت میں جماع کی اتنی

قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ.

اتنی قوت دی جائے گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سو آدمیوں کی طاقت عطا کی جائے گی۔ اس باب میں حضرت زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ قتادہ حضرت انسؓ سے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

١٧٠: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

١٧٠: باب اہل جنت کی صفت کے متعلق

٤٣٠: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٤٣٠: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گے وہ لوگ نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے اور نہ ہی انہیں حاجت کا تقاضا ہوگا۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے چاندی کی جبکہ انگھیٹیاں عود سے ہیں۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ اور پھر ہر شخص کے لیے دو بیویاں ہوں گی جو اتنی حسین ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا تک گوشت کے اوپر سے نظر آئے گا۔ انکے درمیان نہ کوئی اختلاف ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں بغض۔ نیز انکے دل ایک شخص کے دل کی طرح ہوں گے جو صبح وشام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٣١: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْاَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْاَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ وَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ

٤٣١: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اگر جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن سے بھی کم مقدار دنیا میں ظاہر کر دی جائے تو آسمان وزمین کے کناروں تک ہر چیز روشن ہو جائے۔ اور اگر اہل جنت میں سے کوئی شخص دنیا میں جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی اس طرح ماند پڑ جائے جس طرح ستاروں کی روشنی سورج کی روشنی سے ماندھ پڑ جاتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ یحیٰی بن ایوب یہی حدیث یزید بن ابی حبیب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے اسے

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۱۷۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ ثِیَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٰی لَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۴۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ نَا رِشْدِیْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِیْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ رِشْدِیْنِ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ تَفْسِیْرِ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَعْنَاهُ اَنَّ الْفُرُشَ فِی الدَّرَجَاتِ وَبَیْنَ الدَّرَجَاتِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

۱۷۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

۴۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ نَا یُوْنُسُ بْنُ بُكَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰی قَالَ یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ یَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ یَحْیٰی فِیْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۷۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ طَیْرِ الْجَنَّةِ

۴۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

مرفوعاً بیان کیا ہے۔

۱۷۱: باب اہل جنت کے لباس کے متعلق

۴۳۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کے بدن اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے ان کی آنکھیں سرگین ہوں گی، ان کی جوانی ختم نہ ہوگی اور ان کے کپڑے بھی کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۳۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول "وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ" کے بارے میں فرمایا انکی بلندی اتنی ہے جتنی زمین و آسمان کے درمیان مسافت ہے یعنی وہ پانچ سو برس کا راستہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہنچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا کہ درجات (جنت کے فرش) کا فاصلہ اور دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے۔

۱۷۲: باب جنت کے پھلوں کے متعلق

۴۳۴: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال چلتا رہے گا۔ یا (فرمایا) اس کے سائے میں سو، سوار آرام کر سکتے ہیں۔ یحییٰ کو شک ہے۔ اس کے پتے سونے کے اور پھل مٹکوں کے برابر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۳: باب جنت کے پرندوں کے متعلق

۴۳۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کوثر کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں عطا کی ہے۔ وہ دودھ

وَسَلَّمَ مَاالْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌاَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌاَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِقَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ اَخِيْ اِبْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ.

سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔ اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی طرح ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یہ تو بڑی نعمت میں ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا انہیں کھانے والے ان سے بھی زیادہ نعمت میں ہوں گے۔ یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم، ابن شہاب زہری کے بھتیجے ہیں۔

۱۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

۱۷۴: باب جنت کے گھوڑوں کے متعلق

۴۳۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَاقَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَامَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ.

۴۳۶: حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ: کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تم اس میں سرخ یاقوت کے جس گھوڑے پر سوار ہونا چاہو گے وہ تمہیں لے کر جنت میں جہاں چاہو گے اڑا کر لے جائے گا۔ راوی کہتے ہیں ایک دوسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ: کیا جنت میں اونٹ ہوں گے۔ آپؐ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو پہلے کو دیا تھا بلکہ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں لے جائے تو جو کچھ تمہارا جی چاہے گا اور جس سے تمہاری آنکھیں محفوظ ہوں گی تمہیں وہی کچھ ملے گا۔

۴۳۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْمَسْعُوْدِيِّ.

۴۳۷: سوید، عبداللہ بن مبارک سے وہ سفیان سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ عبدالرحمٰن بن باسط سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اور یہ مسعودی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۴۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ الْاَحْمَسِيُّ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ سُوْرَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَبِكَ حَيْثُ شِئْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ

۴۳۸: حضرت ابوایوبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں کیا جنت میں بھی ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جنت میں داخل ہو گئے تو تمہیں ایسا گھوڑا دیا جائے گا جو یاقوت کا ہوگا اور اس کے دو پر ہوں گے۔ تم اس پر سواری کرو گے اور جہاں چاہو گے گھومتے پھرو گے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے صرف اسی

بِالْقَوِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ اَیُّوْبَ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ ضَعَّفَهُ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ جِدًّا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ اَبُوْ سُوْرَةَ هٰذَا مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ یَرْوِیْ مَنَا کِیْرَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ لَا یُتَابَعُ عَلَیْهَا.

سند سے جانتے ہیں۔ ابوسورہ، ابوایوب کے بھیجتے ہیں۔ انہیں یحییٰ بن معین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ امام بخاریؒ انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔ یہ ابوایوب سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے جن کا کوئی متابع نہیں۔

۱۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سِنِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۷۵: باب جنتیوں کی عمر کے متعلق

۴۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِیُّ نَا اَبُوْ دَاؤُدَ نَا عِمْرَانُ اَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِیْنَ اَوْثَلَاثٍ وَثَلَاثِیْنَ سَنَةً هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَبَعْضُ اَصْحَابِ قَتَادَةَ رَوَوْا هٰذَا عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ یُسْنِدُوْهُ.

۴۳۹: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنتی اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے۔ ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور ان کی عمر تیس یا تینتیس برس تک ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض قتادہ کے ساتھی اسے قتادہ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَمْ صَفُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۷۶: باب جنت کی کتنی صفیں ہوں گی؟

۴۴۰: حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ یَزِیْدَ الطَّحَّانُ الْکُوْفِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مُرْسَلًا وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ حَسَنٌ وَاَبُوْ سِنَانٍ اِسْمُهُ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَاَبُوْ سِنَانٍ الشَّیْبَانِیُّ اِسْمُهُ سَعِیْدُ بْنُ سِنَانٍ وَهُوَ بَصْرِیٌّ وَاَبُوْ سِنَانٍ الشَّامِیُّ اِسْمُهُ عِیْسَی بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْقَسْمَلِیُّ.

۴۴۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کی ایک سوبیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسّی (۸۰) اس اُمت اور چالیس باقی امتوں کی ہوں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث مبارکہ کو علقمہ بن مرثد بھی سلیمان بن بریدہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ بعض محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے اسے متصل بیان کیا یعنی سلیمان بن بریدہ اپنے والد بریدہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن سنان کے واسطہ سے محارب بن دثار کی حدیث حسن ہے۔ ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے۔ ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور وہ بصری ہیں۔ ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور وہ قسملی ہیں۔

۴۴۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤُدَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَیْمُوْنٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ

۴۴۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تقریباً چالیس افراد ایک قصبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ.

اہل جنت کا چوتھا حصہ ہونا پسند کرتے ہو عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جنتیوں کا تیسرا حصہ ہونا پسند کرتے ہو۔ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا نصف حصہ ہونا پسند کرتے ہو اس لیے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہو سکیں گے اور تم لوگ تو ... میں مشرکین کی بہ نسبت اس طرح ہو جیسے کالے بیل کی کھال پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی کھال پر ایک کالا بال۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصینؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

۱۷۷: باب جنت کے دروازوں کے متعلق

۴۴۲: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِي الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ لِخَالِدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ مَنَاكِيْرُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

۴۴۲: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس دروازے سے میری امت جنت میں داخل ہوگی اس کی چوڑائی اتنی ہوگی کہ ایک تیز رفتار سوار اس میں تین روز تک چلتا رہے لیکن اس کے باوجود داخل ہوتے وقت دباؤ اتنا بڑھے گا کہ قریب ہوگا کہ ان کے بازو اتر جائیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں اسے نہیں جانتا۔ خالد بن ابوبکر، سالم بن عبداللہ کے حوالے سے بہت سی منکر احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ

۱۷۸: باب جنت کے بازار کے متعلق

۴۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي الْعِشْرِيْنَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا

۴۴۳: حضرت سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے ملاقات کی۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں اکٹھا کرے۔ حضرت سعید بن مسیبؒ نے پوچھا کیا اس میں بازار ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا "ہاں" مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ جنتی جب بازاروں میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق اس میں اتریں گے پھر دنیاوی جمعہ کے دن کے برابر وقت میں آواز دی جائے گی تو یہ لوگ اپنے رب

فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيَبْرُزُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهَا مِنْ اَدْنٰى عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَافُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمًا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْلِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مَالَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ اِلَيْنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوالْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَتَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا

کی زیارت کریں گے۔ انکیلئے اس کا عرش ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ باغات جنت میں سے کسی ایک باغ میں تجلی فرمائے گا۔ جنتیوں کیلئے منبر بچھائے جائیں گے جو نور، موتی، یاقوت، زمرد، سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ اور ان میں سے ادنیٰ درجے کا جنتی (اگر چہ ان میں کوئی ادنیٰ نہیں ہوگا) بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر ہوگا۔ وہ لوگ یہ نہیں دیکھ سکیں گے کہ کوئی ان سے اعلیٰ منبروں پر بھی ہے (تاکہ وہ غمگین نہ ہوں) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ۔ کیا ہم اللہ رب العزت کو دیکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ''ہاں'' کیا تم لوگوں کو سورج یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی زحمت یا تردد ہوتا ہے۔ ہم نے کہا ''نہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسی طرح تم لوگ اپنے رب کو دیکھنے میں زحمت و تردد میں مبتلا نہیں ہوگے۔ بلکہ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو بالمشافہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی سے کہیں گے۔ اے فلاں بن فلاں تمہیں یاد ہے تم نے فلاں دن اس طرح کہا تھا اور اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائیں گے۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ کیا آپ نے مجھے معاف نہیں کر دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں۔ میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو تم اس منزل پر پہنچے ہو۔ اس دوران ان لوگوں کو ایک بدلی ڈھانپ لے گی اور ان پر ایسی خوشبو کی بارش کرے گی کہ انہوں نے کبھی ویسی خوشبو نہیں سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اٹھو اور میری کرامتوں (انعامات) کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لئے رکھے ہیں اور جو چاہو لے لو۔ پھر ہم لوگ اس بازار کی طرف جائیں گے۔ فرشتوں نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہوگا۔ اور اس میں ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل پر ان کا خیال گزرا۔ چنانچہ ہمیں ہر وہ چیز عطا کی جائے گی۔ جس کی ہم خواہش کریں گے۔ وہاں خرید و فروخت نہیں ہوگی۔ پھر وہاں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات

فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَ يَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

کریں گے۔اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا پھر ان میں ان سے اعلیٰ مرتبے والے جنتی اپنے سے کم درجے والے سے ملاقات کرے گا۔حالانکہ ان میں سے کوئی بھی کم درجے والا نہیں ہوگا تو اسے اس کا لباس پسند آئے گا۔ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں ہوگی کہ اس کے بدن پر اس سے بھی بہتر لباس ظاہر ہو جائے گا۔یہ اس لیے ہوگا کہ وہاں کسی کا غمگین ہونا جنت کی شان کے خلاف ہے۔پھر ہم اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔وہاں جب ہماری اپنی بیویوں سے ملاقات ہوگی تو وہ کہیں گی۔''مَرْحَبًا وَاَهْلاً'' تم پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو کر لوٹے ہو۔ہم کہیں گے کہ آج ہم اپنے رب جبّار کی مجلس میں بیٹھ کر آ رہے ہیں۔لہٰذا اسی حسن و جمال کے مستحق ہیں۔یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۴۴۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُنِيْعٍ وَهَنَّادٌ قَالاَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانَ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَافِيْهَا شِرًى وَلاَ بَيْعٌ اِلاَّ الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۴۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی البتہ اس میں عورتوں اور مردوں کی تصویریں ہوں گی جو جسے پسند کرے گا اسی کی طرح ہو جائیگا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رُؤْيَةِ الرَّبِّ

۱۷۹: باب رؤیت باری تعالیٰ

۴۴۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لاَ تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لاَ تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلاَةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۴۴۵: حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے چاند کی طرف دیکھا جو کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا تم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور اسے اسی طرح دیکھ سکو گے جیسے یہ چاند دیکھ رہے ہو یعنی اسے دیکھنے میں بالکل زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی۔لہٰذا اگر ہو سکے تو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے کی نمازیں (یعنی فجر اور عصر) ضرور پڑھا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی'' فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ'' یعنی تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو سورج طلوع ہونے سے پہلے بھی اور بعد بھی۔یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ

۴۴۶: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے قول'' جن لوگوں نے نیکی کی ان کیلئے بھلائی

الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ صُهَیْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰی مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ یُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا وَیُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَیُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰی فَیُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ اِنَّمَا اَسْنَدَهٗ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَرَفَعَهٗ وَرَوٰی سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَوْلَهٗ.

ہے'' کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک وعدہ ہے وہ کہیں گے'' کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہ کئے؟ اور ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہ کیا'' ۔ وہ (فرشتے) کہیں گے ۔ ہاں کیوں نہیں ۔ پھر پردہ ہٹایا جائے گا ۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم انہیں اس کی طرف دیکھنے سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی ۔ (یعنی دیدار الٰہی سے بہتر) ۔ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے مسند اور مرفوع کیا ہے ۔ سلیمان بن مغیرہ اسے ثابت بنانی سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں ۔

۴۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنِیْ شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ ثُوَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ یَنْظُرُ اِلٰی جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِیْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِیْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَی اللّٰهِ مَنْ یَنْظُرُ اِلٰی وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِیَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ ثُوَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ عَنْ ثُوَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ عُبَیْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ ثُوَیْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ ثُوَیْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ.

۴۴۷: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ درجے کا جنتی بھی اپنے باغوں، بیویوں، نعمتوں، خدمتگاروں اور تختوں کو ایک ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ ان میں سے سب سے زیادہ اکرام والا وہ ہوگا جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے چہرے کی طرف دیکھے گا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی "وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ" (اس روز بہت سے چہرے بارونق ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھیں گے) یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل ہی سے منقول ہے۔ اسرائیل، ثویر سے اور وہ ابن عمرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں ۔ عبدالملک بن ابجر بھی ثویر سے اور وہ ابن عمرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں پھر عبیداللہ اشجعی، سفیان سے وہ ثویر سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عمرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں اور اسے مرفوع نہیں کرتے ۔ ابوکریب محمد بن علاء، عبیداللہ اشجعی سے وہ سفیان سے وہ ثویر سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عمرؓ سے اسی کی مانند غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۴۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِیْفٍ الْكُوْفِیُّ ثَنَا جَابِرُ بْنُ نُوْحٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ

۴۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں کو چودھویں کا چاند یا سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پیش

الْبَدْرِ وَتُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَحَدِيْثُ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَحَدِيْثُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَاهُ سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا.

آتی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عنقریب اپنے رب کو اسی طرح دیکھ سکو گے جس طرح تم چودھویں کا چاند دیکھ سکتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی راوی اسے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ عبداللہ بن ادریس بھی اعمش سے وہ ابوسعید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث متعدد سندوں سے مرفوعاً مروی ہے اور وہ بھی صحیح حدیث ہے۔

۱۸۰ : بَابٌ

۴۴۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ. فَيَقُوْلُوْنَ مَالَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۰: باب

۴۴۹: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے جنت والو۔ وہ کہیں گے اے رب ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے۔ وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اس سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز دوں گا۔ وہ عرض کریں گے یا اللہ اس سے بہتر اور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تمہیں اپنی رضا مندی عطا کر دی۔ اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرَائِیْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِی الْغُرَفِ

۴۵۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

۱۸۱: باب اس بارے میں کہ اہل جنت بالا خانوں سے ایک دوسرے کا نظارہ کریں گے

۴۵۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت اپنے اپنے درجات کے مطابق بالا خانوں

اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَیَتَرَاءَ وْنَ فِی الْغُرْفَةِ کَمَا یَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الشَّرْقِیَّ وَالْکَوْکَبَ الْغَرْبِیَّ الْغَارِبَ فِی الْاُفُقِ اَوِ الطَّالِعَ فِیْ تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ النَّبِیُّوْنَ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ وَاَقْوَامٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

میں سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح مشرق [illegible] ستارے کو یا مغرب میں [illegible] رے ہو یا طلوع ہونے والے تارے کو دیکھتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ انبیاء ہوں گے۔ فرمایا ہاں کیوں نہیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور انہوں نے تمام رسولوں کی تصدیق کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ خُلُوْدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

۱۸۲: باب اس بارے میں کہ جنتی اور دوزخی ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے

۴۵۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ یَطَّلِعُ عَلَیْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اَلَا یَتَّبِعُ کُلُّ اِنْسَانٍ مَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فَیُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِیْبِ صَلِیْبُهٗ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِیْرِ تَصَاوِیْرُهٗ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهٗ فَیَتْبَعُوْنَ مَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ وَیَبْقَی الْمُسْلِمُوْنَ فَیَطَّلِعُ عَلَیْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اَلَا تَتْبَعُوْنَ النَّاسَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْکَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْکَ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَهٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی نَرٰی رَبَّنَا وَهُوَ یَاْمُرُهُمْ وَ یُثَبِّتُهُمْ قَالُوْا وَهَلْ نَرَاهُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّکُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِهٖ تِلْکَ السَّاعَةَ ثُمَّ یَتَوَارٰی ثُمَّ یَطَّلِعُ فَیُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّبِعُوْنِیْ فَیَقُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَیُوْضَعُ الصِّرَاطُ فَیَمُرُّ عَلَیْهِ مِثْلَ جِیَادِ الْخَیْلِ وَالرِّکَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَیْهِ سَلِّمْ سَلِّمْ وَیَبْقٰی اَهْلُ النَّارِ فَیُطْرَحُ مِنْهُمْ فِیْهَا فَوْجٌ فَیُقَالُ هَلِ امْتَلَاْتِ فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ثُمَّ یُطْرَحُ فِیْهَا فَوْجٌ

۴۵۱: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کرے گا پھر ان کی طرف دیکھ کر فرمائے گا کہ ہر شخص اپنے معبود کے ساتھ کیوں نہیں آتا۔ چنانچہ صلیب والوں کے لیے صلیب کی صورت بن جائے گی، بت پرستوں کے لیے بتوں کی تصاویر اور آتش پرستوں کیلئے آگ کی شکل بن جائے گی۔ پھر وہ تمام لوگ اپنے معبودوں کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر مسلمان باقی رہ جائیں گے تو ان کی طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تم لوگ ان کے پیچھے کیوں نہیں گئے۔ وہ عرض کریں گے اے رب ہم تجھ ہی سے پناہ کے طلب گار ہیں۔ ہمارا رب تو اللہ ہے لہٰذا ہماری جگہ یہی ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کو دیکھ لیں۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں حکم دیں گے۔ انہیں ثابت قدم کریں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اپنے ربّ کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ چودھویں کا چاند دیکھتے ہوئے شک میں مبتلا ہوئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اسی طرح عنقریب تم لوگ اپنے ربّ کو (یقین کامل) کے ساتھ دیکھو گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ چھپیں گے اور پھر ظاہر ہو کر انہیں اپنے متعلق بتائیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا ربّ ہوں لہٰذا میرے ساتھ چلو۔

فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى إِذَا أُوْعِبُوْا فِيْهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَهُ فِيْهَاوَ أُزْوِيَ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ فَإِذَا أَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ أُتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِيْ بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَلِأَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِيْ وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّوْرِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

چنانچہ سب مسلمان کھڑے ہوجائیں گے اور پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پھر اس پر سے ایک گروہ عمدہ گھوڑوں اور ایک (گروہ) عمدہ اونٹ کی طرح گزر جائے گا۔ وہ لوگ اس موقع پر یہ کہیں گے "سَلِّمْ سَلِّمْ "یعنی سلامت رکھ، سلامت رکھ۔ پھر دوزخی باقی رہ جائیں گے چنانچہ ایک فوج اس میں ڈالی جائے گی اور پوچھا جائے گا کیا تو بھر گئی۔ وہ عرض کرے گی۔ کچھ اور ہے۔ پھر ایک اور فوج ڈال کر پوچھا جائے گا تو بھی اس کا یہی جواب ہوگا۔ یہاں تک کہ سب کے ڈالے جانے پر بھی یہی جواب دے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دے گا جس سے وہ (یعنی جہنم) سمٹ جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ بس۔ وہ کہے گی بس، بس۔ پھر جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل کردیے جائیں گے تو موت کو کھینچ کر لایا جائے گا اور دونوں کے درمیان کی دیوار پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر اہل جنت کو بلایا جائے گا تو وہ لوگ ڈرتے ہوئے دیکھیں گے اور دوزخیوں کو پکارا جائے گا تو وہ خوش ہو کر دیکھیں گے کہ شاید شفاعت ہو لیکن ان سب سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم لوگ اسے جانتے ہو۔ وہ سب کہیں گے جی ہاں یہ موت ہے جو ہم پر مسلط تھی۔ چنانچہ اسے لٹایا جائے گا اور اسی دیوار پر ذبح کر دیا جائیگا۔ پھر کہا جائیگا اے جنت والو اب تم ہمیشہ جنت میں رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو تم ہمیشہ جہنم میں رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَبِيْ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ كَثِيْرَةٌ مِثْلُ هٰذَا مَا يُذْكَرُ فِيْهِ أَمْرُ الرُّؤْيَةِ أَنَّ النَّاسَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ وَذِكْرُ الْقَدَمِ وَمَا أَشْبَهَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ وَالْمَذْهَبُ فِيْ هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

۴۵۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لاکر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا۔ اور پھر ذبح کر دیا جائے گا۔ وہ سب اسے دیکھ رہے ہوں گے۔ چنانچہ اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنت والے مر جاتے اور اگر کوئی غم سے مرتا تو دوزخی مر جاتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور آپ ﷺ سے بہت سی احادیث منقول ہیں جن میں دیدار الٰہی کا ذکر ہے کہ لوگ اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے قدم اور اس جیسی دوسری باتوں کے بارے میں سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، سفیان بن عیینہؒ، ابن مبارکؒ اور وکیعؒ وغیرہم کا مذہب یہ ہے کہ ان کا ذکر جائز ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم ان

وَ وَكِيعِ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ رَوَوْا هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ وَ قَالُوْا تُرْوٰى هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ وَنُؤْمِنُ بِهَاوَ لَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا الَّذِىْ اِخْتَارَهُ اَهْلُ الْحَدِيْثِ اَنْ يُرْوُوْا هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ كَمَا جَاءَتْ وَيُؤْمَنُ بِهَاو لَا تُفَسَّرُ وَلَا يُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا اَمْرُ اَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِىْ اِخْتَارَهُ وَذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ فِى الْحَدِيْثِ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهٗ يَعْنِىْ يَتَجَلّٰى لَهُمْ.

۱۸۳ :بَابُ مَاجَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

۴۵۳ :حَدَّثَنَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَعَنْ حُمَيْدٍ وَ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ صَحِيْحٌ.

۴۵۴ :حَدَّثَنَااَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ اُنْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَجَاءَهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلٰى مَااَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِىَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَاِذَا هِىَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ

احادیث کوروایت کرتے ہیں اوران پرایمان لاتے ہیں۔البتہ ان کی کیفیت کے بارے میں بات نہ کی جائے۔محدثین نے بھی یہی مسلک اختیار کیا ہے کہ ہم ان سب چیزوں پراسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح یہ مذکور ہیں۔ان کی تفسیر نہیں کی جاتی نہ ہی وہم کیا جاتا ہے اوراسی طرح ان کی کیفیت بھی نہیں پوچھی جاتی اور یہ بات کہ وہ ان کو پہچان کرائے گا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پراپنی تجلی ظاہر کرے گا۔

۱۸۳: باب اس بارے میں کہ جنت شدائد سے جبکہ جہنم خواہشات سے پُر ہے

۴۵۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جنت تکلیفوں اور مشقتوں کے ساتھ گھیری گئی ہے جبکہ دوزخ کا احاطہ شہوات نے کیا ہوا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔

۴۵۴:حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت اوردوزخ بنائی تو جبرائیل علیہ السلام کو جنت اوراس میں موجود چیزیں دیکھنے کے لیے بھیجا۔وہ گئے اور دیکھ کرواپس لوٹے اورعرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم جوبھی اس کے متعلق سنے گا اس میں داخل ہوجائے گا۔پھراللہ تعالیٰ نے اسے تکلیفوں سے گھیرنے کا حکم دیا اوردوبارہ جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کے لیے بھیجا۔وہ دیکھ کرواپس آئے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہ ہوسکے۔پھراللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اب دوزخ اوراس میں موجودعذاب کودیکھو۔انہوں نے دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے پر چڑھا ہوا ہے۔چنانچہ واپس آئے اورعرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم اس کا حال سننے کے بعدکوئی اس میں داخل نہیں ہوگا۔پھراللہ تعالیٰ نے اسے شہوات سے گھیرنے کا حکم دیا اور دوبارہ جبرائیل کوبھیجا۔اس

فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

مرتبہ وہ لوٹے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے کوئی شخص نجات نہ پا سکے گا اور اس (یعنی جہنم) میں داخل ہو جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِحْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۱۸۴: باب جنت اور دوزخ کے درمیان تکرار کے متعلق

۴۵۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِيْ اَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کی دوزخ سے تکرار ہوئی تو جنت نے کہا: مجھ میں ضعفاء اور مساکین داخل ہوں گے۔ دوزخ نے کہا مجھ میں ظالم اور متکبر داخل ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو میں جس سے انتقام لینا چاہتا ہوں تمہارے ذریعے سے لیتا ہوں۔ پھر جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہتا ہوں رحم کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۵: بَابُ مَاجَاءَ مَا لِاَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

۱۸۵: باب ادنیٰ درجے کے جنتی کے لیے انعامات کے متعلق

۴۵۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً الَّذِيْ لَهُ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلَاثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ اَنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ

۴۵۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ادنیٰ جنتی وہ ہے جس کے اسی ہزار خادم اور بہتر (۷۲) بیویاں ہوں گی۔ اس کے لیے موتی، یاقوت اور زمرد سے اتنا بڑا خیمہ نصب کیا جائے گا جتنا کہ صنعاء اور جابیہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت میں سے ہر شخص کی عمر تیس سال کر دی جائے گی۔ خواہ موت کے وقت وہ اس سے زیادہ کا ہو یا کم ہو۔ یہی حال دوزخیوں کا بھی ہوگا۔ پھر اسی سند سے منقول ہے کہ انکے (یعنی جنتیوں کے) سروں پر ایسے تاج ہوں گے جن کا ادنیٰ سے ادنیٰ موتی بھی مشرق و مغرب روشن کر دے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی

غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ.

۴۵۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَامِرِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الْجَنَّةِ جِمَاعٌ وَلَا يَكُوْنُ وَلَدٌ هٰكَذَا يُرْوٰى عَنْ طَاؤُسٍ وَ مُجَاهِدٍ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِيْهَا وَلَدٌ وَاَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ اِسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ.

روایت سے جانتے ہیں۔

۴۵۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مؤمن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو صرف ایک گھڑی میں حمل، پیدائش اور اس کی عمر اس جنتی کی خواہش کے مطابق ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جنت میں صرف جماع ہوگا اولاد نہیں۔ طاؤس، مجاہد اور ابراہیم نخعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام بخاریؒ، اسحق بن ابراہیمؒ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو ایک گھڑی میں وہ جس طرح چاہے گا ہو جائے گا۔ لیکن وہ آرزو نہیں کرے گا۔ پھر امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابورزین عقیلی سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کے ہاں اولاد نہیں ہوگی۔ ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔ انہیں بکر بن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

۱۸۶ :بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَلَامِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

۴۵۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۶: باب حوروں کی گفتگو کے متعلق

۴۵۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں حوریں جمع ہوتی ہیں اور اپنی ایسی آواز بلند کرتی ہیں کہ مخلوق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی اور وہ کہتی ہیں کہ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ ہم ناز و نعم میں رہنے والی ہیں کبھی کسی چیز کی محتاج نہیں ہوتیں۔ ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ان سے ناراض نہیں ہوتیں۔ خوش بخت ہے وہ جو ہمارے لیے ہے اور ہم اس کے لیے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، ابوسعیدؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث علیؓ غریب ہے۔

۱۸۷ :بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

۴۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۸۷: باب جنت کی نہروں کے متعلق

۴۵۹: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَكِيْمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هُوَ وَالِدُ بَهْزٍ.

پانی، شہد، دودھ اور شراب کے سمندر ہیں پھر ان میں سے نہریں نکل رہی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ بہز کے والد ہیں۔

۴۶۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ هٰكَذَا رَوٰى يُوْنُسُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلُهُ.

۴۶۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگی۔ جنت اس کے لیے دعا کرنے لگتی ہے کہ اے اللہ اسے جنت میں داخل کر دے اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے۔ دوزخ اس کے لیے دعا کرتی ہے کہ اے اللہ اسے دوزخ سے پناہ دے۔ یہ حدیث یونس نے بھی ابواسحٰق سے اسی طرح نقل کی ہے۔ وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جبکہ ابواسحٰق سے برید بن ابی مریم کے حوالے سے حضرت انسؓ ہی کا قول منقول ہے۔

۴۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَبُو الْيَقْظَانِ اِسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ وَيُقَالُ ابْنُ قَيْسٍ.

۴۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپؐ نے قیامت کے دن کا بھی تذکرہ کیا) ان پر پہلے اور بعد والے سب رشک کر رہے ہوں گے (۱) موذن جو پانچوں نمازوں کے لیے اذان دیتا ہے۔ (۲) امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں (۳) ایسا غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابویقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے۔ انہیں ابن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

۴۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا قَالَ اُرَاهُ عَنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ

۴۶۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے محبت رکھتا ہے۔ (۱) جو شخص رات کو کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھے۔ (۲) ایسا شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے چھپا کر صدقہ و خیرات کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے (کہ یہ بھی فرمایا کہ) اور بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی۔ (۳) وہ شخص جس نے اپنے لشکر

الْعَدُوَّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ مَارَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

کے ساتھیوں کے شکست کھانے کے بعد دشمن کا اکیلے مقابلہ کیا۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس سند سے غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جو شعبہ وغیرہ منصور سے وہ ربعی بن خراش سے وہ زید بن ظبیان سے وہ ابوذر سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابوبکر بن عیاش بہت غلطیاں کرتے ہیں۔

۴۶۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنَ الذَّهَبِ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۴۶۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب دریائے فرات ایک سونے کے خزانے کو منکشف کرے گا۔ تم میں سے جو اس وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۶۴: ابوسعید اشج، عقبہ بن خالد سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ ابوزناد سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ عنقریب دریائے فرات سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرِ ابْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهٗ اِلٰى اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِىْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِىْ وَيَتْلُوْا اٰيَاتِىْ وَرَجُلٌ كَانَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَلَقِىَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِىْ وَالْفَقِيْرُ

۴۶۵: حضرت ابوذرؓ نبی اکرم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ تین شخصوں سے اللہ رب العزت محبت اور تین سے بغض رکھتے ہیں۔ جن سے محبت کرتے ہیں ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے خدا کے لیے کچھ مانگتا ہے۔ نہ کہ قرابتداری کے لیے جو اس شخص اور اس قوم کے درمیان ہوتی ہے لیکن وہ لوگ اسے کچھ نہیں دیتے۔ پھر انہی میں سے کوئی شخص الگ جا کر اسے اس طریقے سے دیتا ہے کہ اللہ اور اس سائل کے علاوہ اسے کوئی شخص نہیں جانتا۔ وہ دینے والا شخص اللہ کے نزدیک محبوب ہے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی جماعت کے ساتھ رات کو چلتا ہے یہاں تک کہ انہیں نیند کے مقابلے کی تمام چیزوں میں نیند پیاری ہو جاتی ہے اور وہ لوگ سر رکھ کر سو جاتے ہیں لیکن وہ شخص کھڑا ہو کر اللہ کے حضور گڑگڑاتا ہے۔ اور اس کی کتاب (قرآن) کی آیات کی تلاوت کرنے لگتا ہے۔ تیسرا وہ

الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَهٰکَذَا رَوٰی شَیْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِبْنِ عَیَّاشٍ۔

شخص جو کسی لشکر میں ہوتا ہے اور اس لشکر کو دشمن کے مقابلے میں شکست ہوجاتی ہے لیکن وہ شخص سینہ سپر ہوکر دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ تاکہ یا تو قتل ہوجائے یا پھر فتح کر کے لوٹے (یہ تھے وہ تین جن سے اللہ محبت کرتا ہے) اب ان تین کا تذکرہ آتا ہے جن سے اللہ نفرت کرتا ہے وہ یہ ہیں۔ بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ظالم غنی۔ محمود بن غیلان، نضر بن شمیل سے اور وہ شعبہ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ شیبان بھی منصور سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ ابوبکر بن عیاش کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: ''جنت'' کے معنی ہیں باغ، بہشت اصل میں ڈھانپنے کے معنی میں آتا ہے بہشت کو جنت اسی اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ وہاں گھنے درخت اور باغات ہیں جو ہر چیز کو اپنے دامن میں چھپائے ہوئے ہیں جنت کی ہر چیز بہت ہی عمدہ ہے جس کی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کے گارا' نہایت خوشبودار مشک کی۔ اس کی مٹی زعفران اور کنکر موتی اور یاقوت کے ہوں گے اس کی دوسری چیزیں کتنی عمدہ ہوں گی۔ حاصل یہ کہ وہاں کے جواولٰی مناظر ہوں گے اور وہاں نظر افروز شکلیں اور صورتیں دکھائی دیں گی ان جیسے مناظر اور صورتیں اس دنیا میں نہ دیکھی گئی نہ کبھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح وہاں کی آوازوں میں جو مٹھاس نغمگی اور دلکشی ہوگی ایسی میٹھی، نغمہ ریز اور دلکش آوازیں اس دنیا میں آج تک نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کبھی سنی جاسکتی ہیں اور ایسی ہی وہاں جو خاطر مدارت' جو نعمتیں اور لذتیں حاصل ہوں گی ان کا تصور بھی اس دنیا میں آج تک کسی انسان کے دل میں نہیں آیا اور نہ کبھی اس کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ جنت کی نعمتوں کے بارہ میں احادیث بہت واضح ہیں جنتی مرد وعورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح خوبصورت ہوں گے اور کچھ ستاروں کی سی چمک والے ہوں گے نہ غم نہ فکر غیر محدود زندگی خوشی و مسرت کے ساتھ رہیں گے اللہ تعالیٰ کا دیدار بھی ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنی رضا کا پروانہ بھی عطا کریں گے۔ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسّی اس امت کی اور چالیس باقی امتوں کی ہوں گی یعنی سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی جنت میں جائیں گے۔

اَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جہنم کے متعلق
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول احادیث کے ابواب

۱۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّارِ

۴۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا اَبِيْ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالثَّوْرِيُّ لَا يَرْفَعُهُ.

۴۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ وَ اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۴۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۸: باب جہنم کے متعلق

۴۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن جہنم کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے ۔عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ثوری کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسے مرفوع نہیں کرتے۔

۴۶۷: عبدالرحمٰن بن حمید، عبدالملک اور ابو عامر عقدی سے وہ سفیان سے اور وہ علاء سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ بھی مرفوع نہیں۔

۴۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور زبان ہوگی جس سے وہ بات کرے گی۔ وہ کہے گی مجھے تین آدمیوں کو نگلنے کا حکم دیا گیا ہے۔(۱) سرکش ظالم (۲) مشرک (۳) تصویریں بنانے والا (مصور) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

۴۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا

۱۸۹: باب جہنم کی گہرائی کے متعلق

۴۶۹: حضرت حسن کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر یعنی بصرہ کے منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا: اگر جہنم کے کنارے سے ایک بڑا پتھر

مِنبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِىْ فِيْمَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِىْ اِلٰى قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَالنَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَاِنَّ مَقَا مِعَهَا حَدِيْدٌ لَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَاِنَّمَا قَدِمَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ فِىْ زَمَنِ عُمَرَ وَوُلِدَالْحَسَنُ لِسَنَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ.

پھینکا جائے اور ستر برس تک نیچے گرتا رہے تب بھی وہ اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا۔ پھر عقبہ نے حضرت عمرؓ کا قول نقل کیا کہ جہنم کو بکثرت یاد کرو اس لیے کہ اس کی گرمی بہت شدید، اس کی گہرائی انتہائی بعید اور اس کے کوڑے حدید (لوہے) کے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں علم نہیں کہ حسن نے عتبہ بن غزوان سے کوئی حدیث سنی ہو کیونکہ وہ بصرہ، حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں آئے تھے اور حسن، حضرت عمرؓ کی خلافت ختم ہونے سے صرف دو سال پہلے پیدا ہوئے۔

۴۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَسَنُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِىْ فِيْهِ كَذٰلِكَ اَبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ.

۴۷۰: حضرت ابوسعیدؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جہنم میں ایک آگ کا پہاڑ ہے جس کا نام صعود ہے۔ کافر اس پر ستر سال میں چڑھے گا اور پھر اتنی ہی مدت میں گرتا رہے گا۔ اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ عِظَمِ اَهْلِ النَّارِ

۱۹۰: باب اس بارے میں کہ اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے

۴۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنِىْ جَدِّىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ وَصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةَ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ قَوْلُهُ مِثْلُ الرَّبَذَةِ يَعْنِىْ بِهِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ کی طرح، اس کی ران بیضاء پہاڑ کی طرح اور اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن تک کی مسافت ہوگی "مِثْلُ الرَّبَذَةِ" یعنی مدینہ اور ربذہ کے درمیان کے فاصلے کے برابر ہے جبکہ بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُصْعَبُ ابْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ حَازِمٍ هُوَ الْاَشْجَعِىُّ اِسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْاَشْجَعِيَّةِ.

۴۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو حازم، اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں۔

۴۷۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيْدَ

۴۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ اَبِی الْمَخَارِقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ الْفَضْلُ بْنُ يَزِيْدَ كُوْفِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَاَبُو الْمَخَارِقِ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اپنی زبان کو ایک یا دو فرسخ تک گھسیٹے گا لوگ اسے (اپنے پاؤں تلے) روندیں گے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ فضل بن یزید کوفی سے کئی ائمہ احادیث نقل کرتے ہیں اور ابومخارق غیر مشہور ہیں۔

۴۷۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى نَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاَنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ.

۴۷۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس گز ہے۔ اس کی داڑھ احد (پہاڑ) کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان فاصلے جتنی ہے۔
یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ شَرَابِ اَهْلِ النَّارِ

۱۹۱: باب دوزخیوں کے مشروبات کے متعلق

۴۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهُ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَرِشْدِيْنُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۴۷۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "کَالْمُهْلِ" کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگی اور جب دوزخی (اسے پینے کے لیے) منہ کے قریب لے جائے گا تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور ان کے حافظے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

۴۷۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي السَّمْحِ عَنْ اَبِيْ حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلِتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ وَابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۴۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گرم پانی ان (دوزخیوں) کے سر پر ڈالا جائے گا تو وہ سرایت کرتے کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہوگا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہی "اَلصَّهْرُ" (گل جانا) ہے اور پھر وہ ویسے ہی ہو جائے گا جیسے پہلے تھا۔ ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ مصری ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۴۷۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ

۴۷۷: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَيُسْقٰى ......" (ترجمہ۔ اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ (یعنی جہنمی) گھونٹ گھونٹ پیئے گا) کے

وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا) هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ وَلَا يُعْرَفُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهٰذَا الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُسْرٍ لَهٗ اَخٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْتُهٗ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدِيْثَ اَبِيْ اُمَامَةَ لَعَلَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ اَخَاعَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ.

بارے میں فرمایا جب اسے اس کے منہ کے نزدیک کیا جائے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گا۔ جب اور قریب کیا جائے گا تو اس کا منہ اس سے بھُن جائیگا اور اس کے سر کی کھال اس میں گر پڑے گی اور جب وہ اسے پئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کر دُبر سے نکل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَسُقُوْا......" انہیں (یعنی جہنمیوں کو) گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا۔ پھر فرمایا "وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا ......" یعنی اگر وہ لوگ فریاد کریں گے تو انہیں تیل کی تلچھٹ کی مانند پانی دیا جائے گا جو ان کے چہروں کو بھون دے گا۔ کتنی بری ہے یہ پینے کی چیز اور کتنی بری یہ رہنے کی جگہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاریؒ بھی عبید اللہ بن بسرؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور عبیداللہ بن بسر صرف اسی حدیث کے ساتھ مشہور ہیں۔ صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسرؓ سے اس کے علاوہ بھی کئی احادیث نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن بسرؓ کے ایک بھائی اور ایک بہن کو بھی نبی اکرم ﷺ سے سماع حاصل ہے۔ اور عبیداللہ بن بسرؓ جن سے صفوان بن عمرو نے ابوامامہ کی روایت بیان کی شاید وہ عبداللہ بسر کے بھائی ہیں۔

۴۷۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثْفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْاَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَفِيْ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ مَقَالٌ.

۴۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "كَالْمُهْلِ" کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہے۔ جب وہ دوزخی کے قریب کی جائے گی تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "لَسُرَادِقُ النَّارِ" (دوزخ کی) چار دیواریں ہیں اور ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔ اسی سند سے منقول ہے کہ اگر جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہایا جائے تو پورے اہل دنیا سڑ جائیں۔ اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔

۴۷۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤُدَ نَا شُعْبَةُ

۴۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَ فْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) ''اللہ تعالیٰ سے ایسا ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں حالت اسلام میں ہی موت آئے'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زقوم[1] کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کے لیے ان کی زندگی برباد کر دے تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کی غذا ہی یہی ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۲ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

۱۹۲: باب دوزخیوں کے کھانے کے متعلق

۴۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ نَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِبْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَاهُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَادَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَافِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَادُعَآءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَا كِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ اِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ

۴۸۰: حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخیوں کو بھوک میں مبتلا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ دوسرا عذاب اور بھوک برابر ہو جائیں گے۔ تو وہ لوگ فریاد کریں گے۔ چنانچہ انہیں ضریع (کانٹے دار نباتات) کھانے کے لیے دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو ختم کرے گا۔ وہ دوبارہ کھانے کے لیے کچھ مانگیں گے تو انہیں ایسا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اٹکنے والا ہوگا۔ وہ لوگ یاد کریں گے کہ دنیا میں اٹکے ہوئے نوالے پر پانی پیا کرتے تھے اور پانی مانگیں گے تو لوہے کے کانٹوں کے ساتھ گرم پانی ان کی طرف پھینکا جائے گا۔ جب وہ ان کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو وہ انہیں بھون دے گا اور جب پیٹ میں داخل ہوگا تو سب کچھ کاٹ کر رکھ دے گا۔ وہ کہیں گے کہ جہنم کے دربانوں کو بلاؤ۔ وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس رسول نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں۔ دربان کہیں گے: تو پھر پکارو اور کافروں کی پکار صرف گمراہی میں ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر وہ کہیں گے کہ مالک (داروغہ جہنم) کو پکارو۔ پھر وہ پکاریں گے اے مالک! تمہارے رب کو چاہئے کہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ مالک ان کو جواب دے گا کہ تمہارا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اعمش کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ ان کی پکار اور مالک کے جواب کے درمیان ایک ہزار

---

[1] زقوم: ایک درخت ہے جس کی جڑ دوزخ کی گہرائی میں ہے۔ یہ سخت کڑوا ہے۔ دوزخیوں کو کھلایا جائے گا۔ اردو میں اس کو ''تھوہر'' کہہ سکتے ہیں جس کا دودھ نہایت کڑوا اور زہریلا ہوتا ہے۔ (مترجم)

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِخْسَؤُا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَ عِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَ الْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَايَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ اِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَوْلَهُ وَلَيْسَ بِمَرْفُوْعٍ وَقُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

سال کی مدت ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ لوگ کہیں گے کہ اپنے رب کو بلاؤ اس لیے کہ اس سے بہتر کوئی نہیں۔ پس وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدقسمتی غالب آ گئی اور ہم گمراہ ہو گئے۔ اے ہمارے رب ہمیں اس سے نجات دے۔ اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بے شک ظالم ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو جواب دے گا دور ہو جاؤ اور اسی میں ذلت کے ساتھ رہو اور مجھ سے بات مت کرو۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس وقت وہ ہر بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے۔ چیخیں گے اور حسرت و افسوس کریں گے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس حدیث کو مرفوع نہیں بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ شمر بن عطیہ، شہر بن حوشب اور اُم درداءؓ، حضرت ابودرداء کا قول منقول ہے اور مرفوع نہیں ہے۔ قطبہ بن عبدالعزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۴۸۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ شُجَاعٍ عَنْ اَبِي السَّمْحِ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ) قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُو الْهَيْثَمِ اِسْمُهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُتْوَارِيُّ وَكَانَ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ.

۴۸۱: حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ" یعنی وہ اس میں بدشکل اور ترش رو ہوں گے کا مطلب یہ ہے کہ آگ ان کے چہروں کو بھون دے گی اور اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف کے ساتھ لگنے لگے گا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالعتواری ہے۔ یہ یتیم تھے ان کی پرورش ابوسعید نے کی۔

۴۸۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي السَّمْحِ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْاَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ

۴۸۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر اس جیسا سیسے کا گولہ آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کی مسافت ہے تو رات سے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا لیکن اگر اسے زنجیر کے ایک سرے سے (لٹکا کر) چھوڑا جائے تو اس کی (یعنی جہنم کی) گہرائی اور تہہ تک پہنچے تک چالیس سال چلتا رہے۔

قَعْرُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

۱۹۳ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

۱۹۳: باب اس بارے میں کہ دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا ستّر واں (۷۰) حصہ ہے

۴۸۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِىْ يُوْقِدُ بَنُوْ آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْأً مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْأً كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ هُوَ اَخُوْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ وَهْبٌ.

۴۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہا آپؐ نے فرمایا تمہاری یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں جہنم کی آگ کا ستّر واں حصہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جلانے کے لیے تو یہی آگ کافی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: وہ آگ اس سے انہتر درجے زیادہ گرم ہے اور ہر درجہ اس کی گرمی کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی ہیں ان سے وہب نے روایت کی ہے۔

۱۹۴ : بَابٌ

۱۹۴: باب اسی کے متعلق

۴۸۴: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدٍ.

۴۸۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ آگ دوزخ کی آگ کا ستّر واں حصہ ہے اور ہر حصہ اتنا ہی گرم ہے جتنی تمہاری یہ آگ۔

یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۴۸۵: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِىَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ.

۴۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ ہزار سال بھڑ کائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ہزار سال بھڑ کائی گئی یہاں تک کہ سفید ہو گئی پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی پس اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔

۴۸۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ اَوْرَجُلٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَحَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِىْ هٰذَا مَوْقُوْفٌ اَصَحُّ وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ يَحْيَى ابْنِ

۴۸۶: سوید بن نصر، عبداللہ سے وہ شریک سے وہ عاصم سے وہ ابوصالح یا کسی اور شخص سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ موقوف ہے اور اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ یحییٰ بن بکیر کے علاوہ بھی کسی

اَبِىْ بُكَيْرٍ عَنْ شَرِيْكٍ.

۱۹۵: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ

۴۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِىُّ الْكُوْفِىُّ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِىْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِى الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِى الصَّيْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِى الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيْرٌ وَاَمَّا نَفَسُهَا فِى الصَّيْفِ فَسَمُوْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْحَافِظِ.

۴۸۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَايَزِنُ شَعِيْرَةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَايَزِنُ بُرَّةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِىْ يَوْمًا اَوْخَافَنِىْ فِىْ مَقَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۹۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

نے اسے مرفوع کیا ہو۔ وہ شریک سے روایت کرتے ہیں۔

۱۹۵: باب دوزخ کے لیے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکالے جانے کے متعلق

۴۸۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ میرے بعض اجزاء بعض کو کھا گئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دے دی ایک مرتبہ سردیوں میں دوسری مرتبہ گرمی میں۔ چنانچہ سردی میں اس کا سانس سخت سردی کی شکل میں اور گرمی میں سخت لُو کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

۴۸۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہشام (راوی) نے کہا آگ سے نکالا جائیگا اور شعبہ کی روایت میں ہے آگ سے نکالو اس شخص کو جس نے لا اِلٰہ الاّ اللّٰہ کہا اور اس کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے۔ اسے بھی جہنم سے نکالو جس نے "لا اِلٰہ الاّ اللّٰہ" کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہے۔ اسے بھی جہنم سے نکالو جس نے "لا الٰہ الاّ اللّٰہ" کہا اور اس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے۔ شعبہ نے کہا اس کو بھی جس کے دل میں جَو کے برابر ایمان ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال دو جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہو یا مجھ سے کسی مقام پر ڈرا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۹۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب

مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا عْرِفُ اٰخِرَاَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ قَدْاَخَذَالنَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ اِنْطَلِقْ اِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ اَتَذْكُرُالزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ وَعَشْرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُبِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا۔ایک آدمی سرینوں کے بل گھٹتا ہوا نکلے گا اور عرض کرے گا اے رب: لوگ اپنے اپنے مقام پر پہنچ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس سے کہا جائے گا جنت کی طرف جا اور اس میں داخل ہو جا۔آپؐ نے فرمایا وہ جنت میں داخل ہونے جائے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے واپس آ کر کہے گا اے میرے پروردگار لوگ اپنے اپنے مقام پر قابض ہو چکے ہیں۔اسے کہا جائیگا کیا تجھے وہ وقت یاد ہے جس میں تو تھا۔وہ کہے گا ''ہاں'' کہا جائیگا کہ پھر اپنی تمنا بیان کر۔ وہ تمنا کرے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھے وہ بھی دیا جائے گا جس چیز کی تو نے تمنا کی ہے اور (اس کے ساتھ) دنیا کا دس گنا اور دیا جائے گا۔وہ عرض کرے گا اے اللہ: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپؐ کے نواجذ (آخری دانت) ظاہر ہو گئے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا عْرِفُ اٰخِرَاَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ يُؤْتٰى بِرَجُلٍ فَيَقُوْلُ سَلُوْا عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَاخْبَؤُا كِبَارَهَا فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ كَذَاوَكَذَا يَوْمَ كَذَاوَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَاوَكَذَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ مَا اَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹۱: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس آدمی کو جانتا ہوں جو جہنم سے نکلنے اور جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے آخری ہوگا۔ایک آدمی لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے بڑے گناہوں کو چھپا کر اس کے چھوٹے گناہوں کے متعلق پوچھو۔اس سے کہا جائے گا کہ تم نے فلاں دن اس طرح کیا تھا۔آپؐ نے فرمایا پھر اس سے کہا جائے تیرے تمام گناہ نیکیوں سے بدل دیئے گئے۔وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے اور بھی بہت سے گناہ کیے تھے جو یہاں نہیں ہیں۔راوی کہتے ہیں پھر میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ ہنس رہے ہیں۔یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آخری دانت ظاہر ہو گئے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِي النَّارِ

۴۹۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل توحید میں سے کچھ لوگوں کو دوزخ میں عذاب دیا جائیگا۔یہاں تک کہ وہ کوئلہ کی طرح ہو جائیں گے۔پھر

حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِيْهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُوْنَ وَيُطْرَحُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حُمَالَةِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ.

رحمت الٰہی ان کا تدارک کرے گی اور انہیں دوزخ سے نکال کر جنت کے دروازوں پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر جنت کے لوگ ان پر پانی چھڑکیں گے جس سے وہ کوئی اس طرح اگنے لگیں گے جیسے کوئی دانہ بہنے والے پانی کے کنارے اگتا ہے اور پھر جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابرؓ سے منقول ہے۔

۴۹۳: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَأْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۹۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکال دیا جائے گا۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ جس کو شک ہو وہ یہ آیت پڑھے "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ" (ترجمہ: اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِي ابْنُ اَنْعُمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَا النَّارَ اِشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اِشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَمَا اَخْرَجْتَنِيْ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَكَ رَجَاءُكَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيْعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ضَعِيْفٌ لِاَنَّهٗ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ

۴۹۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں میں سے دو آدمی زور زور سے چلانے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ ان دونوں کو نکالو۔ انہیں نکالا جائے گا تو ان سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا تم لوگ کیوں اتنا چیخ رہے تھے وہ کہیں گے کہ ہم نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ تو ہم پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری تم لوگوں پر رحمت یہی ہے کہ جاؤ اور دوبارہ خود کو دوزخ میں ڈال دو۔ وہ دونوں جائیں گے اور ایک اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو سرد اور سلامتی والی بنا دے گا۔ دوسرا وہیں کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو بھی اپنے آپ کو اسی طرح ڈالتا جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا۔ وہ کہے گا اے رب مجھے امید ہے کہ تو ایک مرتبہ دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ تیرے ساتھ تیری امید کے مطابق معاملہ ہوگا۔ پس دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس لیے کہ یہ رشدین بن سعد

الْحَدِيْثِ عَنْ اِبْنِ اَنْعُمٍ وَهُوَ الْاِفْرِيْقِيُّ وَالْاِ فْرِيْقِيُّ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

سے مروی ہے اور رشدین بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ رشدین بن سعد، ابن انعم افریقی سے روایت کرتے ہیں اورافریقی بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۴۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ رَجَاءِ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ اِسْمُهٗ عِمْرَانُ ابْنُ تَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ مِلْحَانَ۔

۴۹۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میری شفاعت سے ایک قوم دوزخ سے نکلے گی۔ وہ جہنمی کہلاتے ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابورجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے۔ انہیں ابن ملحان بھی کہا جاتا ہے۔

۴۹۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ۔

۴۹۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا : میں نے جہنم کے مثل کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سو جائے اور جنت کے برابر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی کہ اس کا طلب گار سو جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف یحییٰ بن عبیداللہ کی روایت سے جانتے ہیں اور یحییٰ بن عبیداللہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ شعبہ نے ان پر اعتراض کیا ہے۔

خلاصۃ الباب : مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن دوزخ کو لاکھوں فرشتے اس کی جگہ سے کھینچ کر محشر والوں کے سامنے لائیں گے اور ایسی جگہ رکھ دیں گے کہ وہ اہل محشر اور جنت کے درمیان حائل ہو جائے گی اور جنت تک جانے کیلئے اس پل صراط کے علاوہ کوئی راستہ نہ ہوگا جو دوزخ کی پیٹھ پر رکھا ہوگا دوزخ کی چوہتر ہزار باگیں ہوں گی اور ان کا مقصد یہ ہوگا کہ جب وہ لائی جائیں گی تو جہنمیوں پر اپنے غضب وغصہ کا اظہار کر رہی ہوگی اور چاہے گی کہ سب کو ہڑپ کر جائے۔ پس فرشتے اس کو اپنی باگوں کے ذریعہ روکیں گے اگر اس کی باگیں چھوڑ دی جائیں تو وہ مؤمن اور کافر سب کو چٹ کر جائے (۲) اس کی گہرائی بہت زیادہ اور اس کے پہاڑ ایسے ہیں کہ دوزخی اس پر ستر برس تک چڑھایا جائے گا اور ''ربذہ'' مدینہ کے قصبات میں سے ایک قصبہ تھا جو وہاں سے تین دن کی مسافت پر ذات عرق کے قریب واقع تھا ''جیسا کہ ربذہ ہے'' سے مراد یہ ہے کہ کافر دوزخی اپنی لمبی چوڑی جسامت کی وجہ سے اپنے بیٹھنے میں اتنی جگہ گھیرے گا جتنی کہ مدینہ کے درمیان فاصلہ کے برابر ہوگی۔ دراصل کافر دوزخیوں کو دیئے جانے والے عذاب میں فرق واختلاف کی بنیاد پر ہے کہ جو کافر سخت ترین عذاب کا مستحق ہوگا اس کی جسامت بھی اسی اعتبار سے لمبی چوڑی ہوگی اور اسی لحاظ سے اس کے بیٹھنے کی جگہ بھی زیادہ لمبی چوڑی ہوگی اور جو کافر نسبتاً ہلکے عذاب کا مستوجب ہوگا اس کی جسامت نسبتاً کم لمبی چوڑی ہوگی اس لحاظ سے بیٹھنے کی جگہ بھی کم لمبی چوڑی ہوگی اس پر کھال وغیرہ کی مقدار کے اختلاف کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے (۳) ایمان وتوحید بہت قیمتی چیز ہے اس کی بدولت نجات ملے گی ایمان کو بڑھانے اور کامل کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے اور ایمان اعمال صالحہ سے زیادہ ہوتا ہے۔

۱۹۶ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

۴۹۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ نَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَالطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَاَهْلِهَا النِّسَاءَ.

۴۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوْا نَا عَوْفٌ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَاَهْلِهَا النِّسَاءَ وَالطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَاَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا يَقُولُ عَوْفٌ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَ يَقُولُ اَيُّوبُ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ كِلاَ الْاِسْنَادَيْنِ لَيْسَ فِيهِمَا مَقَالٌ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُونَ اَبُو رَجَاءٍ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَقَدْرَوٰى غَيْرُ عَوْفٍ اَيْضًا هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ.

۱۹۶: باب اس بارے میں کہ جہنم میں عورتوں کی اکثریت ہوگی

۴۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں غریبوں کو زیادہ دیکھا اور جب دوزخ میں دیکھا تو عورتوں کی اکثریت تھی۔

۴۹۸: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں اور جنت میں جھانکا' جنت میں فقراء کی اکثریت تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔عوف بھی ابورجاء سے وہ عمران بن حصین سے اور ایوب ابورجاء سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں سندیں صحیح ہیں۔ ممکن ہے کہ ابو رجاء نے دونوں سے سنا ہو۔عوف کے علاوہ اور راوی بھی یہ حدیث ابورجاء کے واسطہ سے عمران بن حصین سے نقل کرتے ہیں۔

۱۹۷ : بَابُ

۴۹۹: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِي اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبِي سَعِيدٍ.

۱۹۷: باب

۴۹۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ میں کم تر عذاب یہ ہوگا کہ ایک شخص کے تلووں میں آگ کے دو انگارے ہوں گے جن سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عباس بن عبدالمطلب اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۹۸ : بَابٌ

۵۰۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَ لَااُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ اَ لَااُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۹۸: باب

۵۰۰: حضرت حارثہ بن وہب خزاعیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ اہل جنت میں ہر ضعیف ہوگا جسے لوگ حقیر جانتے ہیں وہ اگر کسی چیز پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی قسم کو سچی کر دے گا۔ (پھر فرمایا) اور کیا میں تمہیں اہل دوزخ کے متعلق نہ بتاؤں؟ اہل دوزخ میں ہر سرکش حرام خور اور متکبر شخص ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الْاِيْمَانِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ ایمان
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۱۹۹: بَابُ مَاجَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۵۰۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهُ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ

۱۹۹: باب اس بارے میں کہ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لا الٰہ الا اللہ کہیں

۵۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ "لا الٰہ الا اللہ" کہیں اور اگر وہ لوگ اس کے قائل ہو گئے (یعنی کلمہ پڑھ لیا) تو ان لوگوں نے اپنی جان و مال کو میرے ہاتھوں سے بچا لیا یہ کہ وہ کوئی ایسا جرم کریں جس سے ان کی یہ چیزیں حلال ہو جائیں اور ان کا حساب اللہ پر ہے[1]۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابو سعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو عرب میں سے کچھ لوگوں نے دین کا انکار کر دیا۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا: آپ کیسے لوگوں سے لڑیں گے جبکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا جب تک یہ "لا الٰہ الا اللہ" نہ کہیں۔ اور جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا ان کی جان و مال میرے ہاتھوں سے محفوظ ہے۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا کام کریں جو ان کی ان چیزوں کو حلال کر دے۔ پھر ان کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کرے گا۔ بے شک زکوٰۃ

---

[1] یعنی اگر یہ لوگ ایسا جرم کریں جن سے ان کی جان و مال حلال ہو جاتی ہیں مثلاً قتل کرنا' کسی کا مال غصب کرنا اور ان کا حساب اللہ پر ہے سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی اس کا اقرار کر لے (یعنی لا الٰہ الا اللہ کہے) تو مجھے اس تفصیل کو جاننے کی ضرورت نہیں کہ اس کے دل میں کیا ہے لہٰذا یہ اللہ کا کام (واللہ اعلم مترجم)

الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالاً كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰی شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَرَوٰی عِمْرَانُ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ حَدِیْثٌ خَطَاءٌ وَقَدْ خُوْلِفَ عِمْرَانُ فِیْ رِوَایَتِهٖ عَنْ مَعْمَرٍ.

مال کا وظیفہ ہے۔ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھے ایک رسّی (مراد اونٹ کی رسّی) بھی بطورِ زکوٰۃ دینے سے انکار کردیں گے جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے۔ تو میں ان سے اس کی عدم ادائیگی پر ان سے جنگ کروں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سینہ جنگ کے لیے کھول دیا اور میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعیب بن ابی حمزہ اسے زہری سے اسی طرح نقل کرتے ہیں وہ عبید اللہ بن عبداللہ اور وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عمران قطان بھی یہ حدیث معمر وہ زہری وہ انس بن مالک اور وہ ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس سند سے خطا ہے اس لیے کہ عمران کا معمر سے روایت کرنے میں اختلاف ہے۔

۲۰۰: بَابُ مَاجَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

۲۰۰: باب مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک یہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہیں اور نماز پڑھیں

۵۰۳: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِیُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَنْ یَسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَیَاْكُلُوْا ذَبِیْحَتَنَا وَاَنْ یُصَلُّوْا صَلَاتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِمَتْ عَلَیْنَا دِمَاءُ هُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْهِمْ مَاعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَفِی الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ.

۵۰۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک یہ لوگ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نیز ہمارے قبلے کی طرف منہ کریں، ہماری ذبح کی ہوئی چیزیں کھائیں اور ہماری نماز کی سی نماز پڑھیں۔ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو ان کے مال اور جانیں ہم پر حرام ہو جائیں گی مگر یہ کہ وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب کریں جس کی وجہ سے ان کی یہ چیزیں حلال ہو جائیں۔ پھر ان کے لیے وہی کچھ ہے جو تمام مسلمانوں کے لیے اور ان پر بھی وہی حقوق واجب الادا ہیں جو دوسرے مسلمانوں پر ہیں۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبلؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی حمید سے اور انہوں نے

انسؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

۲۰۱: بَابُ مَاجَاءَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ

۵۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَسُعَيْرُ بْنُ الْخِمْسِ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ.

۵۰۵: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدِ الْمَخْزُومِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي وَصْفِ جِبْرَئِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ وَالْإِسْلَامَ

۵۰۶: حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ نَاوَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدْرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَمَّا اَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلَقِينَاهُ يَعْنِي عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ

۲۰۱: باب اس بارے میں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

۵۰۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرو (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان کے روزے رکھنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس باب میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے۔ سعیر بن خمس محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۵۰۵: ہم سے روایت کی ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے وہ حنظلہ بن ابی سفیان سے وہ عکرمہ بن خالد مخزومی سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲: باب اس متعلق کہ حضرت جبرئیلؑ نے نبی اکرم ﷺ سے ایمان واسلام کی کیا صفات بیان کیں

۵۰۶: حضرت یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں کہ معبد جہنی پہلا شخص ہے جس نے سب سے پہلے تقدیر کے متعلق گفتگو کی۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ میں اور حُمید بن عبدالرحمٰن جمیری مدینہ کی طرف نکلے تاکہ کسی صحابی سے ملاقات کر کے اس نئے مسئلے کی تحقیق کریں۔ چنانچہ ہم نے عبداللہ بن عمرؓ سے ملاقات کی اور جبکہ وہ مسجد سے نکل رہے تھے کہ میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا۔ میں نے کہا اے عبدالرحمٰن کے باپ کچھ لوگ ایسے ہیں جو قرآن بھی پڑھتے ہیں اور علم بھی سیکھتے ہیں ان کا خیال

فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِي فَقُلْتُ يَااَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ قَوْمًا يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ وَ يَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ قَالَ فَاِذَا لَقِيْتَ اُولٰئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّي مِنْهُمْ بَرِئٌ وَاَنَّهُمْ مِنِّي بُرَآءٌ وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْاَنَّ اَحَدَ هُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَاقُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاءَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَايُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَهٗ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِوَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ فَمَا الْاِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهٗ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا اَمَارَتُهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ اَمْرَدِيْنِكُمْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ

ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور حکم بروقت ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا جب ان سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ میں ان سے اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کی قسم عبداللہ کھاتا رہتا ہے اگر یہ لوگ احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردیں تو جب تک تقدیر کے خیر وشر پر ایمان نہ لائیں، قبول نہ ہوگا۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر عبداللہ حدیث بیان کرنے لگے اور فرمایا حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال بالکل سیاہ تھے نہ تو اس پر سفر کی کوئی علامت تھی اور نہ ہی ہم اسے جانتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ کے زانوؤں سے زانو ملا کر بیٹھ گیا۔ پھر کہا اے محمد ﷺ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایمان کی حقیقت یہ ہے تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور تقدیر خیر وشر کی تصدیق کرو۔ اس نے پوچھا: اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے پوچھا: احسان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو (یعنی خشوع وخضوع کے ساتھ) اس لیے کہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ ہر بات پوچھنے کے بعد کہتا کہ آپؐ نے سچ فرمایا۔ جس پر ہمیں حیرانگی ہوئی کہ پوچھتا بھی خود ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ اس کے متعلق سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ پھر اس نے سوال کیا کہ قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں اور

طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوُ هٰذَا وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ننگے جسم والے اور محتاج چرواہے لمبی لمبی عمارتیں بنانے لگیں گے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میری نبی اکرم ﷺ سے تین دن بعد ملاقات ہوئی تو آپؐ نے پوچھا کہ عمرؓ جانتے ہو وہ سوال کرنے والا کون تھا؟ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں دینی امور سکھانے کے لیے آئے تھے۔ ہم سے روایت کیا احمد بن محمد نے انہوں نے ابن مبارک سے وہ کہمس بن حسن سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن مثنی بی معاذ بن ہشام سے اور وہ کہمس سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں طلحہ بن عبیداللہؓ، انس بن مالکؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہیں۔ پھر یہ حدیث ابن عمرؓ سے بھی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہے جبکہ صحیح یہی ہے کہ ابن عمرؓ (اپنے والد) حضرت عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِضَافَةِ الْفَرَائِضِ اِلَى الْاِيْمَانِ

۲۰۳: باب اس بارے میں کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں

۵۰۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَاْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَ نَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ جَمْرَةَ الضَّبَعِيُّ اِسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ اَيْضًا وَزَادَ فِيْهِ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ مَارَاَيْتُ مِثْلَ هٰؤُلَاءِ الْفُقَهَاءِ الْاَشْرَافِ الْاَرْبَعَةِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ

۵۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبدقیس کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کہ ہمارے راستے میں قبیلہ ربیعہ پڑتا ہے جس کی وجہ سے ہم لوگ آپ کی خدمت میں صرف حرام ہی کے مہینوں (یعنی ذوالقعدہ، محرم، رجب) میں حاضر ہو سکتے ہیں ہمیشہ نہیں آ سکتے۔ لہٰذا ہمیں ایسی بات کا حکم دیجئے کہ ہم بھی اس پر عمل کریں اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں: (۱) اللہ پر ایمان لاؤ پھر آپ نے اس کی تفسیر کی کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ (۲) نماز قائم کرو۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرو۔ (۴) مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔ قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید اور ابوجمرہ حضرت ابن عباسؓ سے اس کی مثل مرفوع حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوجمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ نے ابوجمرہ سے روایت کی اور اس میں یہ اضافہ ہے ''کیا تم جانتے ہو ایمان کیا ہے؟ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں'' پھر ذکر کیا آخر حدیث

عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيِّ وَعَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ وَ كُنَّا نَرْضَى اَنْ نَرْجِعَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عِنْدِ عَبَّاسِ بْنِ عَبَّادٍ بِحَدِيْثَيْنِ وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ .

تک۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ان چار فقہاء کرام جیسا کسی کو نہیں دیکھا ، مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی ،اور عبدالوہاب ثقفی ۔قتیبہ فرماتے ہیں کہ ہم اس بات پر راضی تھے کہ عباد سے روزانہ دو حدیثیں لے کر واپس ہوں (یعنی سن کر) عباد بن عباد، مہلب بن ابی صفرکی اولاد سے ہیں۔

۲۰۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِسْتِكْمَالِ الْاِيْمَانِ وَزِيَادَتِهٖ وَنُقْصَانِهٖ

۲۰۴: باب ایمان میں کمی زیادتی اوراس کامکمل ہونا

۵۰۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ الْبَغْدَادِيُّ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعٍ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ قِلَابَةَ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ اَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ كَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْاَلْبَابِ.

۵۰۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں سے نرمی سے پیش آتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے ۔یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت عائشہؓ سے ابوقلابہ کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔ ابوقلابہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھائی عبداللہ بن یزید سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ ابن ابی عمر سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ابوایوب سختیانی نے ابوقلابہ کا ذکر کیا اور کہا اللہ کی قسم وہ عقل و سمجھ والے فقہاء میں سے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں خصوصی عقل وفہم رکھنے والوں کو فقہاء کہا گیا ہے۔

۵۰۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ الْاَزْدِيُّ التِّرْمِذِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ يَعْنِيْ وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيْرَ قَالَ وَمَا رَاَيْتُ مِنْ نَا

۵۰۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور وعظ ونصیحت کرتے ہوئے فرمایا" اے عورتو: صدقہ کیا کرو، بے شک اہل دوزخ میں تمہاری اکثریت ہوگی ۔ایک عورت نے عرض کیا ایسا کیوں ہوگا یا رسول اللہ ﷺ ۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو یعنی خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو، اور فرمایا میں نے کسی ناقص عقل و دین کو عقلمند اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ غالب ہونے

قِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِى الْاَلْبَابِ وَذَوِى الرَّأْيِ مِنْكُنَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِيْنِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَ نُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضَةُ فَتَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ الثَّلاَثَ وَالْاَرْبَعَ لاَ تُصَلِّى وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

والی چیز نہیں دیکھی۔ایک عورت نے پوچھا کہ ہماری عقل ودین کا نقصان کیا ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقصان حیض ہے کہ جب کوئی حائضہ ہوجاتی ہے تو تین چار دن تک نماز نہیں پڑھ سکتی۔اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِى صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا فَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَ اَرْفَعُهَا قَوْلُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى سُهَيْلُ بْنُ اَبِى صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ وَرَوٰى عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِيْمَانُ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ بَابًا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں ان میں سے سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور سب سے بلند دروازہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔سہیل بن ابی صالح نے بواسطہ عبداللہ بن دینار اور ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔عمارہ بن غزیہ یہ حدیث ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں۔ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر، عمارہ بن غزیہ اور ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔

۲۰۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

۲۰۵: باب اس بارے میں کہ حیاء ایمان سے ہے

۵۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالاَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ فِى حَدِيْثِهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ .

۵۱۱: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء ایمان سے ہے۔احمد بن منیع نے اپنی روایت میں کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا وہ اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

۲۰۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حُرْمَةِ الصَّلاَةِ

۲۱۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الصَّنْعَانِیُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النُّجُوْدِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ یَوْمًا قَرِیْبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِیْرُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَیُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِیْ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّهٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلاَ اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ قَالَ ثُمَّ تَلاَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلاَ اُخْبِرُکُمْ بِرَاْسِ الْاَمْرِ کُلِّهٖ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلاَمُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلاَ اُخْبِرُکَ بِمِلاَکِ ذٰلِکَ کُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ کُفَّ عَلَیْکَ هٰذَا فَقُلْتُ یَانَبِیَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِهٖ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَامُعَاذُ وَهَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلاَّ حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۰۶: باب نماز کی عظمت کے بارے میں

۵۱۲: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ ایک صبح میں آپؐ کے قریب ہو گیا۔ ہم سب چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل اور جہنم سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے مجھ سے ایک بہت بڑی بات پوچھی ہے البتہ جس کیلئے اللہ تعالیٰ آسان فرما دے اسکے لیے آسان ہے اور وہ یہ کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو، اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کا دروازہ نہ بتاؤں۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو اور آدھی رات کو نماز پڑھنا (یعنی یہ بھی اور خیر ہے) پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی "تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ ......" (انکے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں) "یَعْمَلُوْنَ" تک یہ آیت پڑھ کر آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام امور کی جڑ اسکی بالائی چوٹی اور اسکی ریڑھ کی ہڈی نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیوں نہیں۔ فرمایا اسکی جڑ اسلام اسکی بالائی چوٹی نماز اور اسکی ریڑھ کی ہڈی جہاد ہے۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان سب کی جڑ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہؐ! آپؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: اسے اپنے اوپر روک رکھو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے۔ اے معاذ! کیا لوگوں کو دوزخ میں منہ یا نتھنوں کے بل زبان کے علاوہ بھی کوئی چیز گراتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَا

۵۱۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ کسی شخص کو مسجد میں حاضر ہوتے اور اس کی خدمت کرتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اِنَّمَا یَعْمُرُ......" (ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی

شَهِدُوْا لَهُ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ (اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ) اَلْاٰیَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے، نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوةِ

۲۰۷: باب ترکِ نماز کی وعید

۵۱۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا جَرِیْرٌ وَاَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ بَیْنَ الْكُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوةِ.

۵۱۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کفر اور ایمان کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

۵۱۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الشِّرْکِ اَوِ الْكُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ سُفْیَانَ اِسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

۵۱۵: ہناد نے بواسطہ اسباط بن محمد اعمش سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا بندہ (مؤمن کے اور کفر یا شرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۵۱۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْكُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُو الزُّبَیْرِ اِسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسٍ.

۵۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور کفر کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن قدرس ہے۔

۵۱۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ وَ یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ ح وَثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا نَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْهِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ الشَّقِیْقِیُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَا نَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۵۱۷: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کا ہے۔ جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا۔[۱] اس باب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۱۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ كَانَ

۵۱۸: حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے علاوہ کسی دوسرے عمل کے ترک کو

---

[۱] نماز کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے البتہ جو شخص نماز کا اقرار تو کرتا ہو لیکن عملی طور پر نماز ادا نہ کرتا ہو تو وہ کافر نہیں ہوتا (مترجم)

اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ.

کفر نہیں جانتے تھے۔

۲۰۸: بَابٌ

۵۱۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۸: باب

۵۱۹: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں اس نے ایمان کا مزہ حاصل کر لیا۔ (۱) وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہو۔ (۲) جو شخص کسی سے دوستی صرف اللہ ہی کے لیے کرے۔ (۳) اور وہ اللہ تعالیٰ کے کفر سے بچانے کے بعد کفر کی طرف لوٹنے کو اتنا ہی برا سمجھے جتنا وہ آگ میں گرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسے قتادہ بھی انس بن مالکؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۹: بَابُ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

۵۲۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوْضَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ عَادَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ وَرُوِيَ

۲۰۹: باب کوئی زانی زنا کرتے ہوئے حامل ایمان نہیں رہتا

۵۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی زانی مؤمن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور کوئی چور مؤمن ہوتے ہوئے چوری نہیں کرتا لیکن توبہ مقبول ہوتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے اور اس پر سائے کی طرح رہتا ہے جب وہ اس گناہ سے نکلتا ہے تو ایمان واپس لوٹ آتا ہے۔ ابو جعفر محمد بن علی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد زانی کا

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذَا خُرُوْجٌ عَنِ الْاِیْمَانِ اِلَی الْاِسْلَامِ وَقَدْرُوِیَ مِنْ غَیْرِوَجْهٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَاُقِیْمَ عَلَیْهِ الْحَدُّ فَهُوَ کَفَّارَةُ ذَنْبِهٖ وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَهُوَاِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهٗ رَوٰی ذٰلِکَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَخُزَیْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

ایمان سے اسلام کی طرف جانا ہے۔ متعدد طریق سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے زنا اور چوری کے بارے میں فرمایا کہ جو آدمی ان میں سے کسی کا ارتکاب کرے (یعنی زنا یا چوری) پھر اس پر حد قائم کی جائے تو وہ (حد) اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جس نے یہ گناہ کیا (یعنی زنا یا چوری) پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو یہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔ یہ حدیث حضرت علی بن ابی طالبؓ، عبادہ بن صامتؓ اور خزیمہ بن ثابتؓ بھی نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

٥٢٢: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ اَبِی السَّفَرِنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِیُّ اَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِی الدُّنْیَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ یُثَنِّیَ عَلٰی عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَفَاعَنْهُ فَاللّٰهُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا کَفَّرَ اَحَدًا بِالزِّنَا وَ السَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ.

٥٢٢: حضرت علی بن ابی طالبؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو کسی ایسے کام کا مرتکب ہو کہ اس پر حد لازم آئی اور اس کو جلد ہی دنیا میں سزا دے دی گئی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے کہ اپنے بندے کو آخرت میں دوبارہ سزا دے اور اگر کوئی کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوا جس کی وجہ سے اس پر حد جاری ہوتی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو چھپالیں اور اسے معاف فرما دیں تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لطف و کرم والا ہے کہ کسی بات کو معاف کرنے کے بعد لوٹائے (یعنی دوبارہ سزا دے)۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اہل علم کا یہی قول ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے زنا یا چوری یا شراب پینے کے مرتکب کو کافر قرار دیا ہو۔

٢١٠: بَابُ مَاجَاءَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ

٢١٠: باب اس بارے میں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں

٥٢٣: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَا ئِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَ یُرْوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ

٥٢٣: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن (کامل) وہ ہے جسے لوگ اپنی جانوں اور مال کا امین سمجھیں۔ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپؐ سے سوال کیا گیا کہ کونسا مسلمان افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان

سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ.

۵۲۴: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ نِ الْجَوْهَرِيُّ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

محفوظ رہیں۔

۵۲۴: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں ۔ یہ حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَغَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا

۲۱۱: باب اس بارے میں کہ اسلام کی ابتداء وانتہاء غریبوں سے ہے

۵۲۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ اَبُوْ الْاَحْوَصِ اِسْمُهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ تَفَرَّدَبِهٖ حَفْصٌ.

۵۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی ابتداء بھی غربت سے ہوئی تھی اور وہ عنقریب پھر غریب ہو جائے گا جیسے اس کی ابتداء ہوئی تھی ۔ پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے ۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن عمر، جابر، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے ۔ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے ۔ ہم اسے صرف بواسطہ حفص بن غیاث ،اعمش کی روایت سے پہچانتے ہیں ابواحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور حفص اس روایت میں متفرد ہیں۔

۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ ثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ فِي الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَغَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى

۵۲۶: کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن ملحہ اپنے والد سے اور ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین (اسلام) حجاز کی طرف اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل (سوراخ) کی طرف سمٹتا اور پناہ گزین ہوتا ہے اور دین حجاز مقدس میں اس طرح پناہ گزین ہوگا جس طرح جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ نیز دین کی ابتداء بھی غربت سے ہوئی اور وہ غربت ہی کی طرف لوٹے گا۔ پس غریبوں کیلئے

لِلْغُرَبَآءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

خوشخبری ہے جو اس چیز کو صحیح کرتے ہیں جسے لوگوں نے میری سنت میں سے میرے بعد بگاڑ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

٢١٢: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عَلاَمَةِ الْمُنَافِقِ

۲۱۲: باب منافق کی علامت کے متعلق

٥٢٧: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَآءِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ.

۵۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۳) اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ یہ حدیث علاء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

٥٢٨: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سُهَيْلٍ هُوَ عَمُّ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاسْمُهُ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَصْبَحِيُّ الْخَوْلَانِيُّ.

۵۲۸: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے ابی سہل سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ابو سہیل حضرت مالک بن انس کے چچا ہیں ان کا نام نافع بن مالک بن ابی عامر الاصبحی خولانی ہے۔

٥٢٩: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا وَاِنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَاِنَّمَا كَانَ نِفَاقُ التَّكْذِيْبِ عَلٰى رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۲۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ چار چیزیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ اسے ترک کر دے۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔ (۳) جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔ (۴) جب معاہدہ کرے تو دھوکہ دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث سے عملی نفاق مراد ہے۔ جھٹلانے والا نفاق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھا۔ حضرت حسن بصری سے بھی اسی طرح کچھ منقول ہے۔ حسن بن علی خلال بھی عبداللہ بن نمیر سے وہ اعمش سے اور وہ عبداللہ بن مرہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِى النُّعْمَانِ عَنْ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِىْ اَنْ يَفِىَ بِهٖ فَلَمْ يَفِ بِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِىِّ عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثِقَةٌ وَاَبُوْ النُّعْمَانِ مَجْهُوْلٌ وَاَبُوْ وَقَّاصٍ مَجْهُوْلٌ.

۵۳۰: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو مگر وہ (کسی وجہ سے اُس وعدہ کو) پورا نہ کر سکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں جبکہ ابو وقاص اور ابونعمان مجہول ہیں۔

۲۱۳: بَابُ مَاجَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ

۲۱۳: باب اس متعلق کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

۵۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ نَا عَبْدُ الْحَكِيْمِ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْوَاسِطِىُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ اَخَاهُ كُفْرٌ وَ سِبَابُهٗ فُسُوْقٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۵۳۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنا کفر ہے اور اسے گالی دینا فسق (گناہ) ہے۔اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہی سے منقول ہے۔

۵۳۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ مَنْ رَمٰى اَخَاهُ بِكُفْرٍ

۲۱۴: باب جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے

۵۳۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِىِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عَنِ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَىْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهٖ نَفْسَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۳: حضرت ثابت بن ضحاکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے پر اس چیز میں نذر (واجب) نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔مؤمن پر لعن طعن کرنے والا (گناہ میں) اس کے قاتل کی طرح ہے اور جس نے کسی مؤمن پر کفر کا الزام لگایا وہ اس کے قاتل کی طرح ہے اور جس شخص نے کسی چیز کے ساتھ خودکشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ اسے عذاب دے گا۔اس باب میں حضرت ابوذرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک نہ ایک پر ضرور یہ وبال آ پڑا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۲۱۵: باب جس شخص کا خاتمہ توحید پر ہو

۵۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا وَسَاُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالصُّنَابِحِيُّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ قَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْفَرَائِضِ وَالْاَمْرِ وَالنَّهْيِ وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اَهْلَ التَّوْحِيْدِ سَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَاِنْ عُذِّبُوْا بِالنَّارِ بِالنَّارِ بِذُنُوْبِهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُخَلَّدُوْنَ فِي النَّارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ

۵۳۵: صنابحی کہتے ہیں کہ میں عبادہ بن صامتؓ کے پاس گیا وہ فوت ہونے والے تھے۔ میں رونے لگا تو فرمایا: چپ رہو کیوں رو رہے ہو۔ اگر مجھ سے تمہارے (ایمان کے متعلق) گواہی طلب کی گئی تو گواہی دوں گا، اگر شفاعت کی اجازت دی گئی تو تمہاری شفاعت کروں گا اور اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکا تو ضرور پہنچاؤں گا۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم میں نے نبی اکرم ﷺ سے جتنی حدیثیں سنی ہیں ان میں سے ہر وہ حدیث تم سے بیان کر دی جس میں تمہارا نفع تھا۔ صرف ایک حدیث ہے جو میں آج تمہیں سنا رہا ہوں اس لیے کہ موت نے مجھے گھیر لیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، جابرؓ، ابن عمرؓ اور زید بن خالدؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ صنابحی کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ منقول ہے کہ زہری سے نبی اکرم ﷺ کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا کہ "جس نے لا الہ الا اللہ" پڑھا جنت میں داخل ہوا"۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ ابتدائے اسلام میں فرائض، اوامر اور نواہی کے نزول سے پہلے تھے۔ بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ اہل توحید ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے صرف اپنے گناہوں کا خمیازہ بھگتنے کے بعد نکال لیے جائیں

ذَرٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ وَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَغَيْرِوَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ فِىْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ قَالُوْا اِذَا اُخْرِجَ اَهْلُ التَّوْحِيْدِ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُوا الْجَنَّةَ يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ.

گے۔ حضرت ابن مسعودؓ، ابوذرؓ، عمران بن حصینؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعید خدریؓ اور انسؓ سے منقول ہے کہ اہل توحید کی ایک جماعت دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوگی۔ سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور کئی حضرات سے "رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ" (ترجمہ: کافر چاہیں گے کاش کہ وہ مسلمان ہوتے) کی تفسیر یوں منقول ہے کہ جب اہل توحید کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا تو کافر چاہیں گے کاش وہ (بھی) مسلمان ہوتے۔

۵۳۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ثَنِىْ عَامِرُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ ثُمَّ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِىْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلاَئِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلاًّ كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِى الْحَافِظُوْنَ يَقُوْلُ لاَ يَارَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لاَ يَارَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً اِنَّهُ لاَ ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلاَّتِ فَقَالَ فَاِنَّكَ لاَ تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلاَّتُ فِىْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِىْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلاَّتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلاَ يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَىْءٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَالْبِطَاقَةُ الْقِطْعَةُ.

۵۳۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک شخص کو میری امت سے جدا کرے گا اور اس کے گناہوں کے ننانوے (۹۹) دفتر کھولے جائیں گے۔ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے۔ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟۔ وہ عرض کرے گا نہیں اے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے کوئی عذر ہے۔ وہ کہے گا نہیں اے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمۂ شہادت لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میزان کے پاس حاضر ہوجا۔ وہ کہے گا یا اللہ ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کا کیا وزن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج تم پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر ایک پلڑے میں وہ ننانوے (۹۹) دفتر رکھ دیئے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہوجائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا اور اللہ کے نام کے برابر کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ قتیبہ اسے ابن لہیعہ سے وہ عامر بن یحیٰی سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں اور بطاقہ (کاغذ کے)

ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

۲۱۶: بَابُ اِفْتِرَاقِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

۲۱۶: باب امت میں افتراق کے متعلق

۵۳۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً اَوِاثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَالنَّصَارٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۵۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی اکہتر (۷۱) یا بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اسی طرح نصاری (عیسائی) بھی اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا وَ مَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مُفَسَّرٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۵۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر بھی وہی کچھ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا اور دونوں میں اتنی مطابقت ہوگی جتنی جوتیوں کے جوڑے میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اگر ان کی امت میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والا آئے گا اور بنو اسرائیل بہتر فرقوں پر تقسیم ہوئی تھی لیکن میری امت تہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی اور ان میں سے ایک کے علاوہ سب فرقے جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ نجات پانے والے کون ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے ہم اس کے مثل حدیث اس کے سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

فائدہ: گو یہ حدیث حسن غریب ہے لیکن گذشتہ حدیث کو سامنے رکھا جائے تو اس کا مطلب واضح ہو جاتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا گروہ اس میں اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی شامل ہیں اور اس کی مؤید دوسری احادیث ہیں کہ ان سب کے راستے میں سے کسی کے راستے پر بھی اخلاص سے چلے گا اور اس کا شہادتین پر ایمان ہوگا تو وہ جنتی ہے امت مرحومہ میں جتنے باطل گروہ خارجی باطنی پیدا ہوئے اگر ان کا شمار کیا جائے تو وہ بہتر (۷۲) ہو جائیں گے ائمہ فقہاء کے راستے فرقے نہیں ہیں مذہب اور مسلک ہیں ان سب کا دین ایک ہے عقائد کی اصل میں ایک ہیں۔ مسائل اور احکام میں اختلاف ہے اور وہ صحابہؓ میں بھی تھا۔ خود نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانے میں اختلاف ہوا لیکن وحی نے آ کر فیصلہ کر دیا۔ ہاں عقائد میں بعد میں آنیوالوں میں اگر شرک جلی ہوا تو وہ افراد یقیناً بہتر فرقوں میں شمار ہوں گے۔ (واللہ اعلم)

۵۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۵۳۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنا نور ڈالا۔ پس جس پر وہ نور پہنچا اس نے ہدایت پائی اور جس تک نہیں پہنچا وہ گمراہ ہوگیا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علم پر قلم خشک ہوگیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(ف) اس قسم کی احادیث اور آیات میں نور کا اعلان ہدایت پر ہوتا ہے ان کی دور دراز کار تاویلیں کر کے مخلوق میں سے کسی کو بشریت سے علیحدہ کر کے نور مجسم ثابت کرنا قرآن پاک کی متعدد آیات اور بدیہیات کا انکار ہے۔

۵۴۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَیْهِمْ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا قَالَ اَفَتَدْرِیْ مَا حَقُّهُمْ عَلَی اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا یُعَذِّبَهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

۵۴۰: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر فرمایا: کیا جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ وہ اپنے بندوں کو عذاب نہ دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت معاذ بن جبلؓ ہی سے مروی ہے۔

۵۴۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ وَالْاَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوْا زَیْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ۔

۵۴۱: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور خوشخبری دی کہ جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے پوچھا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں'' یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

خلاصۃ الباب : عورتوں میں کوتاہیاں اور خرابیاں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہیں مثلاً خاوند کی ناشکری اور معمولی باتوں پر لعن طعن کرنا ان کی وجہ سے جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔

انسان چاہے جتنا بڑا کافر ہے ایمان لانے سے مسلمانوں کی جماعت میں داخل ہوجاتا ہے جس طرح مسلمانوں کی عزت وآبرو اور مال محفوظ اسی طرح اس کی بھی حفاظت کی جائے گی اور مسلمانوں پر جو احکام خداوندی ادا کرنے ضروری ہیں اس پر بھی وہی احکام ادا کرنے ضروری ہوں گے۔

اگلی حدیث میں یہ بیان فرمایا گیا ہے اگر کوئی زکوٰۃ کا انکار کرے تو اس کے ساتھ جنگ کرنی چاہئے جس طرح امیر المؤمنین حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ کی تھی۔

یہ بھی بیان ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اگر ایک میں کمی ہے تو اسلام کی عمارت ناقص ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں شہر حرام (حرمت والا مہینہ) سے مراد ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب ہیں عرب ان مہینوں میں جنگ حرام سمجھتے تھے۔ ان مہینوں کی تعظیم کی وجہ سے۔

اَبْوَابُ الْعِلْمِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علم کے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۲۱۷ : بَابُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ

۲۱۷: باب اس بارے میں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اُسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں

۵۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ مُعَاوِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوہریرہؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ : اس حدیث اور دیگر متعدد احادیث اور قرآن پاک کی آیات سے فقہ۔ تفقہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جیسے احادیث سے آیات سے عالم (باعمل) کی عابد پر ثابت ہے۔

۲۱۸ : بَابُ فَضْلُ طَلَبِ الْعِلْمِ

۲۱۸: باب طلبِ علم کی فضیلت

۵۴۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۵۴۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے علم سیکھنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ: طریقًا کو اگر نکرہ لے کر ایک راستہ ترجمہ کیا جائے تو بھی صحیح ہے کہ ایک ہی منزل پر پہنچنے کے کئی راستے ہو سکتے ہیں اگر مطلق راستہ ترجمہ کیا جائے تو وہ تو واضح ہی ہے۔

۵۴۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَتَكِيُّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

۵۴۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں نکلے وہ واپس لوٹنے تک اللہ کی راہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن

خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْهُ.

غریب ہے۔ بعض محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۵۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلّٰى نَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِسْمُهٗ نُفَيْعُ الْاَعْمٰى يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يُعْرَفُ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَخْبَرَةَ كَبِيْرُ شَيْءٍ وَلَا لِاَبِيْهِ.

۵۴۵: حضرت سخبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے علم حاصل کیا تو وہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابوداؤد کا نام نفیع اعمی ہے۔ وہ محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک ضعیف ہیں۔ عبداللہ بن سخبرہ اور ان کے والد کے لیے کچھ زیادہ روایات ثابت نہیں ہیں۔

۲۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ

۲۱۹: باب علم کو چھپانا

۵۴۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۵۴۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے ایسا سوال کیا گیا جسے وہ جانتا ہے اور اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے۔

۲۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْتِيْصَاءِ بِمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

۲۲۰: باب طالب علم کے ساتھ خیر خواہی کرنا

۵۴۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا يَاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ اَبَا هٰرُوْنَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيٰى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِيْ عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ حَتّٰى مَاتَ وَ اَبُوْ هٰرُوْنَ

۵۴۷: ابوہارون کہتے ہیں کہ ہم ابوسعیدؓ کے پاس (علم سیکھنے کیلئے) جایا کرتے تو وہ فرماتے مرحباً .... یعنی میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق خوش آمدید کہتا ہوں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے لوگ دور دراز کے علاقوں سے تمہارے پاس دین سیکھنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ خیر خواہی کا برتاؤ کرنا۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ وہ شعبہ، ابو ہارون عبدی کو ضعیف کہتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ابن عوف، ابوہارون کی وفات تک ان

اِسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ.

۵۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْكُمْ رِجَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَیْرًا قَالَ فَكَانَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا رَاٰنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هٰرُوْنَ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ.

سے روایت کرتے رہے۔ ان کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

۵۴۸: حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی جانب سے بہت سے لوگ تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں بھلائی کی وصیت کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسعیدؓ جب ہمیں دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق ہمیں خوش آمدید (مرحبا) کہا کرتے تھے۔ اس حدیث کو ہم صرف ہارون عبدی کی ابوسعید خدریؓ سے روایت سے جانتے ہیں۔

۲۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ذِهَابِ الْعِلْمِ

۲۲۱: باب دنیا سے علم کے اٹھ جانے کے متعلق

۵۴۹: حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَزِیَادِ بْنِ لَبِیْدٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ الزُّهْرِیُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا.

۵۴۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے دلوں) سے کھینچ لے بلکہ علماء کے اٹھ جانے (یعنی وفات) سے علم اٹھ جائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ چنانچہ ان سے (مسائل) پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور زیاد بن لبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو زہری بھی عروہ سے وہ عبداللہ بن عمرو اور عروہ سے اور وہ عائشہؓ سے اسی کے مثل مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۵۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ یُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰی شَیْءٍ فَقَالَ زِیَادُ بْنُ لَبِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ كَیْفَ یُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَاَنَّهُ وَلَنُقْرِاَنَّهُ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا قَالَ

۵۵۰: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ لوگوں سے علم کھینچا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں سے کوئی چیز ان کے قابو میں نہیں رہے گی۔ زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: ہم سے کیسے علم سلب کیا جائے گا جبکہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اور اللہ کی قسم ہم اسے خود بھی پڑھیں گے اور اپنی اولاد اور عورتوں کو پڑھائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے اے زیاد میں تو

ثَـعِلَتْكَ اُمُّكَ يَازِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَا عُدُّكَ مِنْ فُقَهَآءِ اَهْلِ الْـمَـدِيْـنَةِ هٰـذِهِ التَّـوْرٰةُ وَالْاِ نْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالـنَّـصَـارٰى فَـمَـا ذَا تُـغْنِيْ عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ اَخُوْكَ اَبُـو الـدَّرْدَآءِ فَـاَخْبَـرْتُهٗ بِالَّذِيْ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ قَالَ صَـدَقَ اَبُـو الدَّرْدَآءِ اِنْ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّكَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ اَلْخُشُوْعُ يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَـرِيْبٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَلَا نَـعْلَـمُ اَحَـدًا تَـكَلَّمَ فِيْهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَقَـدْرَوٰى عَنْ مُـعَـاوِيَةَ بْـنِ صَـالِحٍ نَحْوَهٰذَا وَرَوٰى بَـعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُـفَيْـرٍ عَـنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تمہیں مدینہ کے فقہا میں شمار کرتا تھا۔ کیا تورات اور انجیل یہود ونصاریٰ کے پاس نہیں ہے۔ لیکن انہیں کیا فائدہ پہنچا۔ جبیر کہتے ہیں پھر میری عبادہ بن صامتؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ آپ کے بھائی ابودرداء کیا کہتے ہیں۔ پھر انہیں ان کا قول بتایا تو انہوں نے فرمایا ابودرداء نے سچ کہا اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ علم میں سے سب سے پہلے کیا اٹھایا جائے گا تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ علم میں سے سب سے پہلے کیا اٹھایا جائے وہ خشوع ہے۔ عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی جامع مسجد میں داخل ہوگے اور پوری مسجد میں ایک خشوع والا آدمی بھی نہیں پاؤ گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور معاویہ بن صالح محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ یحییٰ بن سعید کے علاوہ کسی نے ان کے متعلق اعتراض کیا ہو۔ معاویہ بن صالح بھی اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اسے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے وہ اپنے والد سے وہ عوف بن مالک سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۲۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

۲۲۲: باب اس شخص کے متعلق جو اپنے علم سے دنیا طلب کرے

۵۵۱: حَـدَّثَـنَـا اَبُـو الْاَشْـعَـثِ اَحْـمَـدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى بْـنِ طَلْـحَةَ ثَـنِـيْ ابْـنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَـمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ طَلَـبَ الْـعِـلْـمَ لِيُـجَارِيَ بِـهِ الْعُلَمَآءَ اَوْلِيُمَارِيَ بِـهِ السُّـفَـهَـآءَ وَيَـصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ النَّارَ هٰـذَا حَـدِيْـثٌ غَـرِيْـبٌ لَا نَـعْرِفُـهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْـهِ وَاِسْـحَـاقُ بْـنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَوِيُّ عِنْدَ هُمْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۵۵۱: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس لیے علم سیکھا کہ اس کے ذریعہ سے علماء کا مقابلہ کرے یا بے وقوف لوگوں سے بحث وجھگڑا کرے اور لوگوں کو اس سے اپنی طرف متوجہ کرے (تاکہ وہ اسے مال وغیرہ دیں) تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ان کے حافظے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

۵۵۲: حَـدَّثَنَانَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْهُنَائِيُّ نَا عَـلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ

۵۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے

قُرَيْكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْاَرَادَبِهٖ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّ اُمَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

لیے علم سیکھایا اس سے غیر اللہ کا ارادہ کیا تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کرے۔

۲۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى تَبْلِيغِ السَّمَآءِ

۲۲۳: باب لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنے کی فضیلت

۵۵۳: حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ اِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا بِشَيْءٍ يَسْاَلُهُ عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَاَلْنَا هُ فَقَالَ نَعَمْ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَآءَ سَمِعْنَا هَامِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرُهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِی الدَّرْدَآءِ وَ اَنَسٍ حَدِيْثُ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۵۵۳: حضرت ابان بن عثمانؓ کہتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ ایک مرتبہ مروان کے پاس سے دو پہر کے وقت نکلے۔ہم نے سوچا کہ یقیناً انہیں مروان نے کچھ پوچھنے کے لیے بلایا ہوگا۔ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہاں اس (مروان) نے ہم سے چند ایسی باتیں پوچھیں جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔میں نے آپ ﷺ سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا اس لیے کہ بہت سے فقیہ اسے اپنے سے زیادہ فقیہ شخص کے پاس لے جاتے ہیں اور بہت سے حاملین فقہ خود فقیہ[1] نہیں ہوتے۔اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، جبیر بن مطعمؓ، ابو درداءؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔حضرت زید بن ثابت کی حدیث حسن ہے۔

۵۵۴: حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۵۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے (یعنی اسے خوش رکھے) جس نے ہم سے کوئی چیز (بات) سنی اور پھر بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچادی جس طرح سنی تھی۔اس لیے کہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں حدیث پہنچے گی وہ سننے والے سے زیادہ سمجھ اور علم رکھتے ہوں گے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَعْظِيْمِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۴: باب اس بارے میں کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا بہت بڑا گناہ ہے

۵۵۵: حَدَّثَنَااَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

۵۵۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

[1]: یہاں فقیہ سے مراد حدیث کے علوم پر دسترس رکھنے والا اور احادیث کو یاد کرنے والا ہے اور اس کا صحیح مفہوم سمجھنے والا ہے (واللہ اعلم۔مترجم)

نَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کرے۔

۵۵۶: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ نَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ النَّارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَ مُعَاوِيَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَالْمُنْقَعِ وَ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ اَثْبَتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ وَكِيْعٌ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ ابْنُ حِرَاشٍ فِي الْاِسْلَامِ كَذْبَةً.

۵۵۶: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری طرف جھوٹ منسوب نہ کیا کرو اس لیے کہ جس نے ایسا کیا وہ دوزخ میں جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، سعید بن زید رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابوسعید رضی اللہ عنہ، عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، بریدہ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰؓ، ابوامامہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، مقنعؓ اور اوس ثقفیؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ منصور بن معتمر اہل کوفہ میں سے اثبت ہیں۔ وکیع کہتے ہیں کہ ربعی حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

۵۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۵۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا (راوی کہتے میرے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصداً بھی فرمایا) وہ دوزخ میں اپنا گھر تلاش کرے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔

۲۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَ هُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ

۲۲۵: باب موضوع احادیث بیان کرنا

۵۵۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ

۵۵۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کرے اور اسے گمان ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک (جھوٹا) ہے۔ اس باب میں حضرت علی

الْكَاذِبِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَسَمُرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى الْاَعْمَشُ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اَصَحُّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبَا مُحَمَّدٍ عَنْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ قُلْتُ لَهُ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ اِسْنَادَهُ خَطَاٌ اَيُخَافُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ دَخَلَ فِيْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اِذَا رَوَى النَّاسُ حَدِيْثًا مُرْسَلًا فَاَسْنَدَهُ بَعْضُهُمْ اَوْ قَلَبَ اِسْنَادَهُ يَكُوْنُ قَدْ دَخَلَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا رَوَى الرَّجُلُ حَدِيْثًا وَلَا يُعْرَفُ لِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْلًا فَحَدَّثَ بِهٖ فَاَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ دَخَلَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے شعبہ حَکَم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ سمرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اعمش اور ابن ابی لیلیٰ بھی اسے حَکَم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ علیؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حدیث محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ ''جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کی جبکہ وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ بھی ایک جھوٹا ہے'' تو کیا وہ شخص بھی اس میں داخل ہے جو ایک حدیث روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی سند غلط ہے یا وہ حدیث مسند بیان کی جسے بعض نے مرسل بیان کیا یا سند الٹ دی۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا ''نہیں'' کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے ایسی حدیث روایت کی جس کی کوئی اصل نہیں اور وہ اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے، تو مجھے ڈر ہے کہ وہ اس حدیث کے مطابق جھوٹا ہے۔

۲۲۶: بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۶: باب اس بارے میں کہ حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں

۵۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ وَغَيْرُهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ اَمْرٌ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ

۵۵۹: حضرت محمد بن منکدر اور سالم ابونضر، عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے والد ابورافع سے اور ان کے علاوہ راوی اسے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم لوگوں میں کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور اس کے پاس کوئی ایسی بات آئے جس کا میں نے حکم دیا یا جس سے میں نے منع کیا تو وہ کہے میں نہیں جانتا۔ ہم تو جو چیز قرآن میں پائیں گے اس کی پیروی کریں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اس حدیث کو سفیان سے وہ ابن منکدر سے اور وہ نبی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِذَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلَى الْاِنْفِرَادِ بَيَّنَ حَدِيْثَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ مِنْ حَدِيْثِ سَالِمِ اَبِى النَّضْرِ وَاِذَا جَمَعَهُمَا رَوٰى وَهٰكَذَا اَبُوْرَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمُهُ اَسْلَمُ.

اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر سالم ابونضر، عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عینیہ اس حدیث کو صرف ابن منکدر سے بیان کرتے وقت فرق واضح کردیتے اور جب دونوں (ابن منکدر اور سالم ابونضر) سے بیان کرے تو اسی طرح بیان کرتے۔ ابورافع رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ہیں۔ ان کا نام اسلم ہے۔

۵۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّىْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۶۰: حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جان لو کہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ کسی شخص کو میری کوئی حدیث پہنچے گی اور وہ تکیہ لگائے ہوئے اپنی مسند پر بیٹھا ہوا کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (کافی) ہے۔ پس ہم جو کچھ اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور جو حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے جبکہ (حقیقت یہ ہے کہ) جسے اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا وہ بھی اسی چیز کی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

۲۲۷: باب کتابت علم کی کراہت کے متعلق

۵۶۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَاْذَنْ لَنَا وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَرَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ.

۵۶۱: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اجازت نہیں دی[1]۔ یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی زید بن اسلم سے منقول ہے ہمام اسے زید بن اسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۲۲۸. بَابُ مَاجَاءَ فِى الرُّخْصَةِ فِيْهِ

۲۲۸: باب کتابت علم کی اجازت کے متعلق

۵۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَجْلِسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ

۵۶۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتے اور احادیث سنتے تھے وہ انہیں بہت پسند کرتے لیکن یاد نہ رکھ سکتے تھے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کی شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ

[1]: حدیث لکھنے کی ممانعت کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا تا کہ قرآن وحدیث ایک دوسرے میں مل نہ جائیں اور لوگ پورے کو ہی قرآن نہ سمجھنے لگیں لیکن جب یہ خدشہ ختم ہوگیا تو نبی اکرم ﷺ نے کئی صحابہؓ کو احادیث لکھنے کی اجازت دے دی تھی۔ (مترجم)

فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَى ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَا سْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُنِىْ وَلَا اَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ وَاَوْمَاءَ بِيَدِهِ الْخَطَّ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ الْقَآئِمِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ الْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

میں آپ ﷺ سے حدیثیں سنتا ہوں مجھے وہ اچھی لگتی ہیں لیکن میں یاد نہیں رکھ سکتا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے لکھنے کا اشارہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہے۔

۵۶۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِى الْحَدِيْثِ فَقَالَ اَبُوْ شَاهٍ اُكْتُبُوْا لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبُوْا لِاَبِىْ شَاهٍ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ مِثْلَ هٰذَا.

۵۶۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ دیا (پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث میں پورا قصہ ذکر کیا) کہ ایک شخص ابوشاہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یہ خطبہ مجھ کو لکھوا دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوشاہ کو لکھ دو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شیبان بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۵۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ وَهُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّىْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَوَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ هُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ.

۵۶۴: حضرت ہمام بن منبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے عبداللہ بن عمروؓ کے علاوہ کوئی صحابی مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت کرنے والا نہیں وہ بھی اس لیے کہ وہ (عبداللہ بن عمرو) لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وہب بن منبہ اپنے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْحَدِيْثِ عَنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ

۲۲۹: باب بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے متعلق

۵۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدِ الشَّامِىِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلِّغُوْا عَنِّىْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ

۵۶۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (سن کر) دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر جان

بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ السَّلُوْلِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۲۳۰ : بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ

۵۶۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْکُوْفِیُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِیْرٍ عَنْ شَبِیْبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ یَجِدْ عِنْدَهٗ مَا یَحْمِلُهٗ فَدَلَّهٗ عَلٰی اٰخَرَ فَحَمَلَهٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَ بُرَیْدَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۵۶۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّیْبَانِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُبْدِعَ بِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فُلَانًا فَاَتَاهُ فَحَمَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ قَالَ عَامِلِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیُّ اِسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ اِیَاسٍ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیُّ اِسْمُهٗ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

۵۶۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ وَلَمْ یَشُکَّ فِیْهِ.

بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے محمد بن بشار، ابو عاصم سے وہ اوزاعی سے وہ حسان بن عطیہ سے وہ ابو کبشہ سلولی سے وہ عبداللہ بن عمرو سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۰: باب اس بارے میں کہ نیکی کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے

۵۶۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ سے سواری مانگنے کیلئے آیا لیکن آپ ﷺ کے پاس سواری نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے اسے دوسرے کسی شخص کے پاس بھیج دیا اس نے اسے سواری دے دی تو وہ دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں یہ بتانے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا خیر کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے ہی کی طرح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو مسعودؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند یعنی حضرت انسؓ کی روایت سے غریب ہے۔

۵۶۷: حضرت ابو مسعودؓ بدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سواری مانگنے کے لیے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا جانور مر گیا ہے تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ فلاں کے پاس جاؤ۔ وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری دے دی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کو بھلائی کا راستہ بتائے اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا (نیکی) کرنے والے کیلئے یا فرمایا جتنا اس پر عمل کرنے والے کے لیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عمرو شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے۔ ابو مسعود بدریؓ کا نام عقبہ بن عمروؓ ہے۔

۵۶۸: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے ابی مسعود سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں 'مِثْلُ اُجْرِ فَاعِلِهٖ'' کے

الفاظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

۵۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوْا وَلْتُوْجَرُوْا وَلْيَقْضِى اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَاشَآءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى وَقَدْرَوٰى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَبُرَيْدٌ يُكْنٰى اَبَا بُرْدَةَ هُوَ ابْنُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ.

۵۶۹: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شفاعت (سفارش) کیا کرو تاکہ اجر حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر وہی جاری کرتا ہے۔ جو وہ چاہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے۔ برید جن کی کنیت ابو بردہ ہے وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری کے بیٹے ہیں۔

۵۷۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ اَسَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ مظلوم ہوتے ہوئے قتل کیا جائے اور اس کا گناہ آدمؑ کے بیٹے کو نہ پہنچے اس لیے کہ اس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔ عبدالرزاق نے "اَسَنَّ" کی "سَنَّ" کا لفظ ذکر کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى فَاتُّبِعَ

۲۳۱: باب اس شخص کے بارے میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی

۵۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ يَّتَّبِعُهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ يَّتَّبِعُهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۷۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا اس کے لیے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے۔ اور اس سے ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لیے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس کی اتباع کرنے والوں پر اور اس میں بھی ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ نَا

۵۷۲: حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ اَجْرُهُ وَمِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاُتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا۔

نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ[1] جاری کیا اور اس میں اس کی اتباع کی گئی تو اس کے لیے بھی اس کے تبعین کے برابر ثواب ہوگا اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ جبکہ اگر کسی نے برائی کے کسی طریقے کو رواج دیا اور لوگوں نے اس کی اتباع کی تو اس کے لیے بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کی اتباع کرنے والوں کے لیے اور انکے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی اس باب میں حضرت حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جریر بن عبداللہؓ ہی سے مرفوعاً مروی ہے۔ منذر بن جریر بن عبداللہ بھی اسے اپنے والد سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح عبیداللہ بن جریر بھی اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: "یفقّہ" یہ "فقہ" سے مشتق ہے۔ فقہ کے معنی سمجھ بوجھ کے ہیں علم دین کا حاصل ہو جانا اور دین کی سمجھ بوجھ کامل جانا یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں یعنی ایک یہ ہے کہ طہارت، نجاست یا نماز، روزے، زکوٰۃ حج کے مسائل معلوم کرے۔ دین کی سمجھ بوجھ یہ ہے کہ وہ یہ سمجھے کہ اس کے ہر قول وفعل اور حرکت وسکون کا آخرت میں اس سے حساب لیا جائے گا اس کو اس دنیا میں کس طرح رہنا چاہیئے دراصل اسی فکر کا نام دین کی سمجھ بوجھ ہے اسی لئے امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فقہ کی تعریف یہ کی ہے کہ انسان ان تمام کاموں کو سمجھ لے جن کا کرنا اس کے لئے ضروری ہے اور جن سے بچنا اس کے لئے ضروری ہے خواہ وہ کتابوں سے حاصل کرے یا اساتذہ کی صحبت میں بیٹھنے سے حاصل ہو۔ (۲) علم کی تلاش کے لئے جو بھی قدم اُٹھے گا خواہ کوئی دور دراز کا سفر ہو یا چند قدم چلنا ہو سب اس فضیلت میں آئے گا اور علم خواہ ایک مسئلہ ہو اور دین کی ایک بات کا ہو یا پورے شریعہ اسلامیہ کا حاصل کرنا مقصود ہو سب طلب علم ہے اور ہر ایک پر حسب مراتب اجر وثواب ملے گا (۳) جس طرح خدا تعالیٰ نے انسان کی جسمانی ضروریات پانی، ہوا اور آگ وغیرہ کو بالکل عام رکھا ہوا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس بات کو بھی پسند نہیں کرتا کہ انسان کی روحانی ضروریات علم وہدایت پر کوئی پابندی لگائے اور دوسروں تک نہ پہنچنے دے اس لئے مختلف طریقوں سے اسے عام کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اسے روکنے والوں کو طرح طرح کی وعیدیں سنائی گئی ہیں (۴) مقصد یہ ہے کہ وہ علم جو رضائے الٰہی کا ذریعہ تھا اُسے اس حقیر مقصد کے لئے استعمال کرنا اور بھی اس طرح کہ سوائے دنیا کمانے کے کوئی دوسری غرض ہی اس علم سے نہ ہو یہ غلط ہے حضرت حسن بصریؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رسی پر چل کر لوگوں کو کرتب دکھا رہا ہے اور پیسے مانگ رہا ہے فرمایا کہ یہ شخص ان لوگوں سے بہتر ہے جو دین کے ذریعہ دنیا کماتے ہیں (۵) مطلب یہ کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حجت اور دلیل ہے جس طرح قرآن مجید ہے قرآن پاک کو ماننے اور حدیث کو نہ ماننے اور قبول نہ کرے وہ شخص مؤمن نہیں یہ بات بھی لحاظ رکھنے کے قابل ہے کہ حدیث کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس

[1] اچھے طریقے سے مراد یہ ہے کہ کسی سنت کو زندہ کیا یا کسی اسلامی شعار کو جاری کیا یا کسی عمل کو مسنون طریقے کے مطابق جاری کرایا وغیرہ (مترجم)

طرح یاد کرتے اور لکھتے تھے جس طرح قرآن مجید کو لکھتے تھے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ احادیث تحریر کرتے تھے کسی نے کہہ دیا کہ حضور ﷺ کی ہر بات نہ لکھا کرو کیونکہ آپ ﷺ بھی غصہ کی حالت میں ہوتے ہیں جب حضور ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو لکھا کرو میری زبان سے حق بات ہی نکلتی ہے۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی یعنی آپ ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ وحی ہوتی ہے تو بولتے ہیں۔ بہرحال حدیث باب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ ایک شخص حدیث سن کر کہے گا کہ ہمیں کتاب اللہ کافی ہے ہمارے اس دور کے کچھ لوگ مراد ہیں جو منکرینِ حدیث ہیں (۶) بنی اسرئیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں کا مطلب یہ ہے کہ جب تک قرآن وحدیث کے منافی نہ ہو (۷) حدیث باب سے جس طرح کسی سنت یا کسی اسلامی شعار کو جاری پر ثواب کا وعدہ ہے اسی طرح کسی بدعت یا ظالمانہ قانون یا خلاف شریعت ادارہ قائم وجاری کرنے پر وعید شدید بھی سنائی ہے۔

۲۳۲: بَابُ الْاَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ

۵۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا وَ اِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْرَوٰى ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

۵۷۴: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ

۲۳۲: باب سنت پر عمل اور بدعت سے اجتناب کرنے کے بارے میں

۵۷۳: حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت بلیغ وعظ فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو جاری اور دل کانپنے لگے۔ ایک شخص نے کہا یہ تو رخصت ہونے والے شخص کے وعظ جیسا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں۔ فرمایا میں تم لوگوں کو تقویٰ اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ میرے اور خلفاء راشدین مہدیین (ہدایت یافتہ) کی سنت کو لازم پکڑے۔ تم لوگ اسے (سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑلو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ثور بن یزید اسے خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی سے وہ عرباض بن ساریہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۵۷۴: حسن بن علی خلال اور کئی راوی اس حدیث کو ابوعاصم سے وہ ثور بن یزید سے وہ خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی سے وہ عرباض بن ساریہ سے اور وہ

الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَ الْعِرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ يُكْنٰى اَبَا نَجِيحٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ عرباض کی کنیت ابونجیح ہے۔ حجر بن حجر کے واسطہ سے بھی یہ حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہی کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۵۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اِعْلَمْ قَالَ مَا اَعْلَمُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا هُوَ مِصِّيْصِيٌّ شَامِيٌّ وَكَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ.

۵۷۵: حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارثؓ سے فرمایا کہ جان لو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جان لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ جس نے میرے بعد کوئی ایسی سنت زندہ کی جو مردہ ہو چکی تھی تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہوگا جتنا اسی پر عمل کرنے والے کے لیے۔ اس کے باوجود ان کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جس نے گمراہی کی بدعت نکالی جسے اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ پسند نہیں کرتے تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کا ارتکاب کرنے والوں پر ہے اور اس سے انکے گناہوں کے بوجھ میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔ یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیینہ مصیصی شامی ہیں جبکہ کثیر بن عبداللہ، عمرو بن عوف مزنی کے بیٹے ہیں۔

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْاَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحْيٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَ مَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ثِقَةٌ وَاَبُوْهُ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ صَدُوْقٌ اِلَّا اَنَّهٗ رُبَّمَا يَرْفَعُ الشَّيْءَ الَّذِيْ يُوْقِفُهٗ غَيْرُهٗ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ شُعْبَةُ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ

۵۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنی صبح و شام اس حالت میں کر کہ تیرے دل میں کسی کے لیے کوئی برائی نہ ہو پس تو ایسا کر۔ پھر فرمایا اے بیٹے یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا گویا کہ اس نے مجھ سے محبت کی جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے اور یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ محمد بن عبداللہ انصاری اور ان کے والد (دونوں) ثقہ ہیں۔ علی بن زید سچے ہیں لیکن وہ ایسی اکثر روایات کو مرفوع کہہ دیتے ہیں جو دوسرے راوی موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا وہ ابو ولید سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں انہوں

رَفَاعًا وَلَا نَعْرِفُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَنَسٍ رِوَايَةً إِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَدْرَوٰى عَبَّادُ الْمِنْقَرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ ذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَا غَيْرَهُ وَ مَاتَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِيْنَ وَمَاتَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بَعْدَ بِسَنَتَيْنِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِيْنَ.

نے کہا کہ ہم سے علی بن زید نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سعید بن میسب کی صرف یہی طویل روایت معلوم ہے۔ عباد منقری یہ حدیث علی بن زید سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں سعید بن میسب کا ذکر نہیں کرتے۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی اسے نہیں پہچانا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ۹۳ھ میں فوت ہوئے جبکہ سعید بن میسب کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا۔

۲۳۳: بَابُ فِي الْاِنْتِهَاءِ عَمَّانَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۳: باب جن چیزوں سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا انہیں ترک کرنا

۵۷۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْنِيْ مَاتَرَكْتُكُمْ فَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّيْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۷۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اسی پر چھوڑ دو جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں اور جب میں تمہارے لئے کوئی چیز بیان کروں تو اسے مجھ سے سیکھ لیا کرو کیونکہ تم سے پہلی امتیں زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کے متعلق اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

۲۳۴: باب مدینہ کے عالم کی فضیلت کے متعلق

۵۷۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذَا مَنْ عَالِمُ الْمَدِيْنَةِ اِنَّهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوْسٰى يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هُوَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ.

۵۷۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ علم حاصل کرنے کے لیے (دور دراز سے) اونٹوں پر سفر کریں گے۔ وہ لوگ مدینہ کے عالم سے کسی کو علم میں زیادہ نہیں پائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ ہی سے منقول ہے کہ اس عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسحٰق بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ عمری زاہد ہیں ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ یحییٰ بن موسیٰ فرماتے ہیں، عبدالرزاق کا قول ہے کہ وہ عالم مالک بن انسؒ ہیں۔

۲۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَی الْعِبَادَةِ

۵۷۹: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی نَا الْوَلِیْدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ نَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ۔

۵۸۰: حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ نَا عَاصِمُ بْنُ رَجَآءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَبِي الدَّرْدَآءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا اَقْدَمَكَ يَا اَخِيْ قَالَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاجِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَاجِئْتُ اِلَّا فِيْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًى لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَبِهٖ فَقَدْ اَخَذَبِحَظٍّ وَّافِرٍ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ رَجَآءِ بْنِ حَيْوَةَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ عِنْدِيْ بِمُتَّصِلٍ هٰكَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَآءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيْلٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۳۵: باب اس بارے میں کہ علم عبادت سے افضل ہے

۵۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ (یعنی عالم) شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۸۰: حضرت قیس بن کثیر سے روایت ہے کہ مدینہ سے ایک شخص دِمشق میں حضرت ابودرداءؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت درداءؓ نے پوچھا بھائی آپ کیوں آئے۔ عرض کیا ایک حدیث سننے آیا ہوں، مجھے پتہ چلا ہے کہ آپؓ وہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابودرداءؓ نے پوچھا کسی ضرورت کے لیے تو نہیں آئے؟ کہا "نہیں" حضرت درداءؓ نے فرمایا تجارت کے لیے تو نہیں آئے۔ عرض کیا "نہیں"۔ حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا تم صرف اس حدیث کی تلاش میں آئے ہو تو سنو: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اگر کوئی شخص علم کا راستہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا ایک راستہ آسان کر دے گا اور فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے (اس کے پاؤں کے نیچے) اپنے پر بچھاتے ہیں۔ عالم کے لیے آسمان و زمین میں موجود ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے۔ یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں۔ پھر عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور بے شک انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتے بلکہ ان کی میراث علم ہے۔ پس جس نے اسے حاصل کیا اس نے انبیاء کی وراثت سے بہت سارا حصہ حاصل کر لیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف عاصم بن رجاء بن حیوۃ کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ محمود بن خداش نے بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ خِدَاشٍ.

پھر عاصم بن رجاء بن حیوۃ بھی داؤد بن قیس سے وہ ابو درداءؓ اور وہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور یہ محمود بن خداش کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۵۸۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُنْسِيَ اَوَّلَهُ اٰخِرُهُ فَحَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ هُوَ عِنْدِيْ مُرْسَلٌ وَلَمْ يُدْرِكْ عِنْدِيْ ابْنُ اَشْوَعَ يَزِيْدَ بْنَ سَلَمَةَ وَابْنُ اَشْوَعَ اِسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ اَشْوَعَ.

۵۸۱: حضرت یزید بن سلمہ جعفیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ علیہ السلام میں نے آپ علیہ السلام سے بہت سی احادیث سنی ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بعد والی احادیث یاد کرتے کرتے پہلی حدیثیں بھلا نہ دوں۔ لہٰذا آپؐ مجھے کوئی جامع کلمہ بتائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ تم جانتے ہو اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں اور یہ میرے نزدیک مرسل ہے کیونکہ ابن اشوع کی یزید بن سلمہ سے ملاقات نہیں ہوئی ان کا نام سعید بن اشوع ہے۔

۵۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا خَلَفُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عَوْفٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ خَلَفِ بْنِ اَيُّوْبَ الْعَامِرِيِّ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا يَرْوِيْ عَنْهُ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ كَيْفَ هُوَ.

۵۸۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے یہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو منافق میں کبھی جمع نہیں ہوسکتیں اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے عوف کی سند سے صرف خلف بن ایوب عامری کی روایت سے جانتے ہیں۔ ہم نے ان سے محمد بن علاء کے علاوہ کسی کو روایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور اس کا حال مجھے معلوم نہیں۔

۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ نَا الْقَاسِمُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ سَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ

۵۸۳: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا تذکرہ کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جیسے میری تمہارے ادنیٰ ترین آدمی پر۔ پھر فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ، فرشتے اور تمام اہل زمین و آسمان یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں (بھی) اس شخص کے لیے دعا خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ میں نے ابو عمار حسین بن حریث کو فضل بن عیاض کے حوالے سے کہتے

الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُولُ عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعٰى كَبِيْرًا فِي مَلَكُوْتِ السَّمٰوَاتِ۔

ہوئے سنا کہ ایسا عالم جو لوگوں کو علم سکھاتا ہے آسمان میں بڑا آدمی پکارا جاتا ہے۔

۵۸۴: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۵۸۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن بھلائی اور خیر کی باتیں سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہاء جنت پر ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَخْزُوْمِيُّ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ۔

۵۸۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمت کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے لہٰذا اسے جہاں بھی پائے وہی اس کا مستحق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اور ابراہیم بن فضل مخزومی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

خلاصۃ الباب : ائمہ سلف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بدعت دین میں نئی ایجاد کا نام ہے پس ہر وہ چیز جو گھڑ لی گئی ہو مگر دین نہ سمجھی جائے تو وہ بدعت نہیں کہلائے گی اور اسی طرح وہ ملبوسات یا دنیاوی، معاشی معاملات سے متعلق چیزیں مثلاً کھانے اور آلات وغیرہ بھی جن سے ممانعت نہ فرمائی گئی ہو بدعت نہ ہوگی اس طرح اصطلاحی مذموم معنی کا اطلاق بدعت کی تمام قسموں پر ہوتا ہے مثلاً قسم اول: اعتقادی بدعت جیسے شرک کی تمام قسمیں۔ قسم دوم: قولی بدعت جیسے شرکیہ کلمات اور وظائف۔ قسم سوم: فعلی بدعت جیسے مبتدعین کے میلاد، عرس، میلہ اسقاط وغیرہ میں گھڑے ہوئے افعال اور ثواب رسول اللہ ﷺ کی پیروی و اتباع میں ہے نئی ایجاد میں نہیں۔ قرآن کریم کی کئی آیات میں یہ مضمون بیان ہوا ہے اور امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں باب باندھا ہے باب الاقتداء بافعال النبی ﷺ یعنی باب ہے نبی کریم ﷺ کی اقتداء کے بارے میں اور ہدایت رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے اسی وجہ سے اسلاف رحمہم اللہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کو لازم قرار دیتے تھے چنانچہ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ عقل کے فوائد میں سے تمہارے لئے یہ منفعت کافی ہے کہ وہ تجھے نبی کریم ﷺ کی سچائی تک پہنچا دے اور اتباع کو لازم پکڑو کہ اس کے سوا تجھے سلامتی نصیب نہیں ہوسکتی۔ مواہب لدنیہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی کئی علامتیں ہیں جن میں سے سب سے بڑی علامت ان کی پیروی کرنا' ان کی سنت کو معمول بنانا' ان کی راہ پر چلنا' ان کی سیرت اپنانا ان کے احکام سے چمٹے رہنا۔ اس کے برعکس اہل بدعت نے اپنے بڑوں اور سرداروں کا اتباع کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تابع داری چھوڑ دی اور دین میں ایسی ایسی چیزیں بڑھا دیں جو دین میں نہیں تھیں جس طرح عبادات کے اوقات کی تخصیص کرنا مثلاً سورۂ ملک پڑھنے اور میت کو ثواب پہنچانے کے لئے جمعرات کو خاص کرنا اسی طرح چہلم اور برسی کو سورتوں کی تلاوت کے لئے خاص کرنا' علیٰ ہذا القیاس کئی قسم کی بدعات گھڑی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول ﷺ کی تابعداری جس طرح فعل (کرنے) میں ہے اسی طرح ترک (چھوڑنے) میں بھی ضروری ہے یعنی جو کام قولاً و فعلاً اور تقریراً ثابت نہ ہو اس کے ترک یعنی چھوڑنے کو بھی اتباع کہیں گے۔ دوسری چیز نبی کریم ﷺ نے یہ فرمائی کہ میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی اقتداء کرے تو چاہئے کہ محمد ﷺ کے اصحاب کی پیروی کرے کہ یہ حضرات دلوں کے اعتبار سے اس امت کے نیک ترین، علم کے اعتبار سے نہایت گہرے، تکلف کے اعتبار سے کم تر، سیرت و کردار کے اعتبار سے سیدھے اور حال کے اعتبار سے بہت عمدہ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے نبی ﷺ کی صحابیت کے لئے منتخب فرمایا ان کی فضیلت کو پہچانو اور ان کے نقش قدم پر چلو کہ یہ حضرات سیدھی ہدایت پر ہی تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں سنت کی بنیاد ہمارے نزدیک صحابہ کرامؓ کے عمل پر مضبوطی سے جمے رہنا، ان کی پیروی کرنا اور بدعت کو ترک کر دینا ہی ہے کہ ہر بدعت گمراہی کا ذریعہ ہے اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرامؓ کی اتباع خصوصاً خلفائے راشدین کی سنت پر چلنا اور ان کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلنے میں ہی نجات ہے (۲) علم عبادت سے افضل ہے اس لئے علم سے جائز و ناجائز، حلال و حرام، اللہ تعالیٰ کی مرضی و ناراضگی معلوم ہوتی ہے انسان علم کی بدولت بہت ساری گمراہیوں اور خرابیوں سے بچ جاتا ہے نیز عبادت کا فائدہ صرف عبادت کرنے والے کو ہوتا ہے اور علم کا فائدہ متعدی ہے کہ دوسروں تک پہنچتا ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دین کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نماز نفل پڑھنے سے افضل ہے۔ امام ترمذیؒ کے ترجمۃ الباب سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ فقہ قرآن و حدیث کی اصطلاح ہے نئی چیز نہیں۔ فَتَدَبَّرُوْا

اَبْوَابُ الْاِسْتِئْذَانِ وَالْاٰدَابِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
آداب اور اجازت لینے کے متعلق
رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۲۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

۵۸۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۳۶: باب سلام کو پھیلانے کے بارے میں

۵۸۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ اور تم اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو۔ وہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور رواج دو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن سلامؓ شریح بن ہانی بواسطہ والد، عبداللہ بن عمروؓ، براءؓ، انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۲۳۷: بَابُ مَاذُكِرَ فِيْ فَضْلِ السَّلَامِ

۵۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُرَيْرِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ رَجَآءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۲۳۷: باب سلام کی فضیلت کے بارے میں

۵۸۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا ''السلام علیکم'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ پھر دوسرا آدمی حاضر ہوا اور کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے بیس نیکیاں ہیں۔ پھر تیسرا شخص آیا اور اس نے کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں۔ اس سند یعنی عمران بن حصین کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں

غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَلِيٍّ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ.

حضرت ابوسعیدؓ، علی رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۲۳۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَنَّ الْاِسْتِيْذَانَ ثَلَاثٌ

۲۳۸: باب داخل ہونے کے لیے تین مرتبہ اجازت لینا

۵۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَ اَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَيَّ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ قَالَ مَاهٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ اَوْ لَا فَعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَاَتَانَا وَ نَحْنُ رُفْقَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَهُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا اَصَابَكَ فِيْ هٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ فَاَنَا شَرِيْكُكَ قَالَ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَاكُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاُمِّ طَارِقٍ مَوْلَاةِ سَعْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْجُرَيْرِيُّ اِسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ يُكْنٰى اَبَا مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا غَيْرُهٗ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبُوْ نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ اِسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ.

۵۸۸: حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰؓ نے عمرؓ سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی اور فرمایا ''السلام علیکم'' کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟ عمرؓ نے کہا یہ ایک مرتبہ ہوا۔ پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا ''السلام علیکم'' کیا میں اندر آسکتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ''دو مرتبہ''۔ پھر حضرت موسیٰ نے کچھ دیر ٹھہر کر پھر کہا ''السلام علیکم'' کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا ''تین مرتبہ'' پھر حضرت ابوموسیٰؓ واپس چلے گئے تو حضرت عمرؓ نے دربان سے پوچھا کہ انہوں نے کیا کیا؟ اس نے عرض کیا واپس چلے گئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آئے تو پوچھا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا یہ سنت ہے۔ عمرؓ نے فرمایا یہ سنت ہے۔ اللہ کی قسم تم مجھے کوئی دلیل پیش کرو اور گواہ لاؤ ورنہ میں تم پر سختی کروں گا۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اس پر ابو موسیٰؓ انصاریوں کی ایک جماعت کے پاس آئے اور فرمایا: اے انصار کیا تم لوگ احادیث رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ جاننے والے نہیں ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اجازت تین مرتبہ مانگی جائے اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جائے ورنہ واپس چلا جائے۔ اس پر لوگ حضرت ابو موسیٰؓ سے مذاق کرنے لگے۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں میں نے سر اٹھایا اور کہا کہ اس معاملے میں آپ کو عمرؓ سے جو سزا ملے اس میں میں بھی آپ کا شریک ہوں۔ پھر ابوسعیدؓ حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ابوموسیٰؓ کی بات کی تصدیق کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ مجھے معلوم نہیں تھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ و ام طارقؓ (جو سعدؓ کی مولیٰ ہیں) سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جریری کا نام سعدی بن ایاس اور کنیت ابومسعود ہے۔ یہ حدیث کئی راوی ان کے علاوہ ابونضرہ عبدیؒ سے

بھی نقل کرتے ہیں۔ ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

۵۸۹: حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ ثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَ نْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَا ثًا فَاَذِنَ لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ زُمَيْلٍ اِسْمُهٗ سِمَاكُ الْحَنَفِيُّ وَاِنَّمَا اَنْكَرَ عُمَرُ عِنْدَنَا عَلٰى اَبُوْ مُوْسٰى حِيْنَ رَوٰى اَنَّهٗ قَالَ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اَذِنَ لَكَ وَ اِلَّا فَارْجِعْ وَقَدْكَانَ عُمَرُ اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَا ثًا فَاَذِنَ لَهٗ وَلَمْ يَكُنْ عَلِمَ هٰذَا لَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنْ اَذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ۔

۵۸۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ (داخل ہونے کی) اجازت مانگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر اعتراض اس بات پر کیا تھا کہ تین مرتبہ میں اجازت نہ ملے تو لوٹ جانا چاہیے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہیں تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مرتبہ اجازت مانگو ملے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس ہو جاؤ۔

فائدہ: اس حدیث سے پہلی حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوموسیٰؓ کو تین دفعہ سلام کے بعد واپس چلے جانے پر حکم دیا کہ گواہ لاؤ تو ابوسعید نے گواہی دی تو اس کو معتبر جانا مطلب یہ کہ صحابہ ؓ خصوصاً فقیہ صحابہؓ اس زمانے میں بہت متشدد تھے کہ کوئی بات ایسی نہ ہو جس کی سند یا شہادت نہ ہو۔

۲۳۹۔ بَابُ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

۲۳۹: باب سلام کا جواب کیسے دیا جائے

۵۹۰: حَدَّثَنَااِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَكَرَالْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ فَقَالَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَصَحُّ۔

۵۹۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی اور پھر حاضر خدمت ہو کر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''وعلیک'' جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر انہوں نے طویل حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے یحییٰ بن سعید قطان بھی عبیداللہ بن عمر سے اور وہ سعید مقبری سے نقل کرتے ہیں۔ پس اس میں یوں کہا کہ سعید مقبری کے باپ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے۔ یحییٰ بن سعید کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۲۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَبْلِيْغِ السَّلَامِ

۲۴۰: باب کسی کو سلام بھیجنے کے متعلق

۵۹۱: حَدَّثَنَاعَلِيُّ بْنُ مُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُبْنُ فُضَيْلٍ

۵۹۱: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ

فُضَیْلٍ عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ اَنَّ عَآئِشَۃَ حَدَّثَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا اِنَّ جِبْرَئِیْلَ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ نُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرَوَاہُ الزُّھْرِیُّ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ.

رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا کہ جبرئیلؑ تمہیں سلام کہتے ہیں ۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا'' وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' ۔اس باب میں بنونمیر کے ایک شخص سے بھی روایت منقول ہے جسے اس نے بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی اسے ابوسلمہؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۴۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ

۲۴۱: باب پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت کے متعلق

۵۹۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْاَسَدِیُّ عَنْ اَبِیْ فَرْوَۃَ الرَّھَاوِیِّ یَزِیْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَانِ یَلْتَقِیَانِ اَیُّھُمَا یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ اَوْ لَا ھُمَا بِاللّٰہِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ اَبُوْ فَرْوَۃَ الرَّھَاوِیُّ مُقَارِبُ الْحَدِیْثِ اِلَّا اَنَّ ابْنَہٗ مُحَمَّدَ ابْنَ یَزِیْدَ رَوٰی عَنْہُ مَنَاکِیْرَ.

۵۹۲: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ جب دو آدمیوں کی ملاقات ہو تو کون پہلے سلام کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے زیادہ نزدیک ہوگا وہ سلام میں پہل کرے گا ۔یہ حدیث حسن ہے ۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابوفروہ رہاوی مقارب الحدیث ہے لیکن اس کے بیٹے نے اس سے کچھ منکر احادیث نقل کی ہیں۔

۲۴۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اِشَارَۃِ الْیَدِ فِی السَّلَامِ

۲۴۲: باب سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت

۵۹۳: حَدَّثَنَاقُتَیْبَۃُ نَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَھُوْدِ الْاِشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَۃُ بِالْاَکُفِّ ھٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَرَوٰی ابْنُ الْمُبَارَکِ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ لَھِیْعَۃَ فَلَمْ یَرْفَعْہُ.

۵۹۳: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے علاوہ کسی اور کی مشابہت اختیار کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ۔ یہود ونصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے اور عیسائیوں کا سلام ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے ۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابن مبارک اسے ابن لہیعہ سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۲۴۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّسْلِیْمِ عَلَی الصِّبْیَانِ

۲۴۳: باب بچوں کو سلام کرنے کے متعلق

۵۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوالْخَطَّابِ زِیَادُ بْنُ یَحْیَی الْبَصْرِیُّ نَا

۵۹۴: حضرت سیّار فرماتے ہیں کہ میں ثابت بنانی کے ساتھ

اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

جا رہا تھا کہ بچوں پر گزر ہوا تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ میں حضرت انسؓ کے ساتھ تھا آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے بچوں کو سلام کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ثابت سے نقل کیا ہے۔ پھر یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت انسؓ سے منقول ہے۔ قتیبہ بھی اسے جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى النِّسَآءِ

۲۴۴: باب عورتوں کو سلام کرنے متعلق

۵۹۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَهْرَامَ اَنَّهٗ سَمِعَ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَآءَ بِنْتَ يَزِيْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَّ عُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ وَاَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا بَاْسَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ شَهْرٌ حَسَنُ الْحَدِيْثِ وَقَوّٰى اَمْرَهٗ وَقَالَ اِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيْهِ ابْنُ عَوْنٍ ثُمَّ رَوٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ شَهْرًا نَزَكُوْهُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ النَّضْرُ نَزَكُوْهُ اَيْ طَعَنُوْا فِيْهِ.

۵۹۵: حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں سے گزرے تو عورتوں کی ایک جماعت وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے سلام کیا پھر راوی عبدالحمید نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ عبدالحمید بن بہرام کی شہر بن حوشب سے روایت میں کوئی حرج نہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ شہر بن حوشب حدیث میں اچھا اور قوی ہے لیکن ابن عوف نے ان پر اعتراض کیا ہے پھر ابن عوف خود ہی ہلال بن ابی زینب سے شہر ہی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ ابو داؤد، نضر بن شمیل سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عوف سے سنا کہ محدثین نے شہر بن حوشب کو چھوڑ دیا ہے۔ ابو داؤد نضر کا قول نقل کرتے ہیں کہ چھوڑنے سے مراد ان پر لعن کرنا ہے۔

۲۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ

۲۴۵: اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

۵۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الْاَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ

۵۹۶: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹے جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کیا کرو۔ اس سے تم پر بھی برکت ہوگی اور گھر والوں پر

فَسَلِّمْ تَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

بھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۴۶ : بَابُ السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

۵۹۷ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا سَعِيْدُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ذَاهِبٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

۲۴۶ : باب کلام سے پہلے سلام کرنے کے متعلق

۵۹۷ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کلام سے پہلے کیا جانا چاہیے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ کسی کو اس وقت تک کھانے کے لیے نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ عنبسہ بن عبدالرحمٰن حدیث میں ضعیف اور ناقابل اعتبار ہے۔ محمد بن زاذان منکر الحدیث ہے۔

۲۴۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلَى الذِّمِّيِّ

۵۹۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَأُ وَالْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۹۹ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَهْطًا مِّنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ

۲۴۷ : باب اس بارے میں کہ ذمی (کافر) کو سلام کرنا مکروہ ہے

۵۹۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود ونصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور اگر ان میں سے کسی کو راستے میں پاؤ تو اسے تنگ راستے کی طرف گزرنے پر مجبور کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۹ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا ''السام علیک'' (یعنی تم پر موت آئے) آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا وعلیکم'' (تم پر ہو) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا تم ہی پر سام (موت) اور لعنت ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ نے ان کی بات نہیں سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے بھی تو انہیں ''وعلیکم'' کہہ کر جواب دے دیا تھا۔ اس باب میں حضرت ابو

وَاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بصرہ غفاری، ابن عمرؓ، انسؓ اور ابی عبدالرحمٰن جہنی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّلَامِ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَيْرُهُمْ

۲۴۸: باب جس مجلس میں مسلمان اور کافر ہوں ان کو سلام کرنا

۶۰۰: حَدَّثَنَايَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۰۰: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں یہودی بھی تھے اور مسلمان بھی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَسْلِيْمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ

۲۴۹: باب اس بارے میں کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے

۶۰۱: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شِبْلٍ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ اِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۶۰۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑی تعداد زیادہ کو سلام کرے۔ ابن مثنیٰ اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ، فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ، اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ ایوب سختیانی، یونس بن عبید اور علی بن زید کہتے ہیں کہ حسن کا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع نہیں۔

۶۰۲: حَدَّثَنَاسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا حَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْهَانِئُ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اِسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ.

۶۰۲: حضرت فضالہ بن عبیدہ کہتے ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھڑ سوار پیدل چلنے والے کو، چلنے والا کھڑے کو اور تھوڑی تعداد والے زیادہ کو سلام کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعلی جہنی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

۶۰۳: حَدَّثَنَاسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

۶۰۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْكَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْكَثِیْرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو، چلنے والا، بیٹھنے والے کو اور تھوڑی (لوگ) زیادہ کو سلام کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۰: بَابُ التَّسْلِیْمِ عِنْدَ الْقِیَامِ وَالْقُعُوْدِ

۷۰۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَالَهُ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْرُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ اَیْضًا عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۲۵۰: باب اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کرنا

۷۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو انہیں سلام کرے پھر اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے اور جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور ان میں سے پہلی اور آخری مرتبہ سلام کرنا دونوں ہی ضروری ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے عجلان بھی سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۲۵۱: بَابُ الْاِ سْتِیْذَانِ قُبَالَةَ الْبَیْتِ

۷۰۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا بْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهُ فِی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ یُّؤْذَنَ لَهُ فَرَاٰی عَوْرَةَ اَهْلِهِ فَقَدْاَتٰی حَدًّا لَا یَحِلُّ لَهُ اَنْ یَاتِیَهُ لَوْاَنَّهُ حِیْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهُ اِسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَیْنَیْهِ مَاعَیَّرْتُ عَلَیْهِ وَاِنْ مَرَّرَجُلٌ عَلٰی بَابٍ لَا سِتْرَلَهُ غَیْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِیْئَةَ عَلَیْهِ اِنَّمَا الْخَطِیْئَةُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ لَهِیْعَةَ وَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیُّ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ.

۲۵۱: باب گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا

۷۰۵: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اجازت ملنے سے پہلے پردہ اٹھا کر کسی کے گھر میں نظر ڈالی گویا کہ اس نے گھر کی چھپی ہوئی چیز دیکھ لی اور اس نے ایسا کام کیا جو اس کے لیے حلال نہیں تھا۔ پھر اگر اندر جھانکتے وقت سامنے سے کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر کچھ غیر شانہ کھاتا (یعنی بدلہ نہ دلاتا) اور اگر کوئی شخص کسی ایسے دروازے کے سامنے سے گزرا جس پر پردہ نہیں تھا اور وہ بند بھی نہیں تھا پھر اس کی گھر والوں پر نظر پڑ گئی تو اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں بلکہ گھر والوں کی غلطی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کے مثل صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

۲۵۲: بَابُ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ دَارِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ

۷۰۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ بَیْتِهِ

۲۵۲: باب بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا

۷۰۶: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں تھے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کے گھر میں جھانکا تو آپ

فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاهْوٰى اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

علیہ اپنے ہاتھ میں تیر لے کر اس کی طرف لپکے وہ پیچھے ہٹ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِىِّ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِىْ حُجْرَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَاةٌ يَحُكُّ بِهَا رَاْسَهُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِىْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۰۷: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ علیہ کے حجرۂ مبارک کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکا آپ علیہ کے پاس ایک برش تھا جس سے آپ علیہ سر کو کھجا رہے تھے۔ نبی اکرم علیہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ اجازت لینا اسی لیے شروع کیا گیا ہے کہ پردہ تو آنکھ ہی سے ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۳: بَابُ التَّسْلِيْمِ قَبْلَ الْاِسْتِئْذَانِ

۲۵۳: باب اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرنا

۶۰۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَاءٍ وَضَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِىْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ وَلَمْ اُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَاَدْخُلُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَاَخْبَرَنِىْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَرَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ اَيْضًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِثْلَ هٰذَا.

۶۰۸: حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دودھ، پیوسی (یعنی بوہلی) اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے۔ کلدہ بن حنبلؓ کہتے ہیں کہ میں اجازت مانگے اور سلام کیے بغیر داخل ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس جاؤ اور سلام کر کے اجازت مانگو اور یہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔ عمرو کہتے ہیں مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے سنائی اور انہوں نے کلدہ کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابوعاصم بھی ابن جریج سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۶۰۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِىْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۰۹: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا نبی اکرم علیہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ علیہ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں: آپ علیہ نے فرمایا: میں میں: گویا کہ آپ علیہ نے اسے ناپسند کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ طُرُوْقِ الرَّجُلِ اَهْلَهٗ لَیْلاً

۶۱۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ نُبَیْحٍ الْعَنَزِیِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ اَنْ یَّطْرُقُوا النِّسَآءَ لَیْلاً وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ اَنْ یَّطْرُقُوا النِّسَآءَ لَیْلاً قَالَ فَطَرَقَ رَجُلَانِ بَعْدَ نَهْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلاً۔

۲۵۴: باب اس بارے میں کہ سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے

۶۱۰: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سفر سے رات کو واپس آنے پر عورتوں کے پاس داخل ہونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انسؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ ہی سے مرفوعاً منقول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو سفر سے واپسی پر عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا لیکن دو آدمیوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور داخل ہوگئے تو دونوں نے اپنی اپنی بیوی کے پاس ایک ایک آدمی کو پایا۔

۲۵۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَتْرِیْبِ الْکِتَابِ

۶۱۱ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا شَبَابَةُ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَتَبَ اَحَدُکُمْ کِتَابًا فَلْیُتَرِّبْهُ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ لَا نَعْرِفُهٗ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَمْزَةُ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو النُّصَیْبِیُّ وَهُوَ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ۔

۲۵۵: باب مکتوب (خط) کو خاک آلود کرنا

۶۱۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کچھ لکھے تو اسے خاک آلود کر لینا چاہیے کیونکہ یہ حاجت کو زیادہ پورا کرنا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے ابوزبیر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حمزہ، عمرو نصیبی کے بیٹے ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

۲۵۶ : بَابٌ

۶۱۲ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ اُمِّ سَعْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَیْنَ یَدَیْهِ کَاتِبٌ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰی اُذُنِکَ فَاِنَّهٗ اَذْکَرُ لِلْمُمْلِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ اِسْنَادٌ ضَعِیْفٌ مُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ وَعَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُضَعَّفَانِ فِی الْحَدِیْثِ۔

۲۵۶: باب

۶۱۲: حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے سامنے کاتب (لکھنے والا) بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ اس سے کہہ رہے تھے کہ قلم کو کان پر رکھو اس لیے کہ اس سے مضمون زیادہ یاد آتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہے کیونکہ محمد بن زاذان اور عنبسہ بن عبدالرحمٰن دونوں حدیث میں ضعیف ہیں۔

۲۵۷ : بَابٌ فِیْ تَعْلِیْمِ السُّرْیَانِیَّةِ

۲۵۷: باب سریانی زبان کی تعلیم

۷۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ لَهٗ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُوْدٍ وَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِيْ قَالَ فَمَا مَرَّبِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهٗ لَهٗ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهٗ كَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَقَدْ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُوْلُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ.

۷۱۳: حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے لیے یہودیوں کی کتاب سے کچھ کلمات سیکھنے کا حکم دیا اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے یہودیوں پر بالکل اطمینان ہیں کہ وہ میرے لیے صحیح لکھتے ہیں۔ حضرت زید فرماتے ہیں کہ پھر میں نے نصف مہینے کے اندر اندر (سریانی زبان) سیکھ لی۔ چنانچہ جب میں سیکھ گیا تو آپ ﷺ اگر یہودیوں کو کچھ لکھواتے تو میں لکھتا اور اگر ان کی طرف سے کوئی چیز آتی تو اسے بھی پڑھ کر سناتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت زید بن ثابتؓ سے منقول ہے۔ اعمش، ثابت بن عبید سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن ثابت نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔

۲۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

۲۵۸: باب مشرکین سے خط وکتابت کرنے کے متعلق

۷۱۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهٖ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۷۱۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے پہلے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر سرکش کو خطوط لکھوائے جن میں انہیں اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ یہ نجاشی وہ نہیں جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۹: بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ اِلٰى اَهْلِ الشِّرْكِ

۲۵۹: باب مشرکین کو کس طرح خط تحریر کیا جائے

۷۱۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَاَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۷۱۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابوسفیان بن حرب نے انہیں بتایا کہ ہرقل نے انہیں کچھ لوگوں کے ساتھ تجارت کے لیے شام جانے کے موقع پر پیغام بھیجا تو سب اس کے دربار میں حاضر ہوئے۔ پھر ابوسفیان نے حدیث ذکر کی اور کہا کہ: ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا اس میں لکھا ہوا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ...... یہ تحریر اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے ہرقل کی طرف بھیجی گئی ہے جو روم کا بڑا حاکم ہے۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کے راستے کی اتباع کرے امابعد (اس کے بعد)۔ یہ

وَاَبُوْ سُفْيَانَ اِسْمُهٗ صَخْرُبْنُ حَرْبٍ.

حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

۲۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ خَتْمِ الْكِتَابِ

۲۶۰: باب خط پر مہر لگانے کے متعلق

۶۱۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۱۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عجمیوں کو خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ لوگ بغیر مہر کے کوئی چیز قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ آپؐ نے ایک انگوٹھی بنوائی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں گویا کہ میں آپؐ کی ہتھیلی میں (اب بھی) اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ جس میں آپؐ کی مہر تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۱: بَابُ كَيْفَ السَّلَامُ

۲۶۱: باب سلام کی کیفیت کے بارے میں

۶۱۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِيْ قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَ اَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بِنَا اَهْلَهٗ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُهٗ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ نَصِيْبَهٗ وَنَرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهٗ فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَاْتِيْ شَرَابَهٗ فَيَشْرَبُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۱۷: حضرت مقداد بن اسودؓ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی مدینہ میں آئے۔ ہمارے کان اور آنکھیں بھوک کی وجہ سے کمزور ہوگئی تھیں۔ ہم خود کو صحابہؓ کے سامنے پیش کرتے تو کوئی ہمیں قبول نہ کرتا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لے کر اپنے گھر تشریف لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں ان کا دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہم ان کا دودھ دوہتے اور ہر ایک اپنے حصے کا دودھ پی لیتا اور آپ ﷺ کا حصہ رکھ دیتا۔ نبی اکرم ﷺ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے کہ سونے والا نہ جاگتا اور جاگنے والا سن لیتا۔ پھر مسجد جاتے اور نماز پڑھتے پھر واپس آتے اور اپنے حصے کا دودھ پیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلٰى مَنْ يَّبُوْلُ

۲۶۲: باب اس بارے میں کہ پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے

۶۱۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (سلام کا) جواب نہیں دیا۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن یوسف سے وہ سفیان

وَسَلَّمَ السَّلَامَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيسَا بُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَآءِ وَجَابِرٍ وَالْبَرَآءِ وَالْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سے اور وہ ضحاک بن عثمان سے اس سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت علقمہ بن فغواء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يَقُولَ عَلَيْکَ السَّلَامُ مُبْتَدِءً ا

۲۶۳: باب اس بارے میں کہ ابتداء میں ''علیک السلام'' کہنا مکروہ ہے

۶۱۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا خَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيهِمْ وَلَا اَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِکَ قُلْتُ عَلَيْکَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْکَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْکَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ عَلَيْکَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ اِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْکَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ اَبُو غِفَارٍ عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَاَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

۶۱۹: حضرت ابوتمیمہ ہجیمی اپنی قوم کے ایک شخص کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے نکلا تو آپ ﷺ کو نہ پا کر ایک جگہ بیٹھ گیا اتنے میں چند لوگ آئے نبی اکرم ﷺ بھی انہی میں تھے۔ میں آپ ﷺ کو نہیں پہچانتا تھا۔ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان صلح کرا رہے تھے۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو کچھ لوگ آپ ﷺ کے ساتھ اٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ: میں نے جب یہ دیکھا تو میں بھی کہنے لگا ''علیک السلام'' یا رسول اللہ ﷺ (تین مرتبہ اسی طرح کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میت کی دعا ہے پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے ملے تو کہے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' پھر آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا ''علیک ورحمۃ اللہ'' ابوغفار یہ حدیث ابوتمیمہ ہجیمی سے اور وہ ابی جری جابر بن سلیم ہجیمی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ الحدیث ابوتمیمہ کا نام ظریف بن مجالد ہے۔

۶۲۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ اَبِي غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ الطَّائِيِّ عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ عَلَيْکَ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْکَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْکَ وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً هٰذَا

۶۲۰: حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ''علیک السلام'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''علیک السلام نہ کہو بلکہ ''السلام علیکم'' کہو۔ راوی نے پورا واقعہ بیان کیا۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۱ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۶۲۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب بات کرتے تو اسے بھی تین (ہی) مرتبہ دہراتے۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب : استیذان کے معنی ہیں اجازت طلب کرنا الادب کے معنی ہیں وہ قول وفعل جس کو اچھا اور قابل تعریف کہا جائے ۔ادب وتہذیب کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہو چنانچہ شریعت نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے گھر جائے تو پہلے دروازے پر کھڑے ہو کر گھر میں آنے کی اجازت طلب کرے اگر صاحب خانہ گھر میں بلائے تو دروازے کے اندر قدم رکھے ورنہ وہیں سے واپس چلا جائے اس حکم کی بنیاد قرآن کریم آیت کریمہ ''اے ایمان والو اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک گھر والوں سے اجازت حاصل نہ کرو اور ان کو سلام نہ کرلو'' اس بارہ میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ دروازے پر کھڑے ہو کر اہل خانہ کو سلام کیا جائے اور ساتھ ہی اجازت طلب کی جائے ۔حدیث باب میں ایمان کو موقوف کیا ہے محبت پر اور آپس میں محبت ہوتی ہے سلام پھیلانے اور اس کو رواج دینے سے (۲) اگر کوئی شخص کسی کی طرف سے سلام پہنچائے تو مسنون طریقہ یہ ہے کہ سلام پہنچانے والے پر بھی سلام بھیجا جائے اور جس کی طرف سے اس نے سلام پہنچایا ہے اس پر بھی یعنی اس طرح کہے وعلیک وعلیہ السلام (۳) حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے کسی بھی فعل وطریقہ اور خاص طور پر سلام کرنے کے ان دونوں کے طریقوں کی مشابہت اختیار نہ کرنی چاہئے (۴) سلام میں پہل کرنے سے تکبر کی بیماری سے نجات ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے (۵) عورتوں کو سلام کرنے کی اجازت آنحضرت ﷺ کے لئے خاص تھی کسی دوسرے مسلمان کے لئے اجازت نہیں ہے کہ وہ اجنبی عورتوں کو سلام کرے کیونکہ یہ مکروہ ہے ہاں اگر کوئی عورت اتنی عمر رسیدہ ہو کہ اس کو سلام کرنے سے کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا کوئی خوف نہ ہو اور کسی دوسروں کی نظر میں کسی بدگمانی کا سبب بھی نہ بنتا ہو تو جائز ہے (۶) چند مواقع میں سلام نہیں کرنا چاہئے یعنی مکروہ ہے (۱) جب کوئی پانی پی رہا ہو یا کھانا کھا رہا ہو (۲) اگر وظیفہ پڑھتا ہو (۳) یا قرآن پڑھتا ہو (۴) اگر کوئی گناہ میں مشغول ہو جیسے شطرنج کے کھیل وغیرہ (۵) پیشاب وغیرہ کے وقت سلام کرنا مکروہ ہے۔

۲۶۴ : بَابٌ

۲۶۴: باب

۶۲۲ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۲۲: حضرت ابو واقد لیثی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ گئے اور ایک چلا گیا ۔وہ دونوں جب وہاں کھڑے ہوئے تو ایک نے لوگوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ دیکھی اور

وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُ هُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُ كُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ وَاقِدِ اللَّيْثِيُّ اِسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَاَبُوْ مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاسْمُهُ يَزِيْدُ وَيُقَالُ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

وہاں بیٹھ گیا جبکہ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ان تینوں کا حال نہ بتاؤں۔ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف ٹھکانہ بنانا چاہا تو اللہ نے اسے پناہ دے دی۔ دوسرے نے شرم کی (اور پیچھے بیٹھ گیا) تو اللہ نے اسے بخش دیا اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ بھی اس سے اس سے منہ پھیرلیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔ ان کا نام یزید ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔

۶۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكٍ.

۶۲۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسل کی مجلس میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اسے زہیر بن معاویہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

۲۶۵: بَابُ مَاجَاءَ عَلَى الْجَالِسِ فِي الطَّرِيْقِ

۲۶۵: باب راستے میں بیٹھنے والوں کی ذمہ داری کے متعلق

۶۲۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَاَعِيْنُوا الْمَظْلُوْمَ وَاهْدُوا السَّبِيْلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۶۲۴: حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے لیے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو ہر سلام کرنے والے کا جواب دو، مظلوم کی مدد کرو اور بھولے بھٹکے کو راستہ بتاؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو شریح خزاعیؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

۲۶۶: باب مصافحے کے متعلق

۶۲۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا حَنْظَلَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ وَصَدِيْقَهُ اَيَنْحَنِيْ لَهُ قَالَ لَا قَالَ

۶۲۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اگر ہم میں سے کوئی اپنے کسی بھائی یا دوست کو ملے تو کیا اس کے لیے جھکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا

أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لاَ قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

نہیں۔عرض کیا: تو کیا اس سے گلے مل کر اس کا بوسہ لے۔آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔اس نے پوچھا: کیا اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے۔آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن ہے۔

۶۲۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۲۶: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ کرامؓ میں مصافحہ کرنے کا رواج تھا حضرت انسؓ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعُدَّهُ مَحْفُوْظًا وَقَالَ اِنَّمَا اَرَادَ عِنْدِيْ حَدِيْثَ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ مَّنْ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ سَمَرَ اِلاَّ لِمُصَلٍّ اَوْ مُسَافِرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ اِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ.

۶۲۷: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مصافحہ کرنا (یعنی ہاتھ پکڑنا) سلام کی تکمیل ہے۔یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف یحییٰ بن سلیم کی سفیان سے روایت سے جانتے ہیں۔(امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے محفوظ احادیث میں نہیں شمار کیا۔اور کہا کہ شاید یحییٰ نے سفیان کی منصور سے مروی حدیث کا ارادہ کیا ہو جو خیثمہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے ابن مسعودؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نمازی اور مسافر کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے رات کو باتیں کرنا درست نہیں۔امام بخاریؒ فرماتے ہیں منصور ابو اسحٰق سے وہ عبدالرحمٰن یا کسی اور سے نقل کرتے ہیں کہ مصافحہ کرنا تحیہ (سلام) کو پورا کرنا ہے۔

۶۲۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَوْ قَالَ عَلٰى يَدِهٖ فَيَسْاَلُهٗ كَيْفَ هُوَ وَ تَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ هٰذَا اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ ضَعِيْفٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ

۶۲۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریض کی پیشانی یا فرمایا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اور اس سے اس کی کیفیت پوچھنا پوری عیادت ہے اور تمہارے درمیان مصافحہ پورا تحیہ (سلام) ہے۔اس حدیث کی سند قوی نہیں۔امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں۔قاسم سے مراد ابن عبدالرحمٰن ہیں اور ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔یہ ثقہ ہیں اور یہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولیٰ

الرَّحْمٰنِ وَیُکْنٰی اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَھُوَ ثِقَةٌ وَھُوَ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ وَالْقَاسِمُ شَامِیٌّ.

اور شامی ہیں۔

۶۲۹: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ وَیُرْوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ الْبَرَآءِ.

۶۲۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جدا ہونے سے پہلے بخش دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو ابو اسحٰق براء رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی کئی سندوں سے منقول ہے۔

۲۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

۲۶۷: باب گلے ملنے اور بوسہ دینے کے متعلق

۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَدِیْنِیُّ ثَنِیْ اَبِیْ یَحْیٰی بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِیْنَةَ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہٗ وَاللّٰہِ مَارَاَیْتُہٗ عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ فَاعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ الزُّھْرِیِّ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ.

۶۳۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زید بن حارثہؓ مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت زیدؓ نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برہنہ[1] کپڑے کھینچتے ہوئے ان کی طرف لپکے اللہ کی قسم میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے یا بعد کبھی برہنہ نہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگایا اور ان کا بوسہ لیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے زہری کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ قُبْلَةِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ

۲۶۸: باب ہاتھ اور پاؤں کا بوسہ لینے کے متعلق

۶۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ یَھُوْدِیٌّ لِصَاحِبِہٖ اذْھَبْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ فَقَالَ صَاحِبُہٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ اِنَّہٗ لَوْسَمِعَکَ کَانَ لَہٗ اَرْبَعَةُ اَعْیُنٍ

۶۳۱: حضرت صفوان بن عسالؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو میرے ساتھ اس نبی کے پاس چلو۔ اس کے ساتھی نے کہا: نبی نہ کہو کیونکہ اگر انہوں نے سن لیا تو خوشی سے ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے نو نشانیوں کے

---

[1] برہنہ سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی چادر مبارک کندھوں سے گر گئی تھی اور خوشی کی شدت کی وجہ سے اسے اوڑھا بھی نہیں اور جلدی حضرت زیدؓ سے معانقے کیلئے دوڑے (مترجم)

فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْاوَلَا تَاكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصِنَةً وَلَا تَوَلَّوْا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْكُمْ خَاصَّةَ الْیَهُوْدِ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْافِی السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا یَدَیْهِ وَ رِجْلَیْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُاَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ یَقْتُلَنَا الْیَهُوْدُ وَفِی الْبَابِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ وَابْنِ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

متعلق پوچھا۔آپ ﷺ نے فرمایا وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، ایسے شخص کو قتل نہ کرو جسے قتل کرنا حرام ہے، بے قصور شخص کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ تا کہ وہ اسے قتل کرے (یعنی تہمت وغیرہ لگا کر) جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، پاکباز عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ، کافروں سے مقابلہ کرتے وقت پیٹھ نہ پھیرو اور خصوصاً اے یہودیو: تمہارے لئے لازمی ہے کہ ہفتے کے دن حد سے تجاوز (یعنی ظلم وزیادتی) نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں (یعنی یہودیوں) نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نبی ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا پھر کون سی چیز تمہیں میری اتباع سے روکتی ہے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے ہوں۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ ﷺ کی اتباع کریں گے تو یہودی ہمیں قتل نہ کر دیں۔ اس باب میں یزید بن اسودؓ بن عمر اور کعب بن مالک سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا دونوں ابواب کی حدیثوں میں بوسہ کا تذکرہ آیا ہے جبکہ گذشتہ باب مصافحہ میں حضرت انسؓ کی حدیث میں بوسہ کی ممانعت ہے۔ ممانعت اور نبی اکرم ﷺ کے فعل میں تطبیق یوں ہوگی کہ وہ بوسہ ممنوع ہے جو موجب فتنہ ہو یا شہوت کا اس میں شائبہ ہو اور وہ بوسہ جائز ہے جو بطور اعزاز واکرام ہو۔ ہاتھ پاؤں چومنے کے بارے میں یہ ہے کہ پاؤں کا چومنا بالاتفاق مکروہ وغیر درست ہے اور ہاتھ کا چومنا بھی مکروہ ہے لیکن متاخرین نے علماء اور صلحاء کا ہاتھ چومنے کی اجازت دی ہے۔ (درمختار)

۲۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَرْحَبًا

۲۶۹: باب مرحبا کہنے کے بارے میں

۶۳۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰی اُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِیءٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ یَغْتَسِلُ وَ فَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِیءٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِیءٍ فَذَكَرَقِصَّةً فِی الْحَدِیْثِ وَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

۶۳۲: حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہؓ نے ایک کپڑے سے پردہ کر رکھا تھا۔ حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ام ہانی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ام ہانی کا آنا مبارک ہو۔ اور پھر راوی نے ایک طویل قصہ ذکر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۳۳: حَدَّثَنَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمَیْدٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَنَا مُوْسَی بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ

۶۳۳: حضرت عکرمہ بن ابی جہل سے روایت ہے کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ

مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ ابْنِ اَبِي جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِصَحِيْحٍ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَ مُوْسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ وَرَوَى عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا اَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُوْلُ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَكَتَبْتُ كَثِيْرًا عَنْ مُوْسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ تَرَكْتُهٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجر سوار کا آنا مبارک ہو (یعنی مہاجر سوار کو مرحبا) اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہم اسے موسیٰ بن مسعود کی سفیان سے روایت کے علاوہ نہیں پہچانتے موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں۔ پھر عبدالرحمٰن بن مہدی بھی سفیان سے اور وہ ابو اسحٰق سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے مصعب بن سعد کا تذکرہ نہیں کرتے۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا کہ موسیٰ بن مسعود حدیث میں ضعیف ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سی حدیثیں لکھی تھیں لیکن پھر اسے چھوڑ دیا۔

خلاصۃ الباب: راستے میں بغیر مجبوری کے بیٹھنا شریعت میں معیوب ہے لیکن بامر مجبوری بیٹھنا ہو تو اس کے حقوق بھی ارشاد فرمائے ہیں (ا) سلام کرنے والے کو جواب دینا (ب) مظلوم کی مدد کرنا (ج) بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا (۲) دو مسلمانوں کا محبت سے ملنا اور مصافحہ کرنا اس سے گناہ معاف اور دل صاف ہوتا ہے نیز مصافحہ متمم سلام ہے اس کے لئے بھی کچھ قواعد مقرر ہیں مثلاً لکھا ہے کہ اذان کے وقت سلام نہ کرو اور بھی مواقع ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ مشغولی کے وقت سلام نہ کرنا چاہئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مشغولی کے وقت مصافحہ بھی نہ کرنا چاہئے مصافحہ ملاقات کے شروع میں باتفاق علماء جائز ہے اور رخصتی کے وقت مشروع ہونے میں اختلاف ہے اور عید کا مصافحہ ان دونوں سے الگ ہے اس لئے بدعت ہے اور عید کا معانقہ اور بھی قبیح (برا) ہے اور نمازوں کے بعد مصافحہ بھی بدعت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر سے واپسی پر اور اس کے علاوہ بھی ملاقات کے وقت اظہارِ محبت وعنایت کے پیش نظر معانقہ کرنا ثابت ہے اگر فتنہ کا خوف والا اندیشہ نہ ہو تو بوسہ لینا بھی جائز ہے نیز آنے والے کو خوش آمدید کہنا بھی مشروع ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۷۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ

۲۷۰: باب چھینک کا جواب دینے کے متعلق

۶۳۴ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ يُحِبُّ لَهٗ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ

۶۳۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ (۱) جب ملاقات کرے تو سلام کہے (۲) اگر وہ اسے دعوت دے تو وہ قبول کرے (۳) چھینک کا جواب دے (یعنی جب چھینک والا ''الحمدللہ'' کہے تو جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہے۔۔۔۔۔ (۴) اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے (۵) جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے (۶) اس

حَسَنٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ.

کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، ابوایوبؓ، براءؓ اور ابومسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ بعض محدثین نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۶۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَخْزُوْمِيُّ مَدِيْنِيٌّ ثِقَةٌ رَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ.

۶۳۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے مؤمن پر چھ حقوق ہیں (۱) جب بیمار ہوجائے تو اس کی عیادت کرے (۲) اگر وہ فوت ہوجائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو (۳) اس کی دعوت قبول کرے (۴) اگر اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے (۵) اسے چھینک آئے تو جواب دے (۶) اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس کی خیر خواہی کرے یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدینی ثقہ ہیں۔ ان سے عبدالعزیز بن محمد اور ابن فدیک روایت کرتے ہیں۔

۲۷۱: بَابُ مَايَقُوْلُ الْعَاطِسُ اِذَا عَطَسَ

۲۷۱: باب جب چھینک آئے تو کیا کہے

۶۳۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ نَا حَضْرَمِيٌّ مَوْلٰى اٰلِ الْجَارُوْدِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا اَنْ نَقُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيْعِ.

۶۳۶: حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" ۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا میں بھی کہتا ہوں "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ......" لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس طرح نہیں سکھایا بلکہ آپ ﷺ نے ہمیں یہ کلمات سکھائے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ" یعنی ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف زیاد بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۲: بَابُ مَاجَآءَ كَيْفَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

۲۷۲: باب اس بارے میں کہ چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ دَيْلَمَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ

۶۳۷: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینکتے اور امید رکھتے کہ آپ

اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ الْیَهُوْدُ یَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْجُوْنَ اَنْ یَقُوْلَ لَهُمْ یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَسَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم "یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ" کہیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کہتے "یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوایوب، سالم بن عبید، عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِیْ سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ فَکَاَنَّ الرَّجُلُ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلْیَقُلْ لَهٗ مَنْ یَرُدُّ عَلَیْهِ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ وَلْیَقُلْ یَغْفِرُ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ اِخْتَلَفُوْا فِیْ رِوَایَتِهٖ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَقَدْ اَدْخَلُوْا بَیْنَ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ وَبَیْنَ سَالِمٍ رَجُلاً.

۶۳۸: حضرت سالم بن عبید ایک جماعت کے ساتھ سفر میں تھے کہا ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" حضرت سالم نے فرمایا "وَعَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ" (تجھ پر اور تیری ماں پر بھی) یہ بات اس شخص پر شاق گزری تو حضرت سالم نے فرمایا: جان لو کہ میں نے وہی جواب دیا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو چھینک مار کر "السلام علیکم" کہنے پر دیا تھا۔ پھر فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کہے اور جواب دینے والا کہے "یَرْحَمُکَ اللّٰهُ" پھر پہلا کہے "یَغْفِرُ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ" یعنی اللہ میری اور تمہاری مغفرت کرے۔ اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ بعض راوی ہلال بن سیاف اور سالم کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں۔

۶۳۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَخِیْهِ عِیْسٰی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلْیَقُلِ الَّذِیْ یَرُدُّ عَلَیْهِ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ وَلْیَقُلْ هُوَ یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ.

۶۳۹: حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" کہے (یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ہے) اسے جواب دینے والا "یَرْحَمُکَ اللّٰهُ" کہے اور پھر چھینکنے والا کہے "یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَهٰکَذَا رَوٰی شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَقَالَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ ابْنُ اَبِیْ

۶۴۰: محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ شعبہ بھی اسے ابن ابی لیلیٰ وہ ابوایوب سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ کو اس

لَيْلٰى يَضْطَرِبُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ اَحْيَانًا عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَقُوْلُ اَحْيَانًا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

روایت میں اضطراب ہے۔ اس لیے کہ ابن ابی لیلیٰ کبھی ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے اور کبھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالاَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۶۴۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ نے وہ دونوں یحییٰ بن سعید سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ اپنے بھائی عیسیٰ سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۷۳ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

۲۷۳: باب اس بارے میں کہ اگر چھینک مارنے والا الحمدللہ کہے تو اسے جواب دینا واجب ہے

۶۴۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَ هُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۶۴۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا لیکن دوسرے کی چھینک کا جواب نہیں دیا۔ اس پر دوسرے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے اس کی چھینک کا جواب دیا اور میری چھینک کا جواب نہیں دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس لیے کہ اس نے ''الحمد للہ'' کہا اور تم نے نہیں کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۴ : بَابُ مَاجَآءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسَ

۲۷۴: باب اس بارے میں کہ کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے

۶۴۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۴۳: حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری موجودگی میں ایک شخص کو چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یرحمک اللہ'' پھر اسے دوبارہ چھینک آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو زکام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ اِلاَّ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ

۶۴۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے وہ عکرمہ سے وہ ایاس بن سلمہ سے وہ اپنے والد سلمہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں ہے

الثَّالِثَةِ اَنْتَ مَزْكُوْمٌ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَرِ وَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ چھینکنے پر فرمایا کہ اسے زکام ہے۔ اور یہ ابن مبارک کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ بھی عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۶۴۵ . حَدَّثَنَابِذٰلِكَ اَحْمَدُبْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا .

۶۴۵: ہم سے یہ حدیث روایت کی احمد بن حکم نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اور انہوں نے عکرمہ بن عمار سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۶۴۶ : حَدَّثَنَاالْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِيْ خَالِدِ الدَّالَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُشَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلاَ ثًا فَاِذَازَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلاَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ.

۶۴۶: حضرت عمرو بن اسحٰق بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے اور وہ ان کے والد نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھینکنے والوں کو تین مرتبہ جواب دو۔ اگر اس سے زیادہ مرتبہ چھینکے تو تمہیں اختیار ہے چاہو تو جواب دو چاہو تو (جواب) نہ دو۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

۲۷۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَ تَخْمِيْرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

۲۷۵: باب چھینک کے وقت آواز پست رکھنے اور چہرہ ڈھانکنے کے متعلق

۶۴۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْبِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۴۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک کو ہاتھوں سے یا کسی کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز پست کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶ : بَابُ مَاجَآءَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

۲۷۶: باب اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں

۶۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَاتَثَاءَ بَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَاِذَا قَالَ اٰهْ اٰهْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ اٰهْ اٰهْ اِذَا تَثَاءَ بَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ

۶۴۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھینک اللہ کی طرف سے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ اگر کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اس لیے کہ جب جمائی لینے والا آہ، آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ کے اندر سے ہنستا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی جمائی لیتے وقت آہ، آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ کے اندر سے ہنستا ہے۔ یہ

جَوْفِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۶۴۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنِيْ اِبْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يَقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَ لَا يَقُوْلُ هَاهَ هَاهَ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَضْحَكُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ بْنِ عَجْلَانَ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ اَحْفَظُ لِحَدِيْثِ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ وَاَثْبَتُ مِنِ ابْنِ عَجْلَانَ وَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَحَادِيْثُ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ رَوٰى بَعْضَهَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبَعْضَهَا سَعِيْدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَجَعَلْتُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

حدیث حسن ہے۔

۶۴۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی چھینکے تو ''الحمد للہ'' کہے اور ہر سننے والے پر حق ہے کہ جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہے۔ جہاں تک جمائی کا تعلق ہے تو اگر کسی کو جمائی آئے تو حتی الوسع روکنے کی کوشش کرے اور ہاہ، ہاہ نہ کرے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جو اس پر ہنستا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابن عجلان کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن ابی ذئب، سعید مقبری کی روایت کو اچھی طرح یاد رکھتے ہیں وہ ابن عجلان سے اثبت ہیں۔ ابوبکر عطاء بصری، علی بن مدینی سے وہ یحییٰ سے اور وہ ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں کہ سعید مقبری نے اپنی بعض روایات براہ راست حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں جبکہ بعض روایات ایک شخص کے واسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں اور یہ روایتیں مجھ پر خلط ملط ہوگئیں لہٰذا میں نے سب کو اسی طرح روایت کیا ''عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ''

۲۷۷: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

۲۷۷: باب اس بارے میں کہ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے

۶۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ وَ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قُلْتُ لَهٗ مَا اسْمُ جَدِّ عَدِيٍّ قَالَ لَا اَدْرِيْ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ قَالَ اِسْمُهٗ دِيْنَارٌ.

۶۵۰: حضرت عدی بن ثابت اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ نماز کے دوران چھینک، اونگھ، حیض، قے اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی ابوقیظان سے روایت سے جانتے ہیں۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ) میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے عدی کے دادا کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ ان کا نام دینار ہے۔

خلاصۃ الباب: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق ہیں ان میں سے ایک چھینک کا جواب دینا بھی ہے ویسے چھینک بذات خود اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کہ اس کی وجہ سے چونکہ دماغ پر سے بوجھ اتر جاتا ہے اور فہم وادراک کی قوت کی تزکیہ ہوتا ہے اور یہ چیز طاعت وحضوری قلب کا باعث ومددگار بنتی ہے اس لئے چھینکنا پسندیدہ ہے اس کے برخلاف جمائی لینا طبیعت کے بھاری پن اور کدورت کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ چیز غفلت وسستی اور بدفہمی نیز طاعت وعبادت میں عدم نشاط کا باعث بنتی ہے اس لئے جمائی کا آنا شیطان کی خوشی کا ذریعہ ہے اور اس کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ شانہٗ کا چھینک کو پسند کرنا اور جمائی کو ناپسند کرنا ان کے نتیجہ وثمرہ کے اعتبار سے کہ چھینک کا عبادت وطاعت میں نشاط وتازگی کا پیدا ہونا ہے ۔ سننے والا جواب میں یرحمک اللہ کہے اگر چھینکنے والا الحمدللہ نہ کہے تو دوسرا شخص بھی جواب نہ دے (۲) جو الفاظ حدیث مبارکہ میں آئے ہیں وہی الفاظ کہنے چاہئے اپنی طرف سے کوئی لفظ نہیں کہنا چاہئے جیسا کہ روایات میں آیا ہے کہ ایک شخص نے چھینک آنے پر السلام علیکم کہا تو حضرت سالمؒ نے بہت ڈانٹا (۳) چھینکنے کے وقت آواز پست رکھنی چاہئے اور چہرہ کو ڈھانپنا چاہئے۔

۲۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اَنْ یُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ یُجْلَسُ فِیْہِ

۶۵۱: حَدَّثَنَاقُتَیْبَۃُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا یُقِمْ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۶۵۲: حَدَّثَنَـا الْـحَسَنُ بْـنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ نَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُقِمْ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ قَالَ وَکَانَ الرَّجُلُ یَقُوْمُ لِابْنِ عُمَرَ فَمَا یَجْلِسُ فِیْہِ۔

۲۷۸: باب اس بارے میں کہ کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا مکروہ ہے

۶۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۲: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ جب ابن عمرؓ کو دیکھتے تو ان کے لیے جگہ خالی کر دیتے لیکن ابن عمرؓ ان کی جگہ نہ بیٹھتے۔

۲۷۹: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ

۶۵۳: حَدَّثَنَاقُتَیْبَۃُ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْوَاسِطِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّہٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَھْبِ بْنِ حُذَیْفَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِہٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِہٖ ثُمَّ عَادَ

۲۷۹: باب اس بارے میں کہ جب کوئی شخص مجلس سے اُٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے

۶۵۳: حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ چنانچہ اگر وہ کسی ضرورت کے لیے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے ۔ یہ حدیث صحیح

فَهُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ.

غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابوبکرہؓ، ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْجُلُوْسِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ بِغَیْرِ اِذْنِهِمَا

۲۸۰: باب اس بارے میں کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے

۶۵۴ : حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ ثَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَیْضًا.

۶۵۴: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لیے حلال (یعنی جائز) نہیں ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھ جائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عامر احول نے بھی اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

۲۸۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْقُعُوْدِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

۲۸۱: باب حلقے کے درمیان میں بیٹھنے کی کراہت کے متعلق

۶۵۵ : حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ اَوْ لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ مِجْلَزٍ اِسْمُهٗ لَاحِقُ بْنُ حُمَیْدٍ.

۶۵۵: حضرت ابومجلز کہتے ہیں کہ ایک شخص حلقہ کے درمیان بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق حلقے کے درمیان بیٹھنے والا ملعون ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومجلز کا نام لاحق بن حمید ہے۔

۲۸۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ قِیَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

۲۸۲: باب کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت کے متعلق

۶۵۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِیَتِهٖ لِذٰلِكَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۶۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ کے لیے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہیں تھا لیکن اس کے باوجود وہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اسے پسند نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۶۵۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا قَبِیْصَةُ نَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِیْنَ رَاَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

۶۵۷: حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ تشریف لائے تو عبداللہ بن زبیرؓ اور ابن صفوان انہیں دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسے یہ بات پسند

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہو کہ لوگ اس کے لیے تصویروں (بت) کی طرح کھڑے ہوں وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرے۔ اس باب میں حضرت ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہناد بھی ابواسامہ سے وہ حبیب سے وہ ابومجلز سے وہ معاویہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب : علماء نے لکھا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اس ارادہ ونیت سے اُٹھ کر گیا ہو کہ پھر جلد ہی اس جگہ واپس آئے گا مثلاً وضو کے لئے اُٹھ کر گیا یا اس کو کوئی ضرورت پیش آگئی ہو اور پھر وضو یا اس کام کو پورا کر کے جلد ہی واپس آگیا تو اس جگہ کا زیادہ مستحق وہی شخص ہوگا (۲) مطلب یہ کہ ہوسکتا ہے کہ وہ دونوں آدمی آپس میں محبت وتعلق رکھتے ہوں اور رازدارانہ طور پر ایک دوسرے سے کوئی بات چیت کرنا چاہتے ہوں تو تیسرے آدمی کی موجودگی انہیں ناگوار گذرے گی (۳) عجمی لوگوں کا دستور ہے کہ جب ان کا کوئی سردار یا بڑا آدمی ان کی مجلس میں آتا ہے تو محض اس کو دیکھتے ہی ہڑ بڑا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے سامنے باادب دستہ بدستہ کھڑے رہتے ہیں اگر یہ چھوٹے لوگ کھڑے نہ ہوں تو بڑے لوگ ان سے ناراض ہو جائیں گے اس بنا پر حضور ﷺ نے منع فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی شان وشکوہ کے اظہار اور تکبر ونخوت کے طور پر اچھا سمجھتا ہے کہ لوگ میرے لئے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے اگر اس شخص کے دل میں یہ بات نہ ہو تو لوگ اس کے احترام وعزت کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔

۲۸۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِي تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ

۲۸۳: باب ناخن تراشنے کے متعلق

۶۵۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْاِ سْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: زیر ناف بال صاف کرنا، ختنہ کروانا، مونچھیں کترنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ

۶۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کترنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے پشت کو دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، پانی سے استنجا کرنا، زکریا کہتے ہیں کہ مصعب نے فرمایا: میں دسویں چیز بھول گیا لیکن وہ کلی

وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ هُوَ الْاِسْتِنْجَآءُ بِالْمَآءِ.

کرنا ہی ہوگا۔ اس باب میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ''اِنْتِقَاصُ الْمَآءِ'' سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہے۔

۲۸۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَوْقِيْتِ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ

۲۸۴: باب ناخن تراشنے اور مونچھیں کتر اوانے کی مدت کے متعلق

۶۶۰ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الدَّقِيْقِ نَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً تَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ.

۶۶۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے ناخن تراشنے، مونچھیں کترنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن مقرر کی۔

۶۶۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَ صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ.

۶۶۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ہمیں اس لیے مونچھیں کترنے، ناخن تراشنے زیر ناف بال مونڈنے اور بغل کے بال اکھاڑنے کے متعلق حکم دیا گیا کہ چالیس دن سے زیادہ نہ گزرنے پائیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس کے راوی صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔ (یعنی ضعیف ہیں)

۲۸۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ

۲۸۵: باب مونچھیں کترنے کے بارے میں

۶۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكُوْفِيُّ الْكِنْدِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ اَوْيَا خُذُمِنْ شَارِبِهٖ قَالَ وَكَانَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اِبْرَاهِيْمُ يَفْعَلُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں کاٹا کرتے تھے اور فرماتے کہ اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۶۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَاخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ هٰذَا

۶۶۳: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن

حَـدِیْثٌ حَسَـنٌ صَحِیْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ صُهَیْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

بشار بھی یحیٰی بن سعید سے وہ یوسف بن صہیب سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۸۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَخْذِ مِنَ اللِّحْیَةِ

۲۸۶: باب داڑھی کی اطراف سے کچھ بال کاٹنے کے متعلق

۲۶۴ : حَـدَّثَـنَـاهَنَّادٌ نَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِ و بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْخُذُ مِنْ لِحْیَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ مُقَارِبُ الْحَدِیْثِ لَا اَعْرِفُ لَهٗ حَدِیْثًا لَیْسَ لَهٗ اَصْلٌ اَوْ قَالَ یَتَفَرَّدُ بِهٖ اِلَّا هٰذَا الْحَدِیْثَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُ مِنْ لِحْیَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُمَرَبْنِ هَارُوْنَ وَرَاَیْتُهٗ حَسَنَ الرَّاْیِ فِیْ عُمَرَ بْنِ هَارُوْنَ وَسَمِعْتُ قُتَیْبَةَ یَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ کَانَ صَاحِبَ حَدِیْثٍ وَکَانَ یَقُوْلُ الْاِیْمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ قَالَ قُتَیْبَةُ نَا وَکِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِیْقَ عَلٰی اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ قُتَیْبَةُ قُلْتُ لِوَکِیْعٍ مَنْ هٰذَا قَالَ صَاحِبُکُمْ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ.

۲۶۴: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک لمبائی اور چوڑائی دونوں جانب سے تراشا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے ان کی ایسی کسی حدیث کا علم نہیں جس کی کوئی اصل نہ ہو یا اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث میں وہ متفرد ہوں۔ حدیث مذکورہ کو ہم صرف عمر بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے بارے میں امام بخاریؒ کی اچھی رائے پائی۔ قتیبہ فرماتے ہیں کہ عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ قتیبہ فرماتے ہیں ہم سے وکیع بواسطہ ایک آدمی کے ثور بن یزید سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی۔ قتیبہ کہتے ہیں میں نے وکیع سے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ عمر بن ہارون ہیں۔

۲۸۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِعْفَاءِ اللِّحْیَةِ

۲۸۷: باب داڑھی بڑھانے کے متعلق

۶۶۵ : حَدَّثَنَاالْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۶۶ : حَـدَّثَـنَـا الْاَنْـصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ

۶۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عمر رضی اللہ

اللِّحٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ نَافِعٍ هُوَ مَوْلٰی ابْنُ عُمَرَ ثِقَةٌ وَعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ثِقَةٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلٰی ابْنُ عُمَرَ یُضَعَّفُ.

عنہما کے مولیٰ ابوبکر بن نافع اور عمر بن نافع ثقہ ہیں جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام عبداللہ بن نافع حدیث میں ضعیف ہیں۔

۲۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَضْعِ اِحْدَی الرِّجْلَیْنِ عَلَی الْاُخْرٰی مُسْتَلْقِیًا

۲۸۸: باب ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا

۲۶۷: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدِبْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِیُّ.

۲۶۷: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں (چت) لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں۔

۲۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةٍ فِیْ ذٰلِکَ

۲۸۹: باب اس کی کراہت کے بارے میں

۲۶۸: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ نَا اَبِیْ نَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَ الْاِحْتِبَآءِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْ یَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ رَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ وَلَا نَعْرِفُ خِدَاشًا مَنْ هُوَ وَقَدْ رَوٰی لَهٗ سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ غَیْرَ حَدِیْثٍ.

۲۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑے میں ہاتھوں اور جسم کو لپیٹنے اور ایک ہی کپڑے میں اکڑوں بیٹھنے سے منع فرمایا اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے بھی منع فرمایا۔ اس حدیث کو کئی لوگوں نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے۔ ہم خداش کو نہیں جانتے کہ وہ کون ہے۔ سلیمان تیمی ان سے کئی احادیث نقل کرتے ہیں۔

۲۶۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالْاِحْتِبَآءِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْ یَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر وغیرہ بالکل لپیٹنے (کہ اعضاء باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَی الْبَطْنِ

۲۹۰: باب پیٹ کے بل لیٹنے کی کراہت کے متعلق

۲۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ وَعَبْدُ

۲۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍونَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مُضْطَجِعًا عَلٰی بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طِهْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَرَوٰی يَحْيَی بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ طِهْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَيُقَالُ طِخْفَةُ وَالصَّحِيْحُ طِهْفَةُ وَيُقَالُ طِغْفَةُ وَقَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ الصَّحِيْحُ طِخْفَةُ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح لیٹنے کو پسند نہیں کرتا۔ اس باب میں طهفه رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر یہ حدیث ابوسلمہ سے وہ یعیش بن طہفہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ انہیں طخفہ بھی کہتے ہیں جبکہ صحیح طہفہ ہی ہے۔ بعض طغفہ کہتے ہیں اور بعض حفاظ نے ''طخفہ'' کو صحیح کہا ہے۔

۲۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ

۲۹۱: باب ستر کی حفاظت کے متعلق

۶۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ نَا بَهْزُبْنُ حَكِيْمٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰی مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَجَدُّ بَهْزٍ اِسْمُهٗ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَقَدْ رَوَی الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ وَالِدُ بَهْزٍ.

۶۷۱: بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہم اپنا ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ۔ انہوں نے عرض کیا اگر کوئی کسی مرد کے ساتھ ہو تو۔ آپ ﷺ نے فرمایا جہاں تک ہو سکے اپنے ستر (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کرو کہ کوئی نہ دیکھ پائے۔ عرض کیا: بعض اوقات آدمی اکیلا ہی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے۔ اس حدیث کو جریری بھی بہز کے والد حکیم بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِتِّكَاءِ

۲۹۲: باب تکیہ لگانے کے بارے میں

۶۷۲: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰی وِسَادَةٍ عَلٰی يَسَارِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰی غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰی وِسَادَةٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا عَلٰی يَسَارِهٖ.

۶۷۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بائیں جانب تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ متعدد لوگوں نے اس حدیث کو اسرائیل اور سماک اور جابر بن سمرہؓ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔ لیکن اس میں بائیں جانب کا ذکر نہیں کیا۔

۶۷۳: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰی نَا وَكِيْعٌ نَا اِسْرَائِيْلُ

۶۷۳: یوسف بن عیسیٰ بھی اسے وکیع سے وہ اسرائیل سے وہ

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

سماک بن حرب سے اور وہ جابرؓ سے اسی کی مانند مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۹۳: بَابٌ

۲۹۳: باب

۶۷۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۶۷۴: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کو اس کی حکومت میں مقتدی نہ بنایا جائے اور کسی کو اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر نہ بٹھایا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ اہل بیت (اگر صاحبِ علم ہے) تو اس کا حق ہے اس مفہوم کی احادیث ہیں جو گزر چکیں۔

۲۹۴: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ

۲۹۴: باب اس بارے میں کہ سواری کا مالک اس پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے

۶۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِيْ اَبِيْ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ وَمَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۷۵: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ پیدل چل رہے تھے کہ ایک شخص آیا، اس کے پاس گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو جائیے اور خود پیچھے ہٹ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آگے بیٹھنے کے زیادہ حق دار ہو مگر یہ کہ تم اپنا حق مجھے دے دو۔ اس نے عرض کیا میں نے آپ کو اپنا حق دے دیا۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ سوار ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

۲۹۵: باب انماط (یعنی قالین) کے استعمال کی اجازت

۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاَنّٰى تَكُوْنُ لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَنَا اَكُوْنُ لَا مُرَاَتِيْ اَخِرِيْ

۶۷۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس انماط (قالین) ہیں؟ میں نے عرض کیا ہمارے پاس انماط کہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا عنقریب تم لوگوں کے پاس انماط (قالین) ہوں گے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں اپنی بیوی سے کہتا کہ اپنے انماط مجھ سے دور

عَنِّیْ اَنَّمَا طَکِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَادَعُهَا هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ حَسَنٌ.

کرو تو وہ کہتی کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: کہ عنقریب تم لوگوں کے پاس انماط (قالین) ہوں گے۔ پھر میں اسے چھوڑ دیتا اور کچھ نہ کہتا۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔

۲۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰی دَابَّةٍ

۲۹۶: باب ایک جانور پر تین آدمیوں کے سوار ہونے کے بارے میں

۶۷۷: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلٰی بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتّٰی اَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۶۷۷: حضرت ایاس بن سلمہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے خچر شہباء کو کھینچا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ اور حسنؓ و حسینؓ سوار تھے۔ یہاں تک کہ اسے آپ ﷺ کے حجرۂ مبارک میں لے گیا۔ ایک آپ ﷺ کے آگے بیٹھے ہوئے تھے اور دوسرے پیچھے (یعنی حسن و حسینؓ) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

خلاصۃ الباب : امام ترمذیؒ نے باب تو ناخن تراشنے کے متعلق قائم کیا ہے لیکن اس کے تحت ایک حدیث میں پانچ چیزیں اور دوسری میں دس چیزیں جو فطری ہیں نقل فرمائی ہیں ان میں سے کچھ کاٹنے اور تراشنے کی ہیں مثلاً زیر ناف بال صاف کرنا مونچھیں کترنا وغیرہ ان بالوں کو رکھنا اور بڑھانا بہت معیوب ہے اسی طرح ڈاڑھی کا کترنا یا منڈانا از روئے حدیث حرام ہے نیز ڈاڑھی رکھنا مردوں کے لئے اسی طرح زینت اور خوبصورتی ہے جس طرح عورت کے لئے سر کے بال زینت ہیں اور اس کے لئے سر منڈانا حرام اور گناہ ہے (۲) چت لیٹ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھنا منع شاید اس لئے ہے کہ ستر کھلنے کا اندیشہ ہے اور اگر ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو تو منع نہیں ہے (۳) پیٹ کے بل لیٹنے کے بارہ میں ابن ماجہ میں ایک حدیث ہے فرمایا کہ اس طرح لیٹنا دوزخیوں کا طریقہ ہے یعنی مطلب یہ کہ اس دنیا میں کفار و فاسق لوگ اس طرح لیٹنے کی عادت رکھتے ہیں یا یہ کہ کفار و فجار دوزخ میں اسی ہیئت پر پٹائے جائیں گے۔

۲۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ نَظْرَةِ الْمُفَاجَاَةِ

۲۹۷: باب اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں

۶۷۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ زُرْعَةَ اسْمُهٗ هَرِمٌ.

۶۷۸: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی (عورت) پر اچانک نظر پڑ جانے کا حکم پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اپنی نگاہ پھیر لو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے۔

۶۷۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ.

۶۷۹: حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی ایک مرتبہ نگاہ پڑنے کے بعد دوبارہ اس پر نگاہ مت ڈالو کیونکہ پہلی نظر اچانک پڑ جانے کی وجہ سے قابل معافی ہے جبکہ دوسری قابلِ مؤاخذہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِحْتِجَابِ عَنِ النِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ

۲۹۸: باب عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا

۶۸۰ : حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةُ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۸۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھیں کہ ابن ام مکتوم (نابینا صحابی) داخل ہوئے اور یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ یہ پہچانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم بھی اسے نہیں دیکھ سکتیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ اِلَّا بِاِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ

۲۹۹: باب اس بارے میں کہ عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے

۶۸۱ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَرْسَلَهُ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْتَاْذِنُهُ عَلٰى اَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَاَذِنَ لَهُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَاَلَ الْمَوْلٰى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْنَهٰى اَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَآءِ بِغَيْرِ اِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هٰذَا

۶۸۱: ذکوان، عمرو بن عاصؓ کے مولیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ عمروؓ نے انہیں علیؓ کے پاس بھیجا کہ عمرو کے لیے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی اجازت لے کر آئیں۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ جب حضرت عمرو بن عاص اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے تو ان کے غلام نے اس کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں شوہروں کی اجازت کے بغیر انکی بیویوں کے ہاں جانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول

حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۳۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَحْذِیْرِ فِتْنَةِ النِّسَآءِ

۶۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَسَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِی النَّاسِ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ غَیْرَ الْمُعْتَمِرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ.

۳۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

۶۸۳: حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ نَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ خَطَبَ بِالْمَدِیْنَةِ یَقُوْلُ اَیْنَ عُلَمَاءُ کُمْ یَا اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَ یَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَکَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ حِیْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ.

۳۰۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

۶۸۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا عَبِیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِیَاتٍ لِلْحُسْنِ

ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰: باب عورتوں کے فتنے سے بچنے کے متعلق

۶۸۲: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے بعد تم لوگوں میں عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے کئی ثقہ راوی سلیمان تیمی سے وہ ابوعثمان سے وہ اسامہ بن زید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں سعید بن زید کا ذکر نہیں۔ ہمیں معتمر کے علاوہ کسی راوی کے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے کا علم نہیں۔ اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۰۱: باب بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت

۶۸۳: حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ کو مدینہ میں خطاب کرتے ہوئے سنا: فرمایا اے مدینہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالوں کے اس طرح گچھے بنانے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو اسرائیل بھی اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال بنانے شروع کئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت معاویہؓ سے منقول ہے۔

۳۰۲: باب بال گودنے والی، گدوانے والی اور بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والیوں کے بارے میں

۶۸۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدنے والی، گدوانے والی اور (پلکوں کے) بالوں کو اکھیڑ کر زینت و حسن حاصل کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو

مُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۸۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ انا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَ الْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۶۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ قَوْلَ نَافِعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ

۶۸۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ انا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ وَاَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ.

۳۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

بدلتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ گودنا[1] مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ معقل بن یسارؓ، اسماء بنت ابوبکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۶۸۶: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں نافع کا قول نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۳: باب مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں کے بارے میں

۶۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والوں مردوں پر لعنت کی ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

۳۰۴: باب اس بارے میں کہ عورت کا

---

[1] جسم کے کسی بھی حصہ پر گودنا، گودوانا حرام ہے۔ جیسے بعض عورتیں رخساروں پر گودوا کر تل بنواتی ہیں یا کلائیوں پر۔ اس زمانے میں شاید گودنا مسوڑھوں پر ہوتا ہوگا اس لئے اس کا ذکر یہ ہے۔ (واللہ اعلم مترجم)

خُرُوْجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً

٢٨٩ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنَفِيِّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَاوَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

خوشبو لگا کر نکلنا منع ہے

۲۸۹۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زنا کرتی ہے اور وہ عورت جو خوشبو لگا کر کسی (مردوں کی) مجلس کے پاس سے گزرے وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٠٥: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ طِيْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

۳۰۵: باب مردوں اور عورتوں کی خوشبو کے بارے میں

٢٩٠ : حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ رِيْحُهُ وَ خَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَآءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ.

۶۹۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ اور رنگت ہلکی ہو۔اور عورتوں کے لیے وہ خوشبو ہے جس کی رنگت تیز اور خوشبو کم ہو۔

٢٩١ : حَدَّثَنَاعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ انَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ الطُّفَاوِيَّ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا فِي الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُ اِسْمَهُ وَحَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَتَمُّ وَاَطْوَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

۶۹۱: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے جریری سے وہ ابونضرہ سے وہ طفاوی سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن ہے۔ابتہ طفاوی کو ہم اس حدیث کے علاوہ کہیں نہیں جانتے۔ہمیں اس کا نام معلوم نہیں۔اسمٰعیل بن ابراہیم کی حدیث زیادہ مکمل اور طویل ہے۔اس باب میں عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔

٢٩٢ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَطِيْبِ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيْبِ النِّسَاءِ مَاظَهَرَلَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ وَنَهٰى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۶۹۲: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کے لیے بہترین خوشبو وہ ہے جس کا رنگ پوشیدہ اور خوشبو تیز ہو اور عورتوں کے لیے بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہلکی اور رنگ ظاہر ہو۔نیز آپ ﷺ نے ریشم کی سرخ چادر سے منع فرمایا۔یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۰۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيْبِ

۳۰۶: باب اس بارے میں کہ خوشبو سے انکار کرنا مکروہ ہے

۶۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۹۳: حضرت ثمامہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ کبھی خوشبو سے انکار نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی خوشبو (کا عطیہ) واپس نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ جُنْدُبٍ وَهُوَ مَدِيْنِيٌّ.

۶۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں سے انکار نہیں کیا جاتا تکیہ، خوشبو اور دودھ۔ یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم جندب کے بیٹے اور مدنی ہیں۔

۶۹۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيْفَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ حَنَّانٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِحَنَّانٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اِسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَلٍّ وَقَدْ اَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ.

۶۹۵: حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی کو خوشبو دی جائے تو انکار نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے (نکلی) ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔ ہم حنان کی اس کے علاوہ کوئی روایت نہیں جانتے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور نہ ہی کچھ سنا۔

۳۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرِّجَالِ الرِّجَالَ وَالْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ

۳۰۷: باب مباشرت ممنوعہ کے متعلق

۶۹۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ حَتّٰى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۹۶۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت سے ملاقات کو اپنے شوہر سے اس طرح بیان نہ کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ

۶۹۷: حضرت عبدالرحمٰن بن ابو سعید رضی اللہ عنہ اپنے والد

اَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرِ الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کو اور کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ (برہنہ ہوکر) ایک کپڑے میں اکٹھے نہ ہوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٠٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

٦٩٨: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَقَالَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَوْرَاتُنَا مَانَاْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا تُرِيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٣٠٨: باب ستر کی حفاظت کے متعلق

٦٩٨: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ ہم کس سے ستر کو چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے ستر کو اپنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ۔ میں نے عرض کیا: اگر لوگ آپس میں مباشرت میں باہم شریک ہوں تو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر ہو سکے کہ تمہاری شرمگاہ کو کوئی نہ دیکھے تو ضرور ایسا ہی کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: اگر کوئی اکیلا ہو تو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے زیادہ اس کا حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٠٩: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

٦٩٩: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جُرْهَدٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ جَدِّهٖ جُرْهَدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهٗ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَااَرٰى اِسْنَادَهٗ بِمُتَّصِلٍ.

٣٠٩: باب اس بارے میں کہ ران ستر میں داخل ہے

٦٩٩: حضرت جرید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ان کے پاس سے گزرے تو ان کی ران ننگی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ران ستر میں داخل ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں۔

٧٠٠: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جَرْهَدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهٖ وَهُوَ كَاشِفٌ

٧٠٠: حضرت جرھد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو اس وقت ان کی ران ننگی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی ران کو

عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَکَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

ڈھانپ لو بے شک یہ بھی ستر میں داخل ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۷۰۱: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرْهَدِ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۷۰۱: حضرت جرهد اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ران ستر میں داخل ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۰۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی الْکُوْفِیُّ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ نَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ وَلِابْنِهٖ مُحَمَّدٍ صُحْبَةٌ.

۷۰۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ران بھی ستر میں داخل ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محمد بن عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن جحش اوران کے بیٹے صحابی ہیں۔

خلاصۃ الباب: غیر محرم کو دیکھنا قرآن وحدیث کی رُو سے سخت گناہ ہے اس لئے آنکھیں دِل کی کلید ہیں اور نظر فتنہ کی پیغامبر اور زنا کی قاصد ہے۔ ایک قدیم عرب شاعر نے کہا ہے ۔

کل الحوادث مبدا ما من النظر

ومعظم النار مستصغر الشرر

''تمام حوادث کی ابتدا نظر سے ہوتی ہے اور چھوٹی چنگاری سے زبردست آگ بھڑک اٹھتی ہے۔''

نظرة فابتسامة فسلام

فسلام فموعد فلقاء

''پہلے نظر پھر مسکراہٹ پھر سلام پھر کلام پھر وعدہ اور پھر ملاقات۔''

پہلی مرتبہ اچانک نظر پڑ جانا معاف ہے لیکن دیکھتے رہنا یا ارادۃً دیکھنا گناہ ہے نظر کو پھیر لینا ایمان کی حلاوت اور شیریں حاصل ہونے کی بشارت بھی دی گئی ہے عورتوں کے پردہ کا بیان قرآن کریم کی سات آیات میں آیا ہے تین سورۂ نور میں اور چار سورۂ احزاب میں ہیں اسی طرح ستر سے زائد احادیث میں قولاً اور عملاً پردہ کے احکام بتلائے گئے ہیں عورتوں اور مردوں میں بے محابا احتلاط اور میل جول تو دنیا کی پوری تاریخ میں آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیاء ﷺ تک کسی زمانے میں درست نہیں سمجھا گیا اور صرف اہل شرائع ہی نہیں دنیا کے تمام شریف خاندان میں ایسے اختلاط (میل جول) کو ناجائز لکھا گیا نیز پردہ کے احکام نازل ہونے سے پہلے بھی ترمذی کی روایت میں ان کے گھر نشست (بیٹھنے) کی یہ صورت بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنا رخ دیوار کی

طرف پھیرے ہوئے بیٹھی تھیں اس سے معلوم ہوا کہ حجاب (پردہ) کا حکم نازل ہونے سے پہلے بھی عورتوں مردوں میں بے محابا اختلاط (میل جول) اور بے تکلف ملاقات وگفتگو کا رواج شریف نیک لوگوں میں نہ تھا۔ قرآن کریم میں جس جاہلیت اُولیٰ اور اس میں عورتوں کے سامنے اور ظاہر ہونے کا ذکر ہے وہ بھی عرب کے شریف خاندانوں میں نہیں تھا بلکہ لونڈیوں اور آوارہ عورتوں میں تھا عرب کے شریف خاندان اس معیوب سمجھتے تھے بہر حال عورتوں کا مردوں سے شرعی پردہ کرنا فرض ہے یہ پردہ نسواں کی یہ خاص نوعیت کہ عورتوں کا اصل مقام گھروں کی چاردیواری ہو اور جب کسی شرعی ضرورت سے باہر جانا ہو تو پورے بدن کو چھپا کر نکلیں یہ ہجرت مدینہ کے بعد ۵ ھ میں جاری ہوا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے تفسیر معارف القرآن جلد ۷ (مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ)

۳۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّظَافَةِ

۷۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ نَا خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِيْ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَّادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَخَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ بْنُ اِيَاسٍ.

۳۱۰: باب پاکیزگی کے بارے میں

۷۰۳: حضرت صالح بن ابی حسان، حضرت سعید بن مسیّب سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں، وہ صاف ہیں اور صفائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں۔ وہ سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں لہٰذا تم لوگ پاک صاف رہا کرو۔ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ صالح بن ابی حسان کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث مہاجر بن مسمار کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ حدیث عامر بن سعد نے بواسطہ اپنے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل بیان کی البتہ یہ فرمایا کہ صحنوں کو صاف رکھا کرو۔ یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف ہیں انہیں ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔

۳۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

۷۰۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نِيْزَكٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا اَبُوْ مُحَيَّاةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ مُحَيَّاةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى.

۳۱۱: باب جماع کے وقت پردہ کرنے کے متعلق

۷۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برہنہ ہونے سے پرہیز کرو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ لوگ (یعنی فرشتے) بھی ہیں جو تم سے قضائے حاجت اور تمہارے اپنی بیویوں سے جماع کرنے کے اوقات کے علاوہ جدا نہیں ہوتے۔ لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کی عزت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابومحیاہ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

٣١٢: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

٣١٢: باب حمام میں جانے کے بارے میں

٧٠٥: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهِمُ الْخَمْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ صَدُوْقٌ وَرُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَيْثٌ لَا يُفْرَحُ بِحَدِيْثِهِ.

٧٠٥: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام[1] میں نہ بھیجے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ برہنہ ہو کر حمام میں داخل نہ ہو نیز اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والا ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف طاؤس کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ لیث بن ابی سلیم صدوق (یعنی سچے) ہیں لیکن اکثر وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ان کی کسی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

٧٠٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ عُذْرَةَ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَآءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَائِمِ.

٧٠٦: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا لیکن بعد میں مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دے دی۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں اور اسکی سند قوی نہیں۔

٧٠٧: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ اَنَّ نِسَآءً مِنْ اَهْلِ حِمْصَ اَوْمِنْ اَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِيْ يَدْخُلْنَ نِسَآءُ كُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٧٠٧: حضرت ابو ملیح ہذلی فرماتے ہیں کہ حمص یا شام کی کچھ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم وہی عورتیں ہو جو حماموں میں داخل ہوتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت اپنے کپڑے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں اور اتارتی ہے وہ اس پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس (عورت کے) اور اس کے رب کے درمیان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

---

[1]: یہاں حمام سے مراد وہ حمام ہے جس میں عورتیں برہنہ غسل کرتی ہیں (واللہ اعلم۔ مترجم)

خلاصۃ الباب: اللہ تعالیٰ پاک ہے یعنی ہر عیب ہر شریک ہر نقصان ہر برائی اور ہر اس چیز سے پاک اور منزہ ہے جو شان الوھیت اور شان ربوبیت کے منافی ہو اور محب الطیب بھی صفائی کو پسند کرتے ہیں اس جملہ کا مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خوش کرداری وخوش کلامی محبوب و پسندیدہ ہے ایک معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ (طَیِّب طا کے زبر اور یا مشدد ہ کے زیر کے ساتھ) کو پسند کرتا ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو طیبات یعنی عقائد وخیالات کی اچھائی اقوال وزبان وبیان کی پاکیزگی اور اعمال واخلاق کی بلندی ونیک خوئی کے اوصاف کا حامل ہو (۲) گھروں کے صحن کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم اصل میں کرم اور جود وعطاء اختیار کرنے کا کنایہ ہے یعنی اس حکم سے اصل مقصد یہ تلقین کرنا ہے کہ اپنے اندر سخاوت ومہمان نوازی کے اوصاف پیدا کرو اور ظاہر ہے کہ جس گھر کا صحن وآنگن صاف ستھرا رہتا ہے اور مکان کے در و دیوار سے صفائی وسلیقہ شعاری جھلکتی ہے اس گھر میں لوگوں کو اور مہمانوں کو آنے کی ترغیب ملتی ہے۔

۳۱۳: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ

۳۱۳: باب اس بارے میں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر یا کتا ہو

۷۰۸: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۷۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ اِسْحَاقَ اَخْبَرَهٗ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ نَعُوْدُهٗ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ اَوْصُوْرَةٌ شَكَّ اِسْحَاقُ لَا يَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۷۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جس گھر میں مجسمہ یا تصویریں (راوی کو شک ہے) ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ نَا مُجَاهِدٌ نَا اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ

۷۱۰: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا کہ میں کل رات آپ ﷺ کے پاس آیا تھا۔ مجھے آپ ﷺ کے پاس داخل ہونے سے ان گھر

فَقَالَ اِنِّی کُنْتُ اَتَیْتُکَ الْبَارِ حَةَ فَلَمْ یَمْنَعْنِی اَنْ اَکُوْنَ دَخَلْتُ عَلَیْکَ الْبَیْتَ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ اِلاَّ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ بَابِ الْبَیْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ کَلْبٌ فَمُرْبِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ بِالْبَابِ فَلْیُقْطَعْ فَیَصِیْرُ کَهَیْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْیُقْطَعْ وَیُجْعَلُ مِنْهُ وَسَادَتَیْنِ مُنْتَبِذَتَیْنِ تُوْطَآ نِ وَمُرْبِالْکَلْبِ فَیُخْرَجُ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ ذٰلِکَ الْکَلْبُ جِرْوًا لِلْحُسَیْنِ اَوْلِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهٗ فَاَ مَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِیْ طَلْحَةَ۔

کے دروازے پر موجود مردوں کی تصویروں نے روک دیا۔ جس گھر میں آپ ﷺ تھے اس گھر میں ایک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں پھر وہاں ایک کتا بھی تھا۔ پس آپ ﷺ حکم دیجئے کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے تا کہ وہ درخت کی طرح ہو جائے۔ پردے کے متعلق حکم دیجئے کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنائے جائیں جو پڑے رہیں اور (پیروں میں) روندے جائیں۔ پھر کتے کو نکال دینے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک کتے کا بچہ تھا جو حسنؓ یا حسینؓ کا تھا اور آپ ﷺ کے پلنگ کے نیچے تھا۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے نکال دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابو طلحہؓ سے بھی روایت ہے۔

خلاصۃ الباب: تصویر اور کتے کے رکھنے کی حرمت اور گناہ ہونا ثابت ہوا۔ فرشتوں سے مراد اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ہیں کیونکہ کراماً کاتبین اور محافظین فرشتے تو کسی حال میں انسان سے جدا نہیں ہوتے احادیث مبارکہ میں تصاویر لگانے اور بنوانے اور بنانے پر شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے ہاں سخت ترین عذاب کا مستوجب مصور ہے۔ یہ دونوں احادیث بخاری و مسلم کی ہیں جس مصور کے بارہ میں عذاب کی وعید بیان کی گئی ہے جاندار کی تصویر بنانے والا مراد ہے حضرت مجاہد نے پھل دار درختوں کی تصویر بنانے کو بھی مکروہ کہا ہے۔

۳۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرَّجُلِ وَالْقَسِّیِّ

۳۱۴: باب کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مردوں کیلئے ممانعت

۱۱۷: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الْبَغْدَادِیُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّعَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ کَرِهُوْا لُبْسَ الْمُعَصْفَرِ وَرَاَوْا اَنَّ مَا صُبِغَ بِا لْحُمْرَةِ بِالْمَدَرِ

۱۱۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے گزرا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے رنگے ہوئے لباس کو ناپسند فرمایا۔ اہل علم کے نزدیک اگر کپڑا مدر وغیرہ سے رنگا گیا ہو تو اس کے پہننے

اَوْغَيْرِ ذٰلِکَ فَلاَ بَأْسَ بِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ مُعَصْفَرًا .

میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ وہ کسم نہ ہو۔

۷۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَ حُوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ قَالَ اَبُوالْاَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۱۲: حضرت علی ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی کپڑا پہننے، ریشمی زین پوش اور جعہ سے منع فرمایا۔ ابواحوص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جعہ مصر کی ایک شراب ہے جو جَو سے بنتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالاَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَ شْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَا نَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَ نَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِوَ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلاَمِ وَ نَهَا نَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْحَلْقَةِ الذَّهَبِ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَ الدِّيْبَاجِ وَالْاِ سْتَبْرَقِ وَالْقَسِّيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ هُوَاَ شْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَآءِ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اِسْمُهٗ سُلَيْمُ بْنُ اَسْوَدَ .

۷۱۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا: جنازے کے پیچھے چلنے، مریض کی عیادت کرنے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنے اور سلام کا جواب دینے کا حکم دیا۔ جن چیزوں سے منع فرمایا وہ یہ ہیں۔ سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلہ، چاندی کے برتن حریر، دیباج، استبرق اور قسی (یعنی ریشمی) کپڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اشعث بن سلیم سے مراد اشعث بن ابی شعثاء ہے۔ ابوشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے۔

۳۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ لُبْسِ الْبَيَاضِ

۳۱۵: باب سفید کپڑے پہننے کے بارے میں

۷۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُوَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَا كُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ .

۷۱۴: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ یہ پاکیزہ اور عمدہ ترین ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

۳۱۶: باب مردوں کیلئے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت کے بارے میں

۷۱۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْاَ شْعَثِ

۷۱۵: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول

وَهُوَ ابْنُ سَوَّارٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةِ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ فَاِذَا هُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَشْعَثَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حَمْرَآءَ.

اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا تو کبھی آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندی کی طرف ۔آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا۔آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اس حدیث کو صرف اشعث کی روایت سے جانتے ہیں۔شعبہ اور ثوری اسے ابواسحٰق سے اور وہ براء بن عازبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔(یعنی اس پر سرخ لکیریں تھیں نہ کہ پورا سرخ تھا)۔

۷۱۶:حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَکِیْعٌ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا وَفِی الْحَدِیْثِ کَلَامٌ اَکْثَرُ مِنْ هٰذَا سَاَلْتُ مُحَمَّدًا فَقُلْتُ لَهٗ حَدِیْثُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ اَصَحُّ وَحَدِیْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فَرَاٰی کِلَا الْحَدِیْثَیْنِ صَحِیْحًا وَفِی الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ وَاَبِیْ جُحَیْفَةَ.

۷۱۶: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحٰق سے پھر محمد بن بشار محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابواسحٰق سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔میں نے امام بخاریؒ سے پوچھا کہ براءؓ کی حدیث زیادہ صحیح ہے یا جابر بن سمرہؓ کی تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔اس باب میں حضرت براءؓ اور ابوجحیفہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الثَّوْبِ الْاَخْضَرِ

۳۱۷: باب سبز کپڑا پہننے کے بارے میں

۷۱۷:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اِیَادِ بْنِ لَقِیْطٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اِیَادٍ وَاَبُوْ رِمْثَةَ التَّیْمِیُّ اِسْمُهٗ حَبِیْبُ بْنُ حَیَّانَ وَیُقَالُ اِسْمُهٗ رِفَاعَةُ بْنُ یَثْرِبِیٍّ.

۷۱۷:حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سبز کپڑوں میں دیکھا۔یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ہم اسے صرف عبیداللہ بن ایاد کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے۔کہا جاتا ہے کہ ان کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔

۳۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ

۳۱۸: باب سیاہ لباس کے متعلق

۷۱۸:حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَیْبَةَ عَنْ صَفِیَّةَ ابْنَةِ شَیْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَیْهِ مِرْطٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۷۱۸:حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر ایک سیاہ بالوں والی چادر تھی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الثَّوْبِ الْاَ صْفَرِ

۷۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ اَبُوْعُثْمَانَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ اَنَّهُ حَدَّثَتْهُ جَدَّتَاهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ حَدَّثَتَاهُ عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتَا رَبِيْبَتَيْهَا وَقَيْلَةُ جَدَّةُ اَبِيْهِمَا اُمُّ اُمِّهِ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ حَتّٰى جَآءَ رَجُلٌ وَقَدِ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهٗ عُسَيْبُ نَخْلَةٍ حَدِيْثُ قَيْلَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَّانَ۔

۳۱۹: باب زرد رنگ کے کپڑے پہننے کے متعلق

۷۱۹: حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر طویل حدیث بیان کرتی ہیں یہاں تک کہ فرماتی ہیں: ایک شخص سورج بلند ہونے کے بعد آیا اور عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وعلیک السلام ورحمۃ اللہ'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر اس وقت دو پرانے بغیر سلے ہوئے کپڑے تھے جو زعفران سے رنگے ہوئے تھے اور ان کا رنگ ہلکا پڑ گیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کھجور کی شاخ بھی تھی۔ قیلہ کی حدیث کو ہم صرف عبداللہ بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوْقِ لِلرِّجَالِ

۷۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ۔

۳۲۰: باب اس بارے میں کہ مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے

۷۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران (بطور خوشبو) لگانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اسے اسماعیل بن علیہ سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے اور وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

۷۲۱: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اٰدَمُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَمَعْنٰى كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ يَعْنِي اَنْ يَّتَطَيَّبَ بِهٖ۔

۷۲۱: ہم یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن، آدم کے حوالے سے اور وہ شعبہ سے نقل کرتے ہیں شعبہ کہتے ہیں کہ تزعفر سے مراد زعفران کو خوشبو کے طور پر استعمال کرنا ہے۔

۷۲۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَفْصٍ

۷۲۲: حضرت یعلی بن مرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو خلوق[1] لگائے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا

---

[1]: خلوق ایک خوشبو ہے اسی طرح زعفران بھی ایک خوشبو ہے۔ خلوق اور زعفران یہ عورتوں کیلئے مخصوص ہیں۔ مردوں کیلئے انہیں استعمال کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ (مترجم)

بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلاً مُتَخَلِّقًا قَالَ اِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِيْ هٰذَا الْاِ سْنَادِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ قَدِيْمًا فَسَمَاعُهُ صَحِيْحٌ وَسَمَاعُ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ مِنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيْحٌ اِلَّا حَدِيْثَيْنِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ قَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُمَا مِنْهُ بِاٰخِرَةٍ يُقَالُ اِنَّ عَطَآءَ بْنَ السَّائِبِ كَانَ فِيْ اٰخِرِ اَمْرِهٖ قَدْ سَآءَ حِفْظُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَاَنَسٍ.

جاؤ اور اسے دھوؤ پھر دوبارہ دھوؤ اور آئندہ کے لیے نہ لگانا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے جو عطاء بن سائب سے مروی ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ جس نے عطاء بن سائب سے شروع عمر میں احادیث سنیں وہ صحیح ہیں۔ شعبہ اور سفیان کا بھی ان سے سماع صحیح ہے۔ البتہ دو حدیثیں جو عطاء زاذان سے روایت کرتے ہیں صحیح نہیں۔ کیونکہ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیثیں ان کی عمر کے آخری ایام میں سنی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں ان کا حافظہ ٹھیک نہیں رہا تھا۔ اس باب میں حضرت عمارؓ، ابوموسیٰؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ

۳۲۱: باب حریر اور دیباج پہننے کی ممانعت کے متعلق

۷۲۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ ثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ ثَنِيْ مَوْلٰى اَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ وَاَنَسٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلٰى اَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَيُكْنٰى اَبَا عُمَرَ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ عَطَآءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ.

۷۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشمی کپڑا پہنا۔ وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہا اور کئی حضرات سے روایت ہے جن کا ذکر ہم نے کتاب اللباس میں کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کے مولیٰ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو عمر ہے۔ ان سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں۔

۳۲۲: بَابٌ

۳۲۲: باب

۷۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۲۴: حضرت مسور بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور مخرمہ کو کچھ نہیں دیا۔ مخرمہ نے مجھے کہا کہ بیٹے چلو رسول اللہ ﷺ کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا۔ وہاں پہنچے تو مجھے کہا کہ اندر جاؤ اور نبی

قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِیْ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ قُبَآءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَکَ هٰذَا قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَضِیَ مَخْرَمَةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ.

اکرم ﷺ کو بلاؤ۔ آپ ﷺ نکلے تو آپ ﷺ کے بدن مبارک پر ان میں سے ایک قبا تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اے مخرمہ!) میں نے یہ تمہارے لیے بچا کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے مخرمہ کی طرف دیکھا اور فرمایا مخرمہ راضی ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

۳۲۳: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یَرٰی اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰی عَبْدِهٖ

۳۲۳: باب اس بارے میں کہ بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۷۲۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یُرٰی اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰی عَبْدِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۷۲۵: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اظہار پسند کرتا ہے۔ اس باب میں ابواحوص بواسطہ والد، عمران بن حصین اور ابن مسعود (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْخُفِّ الْاَسْوَدِ

۳۲۴: باب سیاہ موزوں کے متعلق

۷۲۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حُجَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّجَاشِیَّ اَهْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ اَسْوَدَیْنِ سَاذَجَیْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَیْهِمَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ دَلْهَمٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ دَلْهَمٍ.

۷۲۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی نے موزوں کا ایک سیاہ جوڑا بھیجا جو غیر منقوش تھا۔ آپ ﷺ نے اسے پہنا اور وضو کرتے ہوئے ان پر مسح کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف دلہم کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن ربیعہ بھی اسے دلہم سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: حضور ﷺ نے ہر قسم کے رنگ کے کپڑے استعمال فرمائے ہیں لیکن سفید رنگ کا لباس پہننے کا حکم فرمایا ہے اس کی وجہ بھی بیان فرمادی کہ یہ پاکیزہ اور عمدہ ترین ہیں نیز ریشم ودیباج اور سونے چاندی کی انگوٹھی اور ان کے برتن استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور پہننے والوں کو شدید وعید بھی سنائی ہے اور سرخ رنگ کا لباس استعمال کرنا مردوں کے لئے حرام قرار دیا ہے اس کا ذکر ترمذی ہی کی حدیث شریف کہ ایک آدمی سرخ رنگ کا جوڑا زیب تن کئے ہوئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔

۳۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

۷۲۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنَ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَ انِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.

۳۲۵: باب سفید بال نکالنے کی ممانعت

۷۲۷: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال نکالنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اسے عبدالرحمٰن بن حارث اور کئی راوی عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں۔

۳۲۶: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

۷۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جَدْعَانَ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ.

۷۲۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيِّ وَشَيْبَانُ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَهُوَ صَحِيْحُ الْحَدِيْثِ وَيُكْنٰى اَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اِنِّيْ لَاُ حَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ فَمَا اَخْرِمُ مِنْهُ حَرْفًا.

۳۲۶: باب اس بارے میں کہ مشورہ دینے والا امانت دار ہوتا ہے

۷۲۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ام سلمہؓ کی روایت سے غریب ہے۔

۷۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانتداری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اس حدیث کو کئی راوی شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی سے نقل کرتے ہیں۔ شیبان صاحب کتاب اور صحیح الحدیث ہیں۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ پھر عبدالجبار بن علاء عطار نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ سفیان، عبدالملک کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اسے حرف بہ حرف بیان کرتا ہوں۔

خلاصۃ الباب: اسلام میں مشورہ کی بہت اہمیت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کام کا اردہ کیا اور اس میں مشورہ لے کر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بہترین امور کی طرف ہدایت فرماوے گا یعنی اس کا رخ اسی طرف پھیرے گا جو اس کے لئے انجام کار خیر اور بہتر ہو ایک دوسری طویل حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تمہارے کام باہمی مشورہ سے طے

ہوا کریں اس وقت تک تمہارے زمین کے اوپر رہنا یعنی زندہ رہنا بہتر ہے اور تمہارے کام عورتوں کے سپرد ہو جاویں کہ وہ جس طرح چاہیں کریں اس وقت تمہارے لئے زمین پیٹھ کی بجائے زمین کا پیٹ بہتر ہوگا یعنی زندگی سے موت بہتر ہے حدیث باب میں مستشار کو بھی جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امین فرمایا ہے مطلب یہ کہ وہ بہترین مشورہ دے اور اگر رازدارانہ بات ہو تو لوگوں تک نہ پہنچائے بلکہ راز کو راز ہی رہنے دے ورنہ خیانت ہو جائے گی۔

۳۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّؤْمِ

۷۳۰ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ حَمْزَةَ وَاِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هٰكَذَا رَوٰى لَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۷۳۱ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ وَرِوَايَةُ سَعِيْدٍ اَصَحُّ لِاَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ وَالْحُمَيْدِيَّ رَوَيَا عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْوِلَنَا الزُّهْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَیْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَسْكَنِ۔

۷۳۲: وَقَدْ رُوِيَ حَكِيْمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا شُؤْمَ وَ قَدْيَكُوْنُ الْيُمْنُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ

۳۲۷: باب نحوست کے بارے میں

۷۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہے: عورت گھر اور جانور میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض زہری کے ساتھی اس حدیث کی سند میں حمزہ کا ذکر نہیں کرتے۔ وہ سالم کے واسطہ سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ دونوں کی روایت ہم سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بواسطہ سفیان بن عیینہ زہری سے بیان کی ہے۔

۷۳۱: سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی، سفیان سے وہ زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ تذکرہ نہیں کہ سعید بن عبدالرحمٰن حمزہ سے روایت کرتے ہیں اور سعید کی روایت زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں سفیان سے روایت کرتے ہیں جبکہ زہری نے یہ حدیث صرف سالم سے روایت کی ہے۔ پھر مالک بن انس بھی یہ حدیث زہری سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زہری، سالم اور حمزہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعدؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو عورت، گھر اور جانور میں ہوتی۔

۷۳۲: حکیم بن معاویہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست کسی چیز میں نہیں ہوتی ہاں کبھی، عورت اور گھوڑے میں

عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرِ الطَّائِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

برکت ضرور ہوتی ہے۔ یہ حدیث علی بن حجر، اسماعیل بن عیاش سے وہ سلیمان سے وہ یحییٰ بن جابر سے وہ معاویہ سے وہ اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ان چیزوں میں برکت ہوتی ہے اگر نحوست کوئی چیز ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی۔

۳۲۸: بَابُ مَاجَاءَ لَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

۷۳۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا وَ قَالَ سُفْيَانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُؤْذِي الْمُؤْمِنَ وَاللّٰهُ يَكْرَهُ اَذَى الْمُؤْمِنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۲۸: باب اس بارے میں کہ تیسرے آدمی کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں

۷۳۳: حضرت شقیق بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ سفیان نے اپنی روایت میں کہا کہ تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے وہ (تیسرا آدمی) غمگین ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے مؤمن کو تکلیف ہوتی ہے اور مؤمن کو تکلیف دینا اللہ کو پسند نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعِدَةِ

۷۳۴: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ قَدْشَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُهٗ فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَمَرَ لَنَا بِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادٍ لَهٗ

۳۲۹: باب وعدے کے متعلق

۷۳۴: حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کا رنگ سفید ہے اور آپ ﷺ پر بڑھاپا آگیا ہے۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے تیرہ جوان اونٹنیاں لانے کا حکم دیا تھا۔ ہم انہیں لینے کے لیے گئے تو آپ ﷺ کی وفات کی خبر پہنچ گئی۔ چنانچہ ان لوگوں نے ہمیں کچھ نہیں دیا۔ پھر جب حضرت ابوبکرؓ نے خلافت سنبھالی تو فرمایا اگر کسی کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی وعدہ ہو تو وہ آئے۔ ابو جحیفہ فرماتے ہیں میں کھڑا ہوا اور آپ ﷺ نے وعدے کے

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ نَحْوَهٰذَا وَقَدْرَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِهُهٗ وَلَمْ یَزِیْدُوْا عَلٰی هٰذَا.

متعلق بتایا تو انہوں نے ہمیں اونٹنیاں دینے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔مروان بن معاویہ اسے اپنی سند سے ابوجحیفہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں ۔کئی راوی ابوجحیفہؓ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے اور حسن بن علیؓ آپ ﷺ کے ہم شکل تھے۔اس سے زائد مذکور نہیں۔

۷۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ نَا اَبُوْجُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِهُهٗ وَهٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ خَالِدٍ نَحْوَهٰذَا وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبُو جُحَیْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِیُّ.

۷۳۵: محمد بن بشار بھی محمد بن یحییٰ سے وہ اسمٰعیل بن ابی خالد سے اور وہ ابوجحیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور حضرت حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔کئی راوی اسمٰعیل سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ابوجحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

خلاصة الباب : حاصل یہ ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت زیادہ وعدہ کو پورے کرنے والے تھے کہ حضور ﷺ نے جن لوگوں سے وعدے کئے تھے وہ بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پورے وفا کئے۔اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر حضور ﷺ کی جائیداد تقسیم ہوتی اور وراثت میں چلتی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ ضرور تقسیم فرما دیتے۔

۳۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ

۳۳۰: باب ''فداک ابی وامی'' کہنا

۷۳۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجَوْهَرِیُّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَیْهِ لِاَحَدٍ غَیْرَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ.

۷۳۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی کے لیے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

۷۳۷: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ وَیَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیِّبِ یَقُوْلُ قَالَ عَلِیٌّ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَهٗ یَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَقَالَ لَهٗ اِرْمِ اَیُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ وَفِی الْبَابِ عَنِ الزُّبَیْرِ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَدْرُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِیٍّ وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ

۷۳۷: حضرت سعید بن میںب حضرت علیؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی کو اس طرح نہیں کہا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ۔ چنانچہ جنگ احد کے موقع پر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تیر چلاؤ: تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں ۔پھر یہ بھی فرمایا اے بہادر جوان تیر چلاؤ۔اس باب میں حضرت زبیرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ.

حضرت علیؓ سے منقول ہے۔کئی راوی اسے یحییٰ بن سعید بن مسیّب سے اور سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ احد کے موقع پر مجھ سے فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

۷۳۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَااللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَكِلاَ الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ.

۷۳۸: حضرت سعید مسیّبؒ سے روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احد کے دن میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا (یعنی فداک امی وابی فرمایا) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بھی صحیح ہیں۔

۳۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ يَابُنَیَّ

۳۳۱: باب کسی کو بیٹا کہہ کر پکارنا

۷۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ نَااَبُوْ عَوَانَةَ نَا اَبُوْعُثْمَانَ شَيْخٌ لَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَابُنَیَّ وَفِی الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِیَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبُوْ عُثْمَانَ هٰذَا شَيْخٌ ثِقَةٌ وَهُوَ الْجَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ بَصْرِیٌّ وَقَدْ رَوٰی عَنْهُ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَ ئِمَّةِ.

۷۳۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیٹا (یعنی اے بیٹے) کہہ کر پکارا۔اس باب میں حضرت مغیرہؓ اور عمر بن ابی سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور دوسری سند سے بھی حضرت انسؓ ہی سے منقول ہے۔ ابو عثمان شیخ کا نام جعد بن عثمان ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ انہیں ابن دینار بھی کہتے ہیں یہ بصری ہیں ان سے یونس بن عبید، شعبہ اور کئی ائمہ حدیث احادیث نقل کرتے ہیں۔

۳۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَعْجِيْلِ اسْمِ الْمَوْلُوْدِ

۳۳۲: باب بچے کا نام جلدی رکھنے کے متعلق

۷۴۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ثَنِیْ عَمِّیْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَبِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰی عَنْهُ وَالْعَقِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۷۴۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نومولود کا نام پیدائش کے ساتویں دن رکھنے، تکلیف وہ چیزیں دور کرنے (یعنی بال مونڈنے) اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۳: بَابُ مَاجَاءَ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَآءِ

۷۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْعَمْرٍو الْوَرَّاقُ الْبَصْرِيُّ نَا مُعَمَّرُبْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحِ الزَّنْجِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۳۳۳: باب مستحب ناموں کے متعلق

۷۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۳۴: بَابُ مَاجَاءَ مَايُكْرَهُ مِنَ الْاَسْمَاءِ

۷۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْاَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَ نْهَيَنَّ اَنْ يُسَمّٰى رَافِعٌ وَبَرَكَةُ وَيَسَارٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوْاَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَاَبُوْاَحْمَدَ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَالْمَشْهُوْرُ عِنْدَ النَّاسِ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْهِ عُمَرُ.

۷۴۳: حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا اَفْلَحَ وَلَا يَسَارًا وَلَا نَجِيْحًا يُقَالُ اَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۴۴: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِعَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَخْنَعُ يَعْنِىْ اَقْبَحُ.

۳۳۴: باب مکروہ ناموں کے متعلق

۷۴۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ''رافع، برکت اور یسار'' جیسے نام رکھنے سے منع کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابواحمد بھی سفیان سے وہ ابوزبیر سے وہ جابر سے اور وہ عمر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابواحمد ثقہ اور حافظ ہیں لوگوں کے نزدیک یہ حدیث حضرت جابرؓ سے مرفوعاً مشہور ہے اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

۷۴۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچے کا نام ''رباح، یسار، افلح اور نجیح'' نہ رکھو کیونکہ لوگ پوچھیں گے فلاں ہے تو جواب دیا جائے گا نہیں ہے۔ (یعنی اسی طرح فلاح وبرکت وغیرہ کی نفی ہوگی)۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کا نام ''ملک الاملاک'' ہوگا۔ سفیان کہتے ہیں یعنی شہنشاہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اخنع کے معنی سب سے زیادہ برے کے ہیں۔

۳۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَغْيِيْرِ الْاَ سْمَاءِ

۷۴۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ بُنْدَارٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اِسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِيْلَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاِنَّمَا اَسْنَدَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُرْسَلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ وَعَائِشَةَ وَالْحَكَمِ بْنِ سَعِيْدٍ وَمُسْلِمٍ وَاُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِيِّ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ وَ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ.

۷۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَرُبَّمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

۳۳۵: باب نام بدلنے کے متعلق

۷۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام بدل دیا اور فرمایا: تم جمیلہ ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان اسے عبید اللہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اس سند سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، حکم بن سعید رضی اللہ عنہ، مسلم رضی اللہ عنہ، اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ اور شریح بن ھانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ خیثمہ بھی اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں۔

۷۴۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔ ابوبکر بن نافع کہتے ہیں کہ عمر بن علی کبھی اس روایت کو ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرمؐ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں اور اس میں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں۔

۳۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۴۷: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۳۶: باب نبی اکرم ﷺ کے اسماء کے متعلق

۷۴۷: حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی جس سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔ میں حاشر ہوں قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے (یعنی میرے پیچھے ہوں گے) اور میں عاقب ہوں (یعنی پیچھے رہ جانے والا) اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ

۳۳۷: باب اس بارے میں کہ کسی کیلئے نبی اکرم

اِسْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکُنْیَتِهٖ

۷۴۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اِسْمِهٖ وَکُنْیَتِهٖ وَیُسَمِّیْ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۴۹: حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَسَمَّیْتُمْ بِیْ فَلَا تَکْتَنُوْا بِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ کَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَجْمَعَ الرَّجُلُ بَیْنَ اِسْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکُنْیَتِهٖ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِکَ بَعْضُهُمْ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا فِی السُّوْقِ یُنَادِیْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِیُّ فَقَالَ لَمْ اَعْنِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ.

۷۵۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ بِهٰذَا وَفِی الْحَدِیْثِ مَایَدُلُّ عَلٰی کَرَاهِیَةِ اَنْ یُکَنّٰی اَبَا الْقَاسِمِ.

۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ نَا فِطْرُ بْنُ خَلِیْفَةَ ثَنِیْ مُنْذِرٌ وَهُوَ الثَّوْرِیُّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحَنَفِیَّةِ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ وُلِدَ لِیْ بَعْدَکَ اُسَمِّیْهِ مُحَمَّدًا وَاُکَنِّیْهِ بِکُنْیَتِکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَکَانَتْ رُخْصَةً لِّیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

ﷺ کا نام اور کنیت جمع کر کے نام رکھنا مکروہ ہے

۷۴۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے نام اور کنیت کو جمع کرنے سے منع فرمایا یعنی اپنا نام اس طرح رکھے محمد ابو القاسم ۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۷۴۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے نام پر کسی کا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت کو جمع کرنا مکروہ ہے ۔ بعض حضرات نے ایسا کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے بازار میں ایک شخص کو ابو قاسم پکارتے ہوئے سنا تو آپؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے ۔ اس نے عرض کیا ۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پکارا ۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا میری کنیت پر کسی کی کنیت نہ رکھو ۔

۷۵۰: یہ حدیث حسن بن علی بن خلال ، یزید بن ہارون سے وہ حمید سے وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں ۔ اس حدیث سے ابو قاسم کنیت رکھنے کی کراہت معلوم ہوتی ہے ۔

۷۵۱: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ﷺ کے بعد میرے ہاں کوئی بیٹا پیدا ہو تو اسکا نام اور کنیت آپ ﷺ کے نام و کنیت پر رکھ لوں ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ہاں'' حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میرے لیے اس کی اجازت تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

خلاصۃ الابواب : حضور ﷺ تمام اُمت کے روحانی باپ تھے اس لئے بیٹا فرمایا نیز اس سے ثابت ہوا کہ پیار سے کسی کو اے بیٹے کہہ سکتے ہیں (۲) حدیث باب میں تین چیزوں کو جلدی کرنے کا حکم فرمایا ہے نام جلدی رکھنا اور عقیقہ اور بال جلدی منڈوانے چاہئیں (۳) حدیث سے ثابت ہوا کہ اچھے نام رکھنے چاہئیں اور اچھے نام یہ ہیں مثلاً عبداللہ وغیرہ اور صحابہ کرامؓ کے نام ان کے علاوہ بزرگان دین کے نام ہوں ناموں کا بڑا اثر ہوتا ہے اور حدیث باب میں کچھ ایسے ناموں کا ذکر کر دیا ہے جو مکروہ ہیں مثلاً کسی کا نام شہنشاہ ہو تو قیامت کے دن اس کا بہت برا نام ہوگا (۴) حدیث سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا نام رکھنا تو جائز بلکہ مستحب ہے لیکن آنحضرت ﷺ کی کنیت پر اپنی کنیت رکھنا ممنوع ہے جہاں تک حضرت علیؓ

کے بارہ میں روایت کا تعلق ہے تو وہ ان کے ساتھ ایک مخصوص معاملہ تھا ان کے علاوہ کسی اور کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی کنیت پر اپنی کنیت رکھے۔

۳۳۸: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

۷۵۲: حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْاَ شَجُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ غَنِيَّةَ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا رَفَعَهُ اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَ شَجُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ غَنِيَّةَ وَرَوٰى غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ غَنِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَوْقُوْفًا وَ قَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَآئِشَةَ وَبُرَيْدَةَ وَكَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ.

۷۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۳۸: باب اس متعلق کہ بعض اشعار حکمت ہیں

۷۵۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اشعار حکمت ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اسے صرف ابوسعید اشج نے ابن عیینہ کی روایت سے مرفوع کیا ہے۔ دوسرے راوی اسے موقوفًا روایت کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا منقول ہے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا، بریدہ رضی اللہ عنہ اور کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بواسطہ والد ان کے دادا سے بھی روایت ہے۔

۷۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض شعروں میں حکمت ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ

۷۵۴: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِیُّ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَايُفَاخِرُ اَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۵۵: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۳۳۹: باب شعر پڑھنے کے بارے میں

۷۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد نبوی میں) حضرت حسانؓ کے لیے منبر رکھا کرتے تھے۔ جس پر کھڑے ہو کر حسانؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخریہ اشعار کہتے تھے یا فرمایا جس پر کھڑے ہو کر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراضات کا جواب دیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جب حسانؓ فخر کرتے یا اعتراضات رد کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جبرئیل کے ذریعے ان کی مدد فرماتا ہے۔

۷۵۵: اسمٰعیل اور علی بن حجر بھی ابن ابی زناد سے وہ اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَآءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ.

۷۵۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَآءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ ؎

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِ بُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ

فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَاعُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٰذَا وَرُوِيَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَآءِ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَ نَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ وَاِنَّمَا كَانَتْ عُمْرَةُ الْقَضَآءِ بَعْدَ ذٰلِكَ.

۷۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ انَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قِيْلَ لَهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ بْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ

وَيَاْتِيْكَ بِالْاَ خْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور براءؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث یعنی ابن ابی زناد کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔

۷۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی قضاء ادا کرنے کیلئے مکہ داخل ہوئے تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے یہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔ (اے اولاد کفار، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ خالی کر دو آج کے دن ان کے آنے پر ہم تمہیں ایسی مار ماریں گے جو دماغ کو اسکی جگہ سے ہلا کر رکھ دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دیگی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ کے حرم میں تم شعر پڑھ رہے ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ اسے چھوڑ دو یہ کافروں کے لیے تیروں سے بھی زیادہ اثر انداز ہوگا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غرب ہے۔ عبدالرزاق اس حدیث کو معمر سے وہ زہری سے اور وہ انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تھے اور یہ بعض محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے کیونکہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا۔

۷۵۷: حضرت مقدام بن شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کیا نبی اکرم ﷺ شعر بھی پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ہاں کبھی کبھی آپ ﷺ ابن رواحہؓ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے (یعنی تمہارے پاس وہ لوگ خبریں لائیں گے جن کو تم نے زادراہ (سامان سفر) فراہم نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ

صَحِيْحٌ.

سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ قَوْلُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ.

۷۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب شعراء کے بہترین کلام میں سے لبید کا یہ قول ہے کہ ''اَلَا ...... الخ'' (یعنی جان لو کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے یعنی فنا ہونے والی ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے ثوری، عبدالملک بن عمیر سے نقل کرتے ہیں۔

۷۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ انا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَآءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ اَيْضًا.

۷۵۹: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سو سے زیادہ مرتبہ بیٹھا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ اشعار پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی یادیں تازہ کیا کرتے تھے لیکن آپ ﷺ خاموش رہتے اور بعض اوقات ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے سماک سے نقل کرتے ہیں۔

۳۴۰: بَابُ مَاجَاءَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا

۳۴۰: باب اس بارے میں کہ کسی کا اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا، شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے

۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۶۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لے یہ اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے بھرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۶۱: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّمْلِيُّ نَا عَمِّيْ يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِي الدَّرْدَآءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کسی کے پیٹ کا ایسی پیپ سے بھر جانا جو اس کے پیٹ کو کھا رہی ہے اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعروں سے بھرے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَ عْلَى الصَّنْعَانِيُّ نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَانَا فِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ.

۳۴۱: باب فصاحت اور بیان کے متعلق

۷۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص سے بغض رکھتے ہیں جو اپنی زبان سے اس طرح باتوں کو لپیٹتا ہے جیسے گائے چارے کو (یعنی بے فائدہ اور بہت زیادہ باتیں کرتا ہے)۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۲: بَابٌ

۷۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ شِنْظِيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَ سْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَ بْوَابَ وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۲: باب

۷۶۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکا کرو۔ مشکیزوں کے منہ بند کر دیا کرو، دروازے بند رکھا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ چھوٹے فسق (چوہے) نے کئی مرتبہ بتی کو گھسیٹ کر گھر والوں کو جلا دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے مرفوعاً مروی ہے۔

۳۴۳: بَابٌ

۷۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا بِنِقْيِهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَجَابِرٍ.

۳۴۳: باب

۷۶۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم سبزے (یعنی فراوانی) کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ دو اور اگر خشک سالی کے موقع پر سفر کرو تو اسکی قوت باقی رہنے تک جلدی جلدی سفر مکمل کرنے کی کوشش کرو۔ پھر جب رات کے آخری حصے میں آرام کے لیے اترو تو راستے سے ایک طرف ہو جاؤ۔ اس لیے کہ ان راستوں پر رات کو جانوروں اور حشرات الارض کا گزر رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۴: بَابٌ

۷۶۵: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۳۴۴: باب

۷۶۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِبْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِبْنِ الْمُنْكَدِرِعَنْ جَابِرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ عُمَرَ الْاَ يْلِيُّ يُضَعَّفُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا جس کے گرد دیوار نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن منکدر کی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبدالجبار بن عمر ایلی ضعیف ہیں۔

۷۶۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَ عْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَ يَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ عَنِ الْاَ عْمَشِ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهٗ .

۷۶۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نصیحت کے ساتھ ساتھ فرصت بھی دیا کرتے تھے تاکہ ہم ملول نہ ہوجائیں اور اکتانہ جائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار بھی اسے یحییٰ بن سعید سے وہ سلیمان سے وہ شقیق بن سلمہ سے اور وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۴۵: بَابٌ

۷۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْهِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتَا مَادِيْمَ عَلَيْهِ وَ اِنْ قَلَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَادِيْمَ عَلَيْهِ.

۷۶۷: حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے پوچھا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک کونسا عمل سب سے محبوب تھا۔ انہوں نے فرمایا جسے ہمیشہ کیا جائے چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام اپنے والد عروہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ تھا جسے ہمیشہ کیا جائے۔

۷۶۸: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۷۶۸: ہم سے روایت کی ھارون بن اسحٰق نے انہوں نے عبدہ سے وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب : شعر کے معنی دانائی اور زیرکی کے ہیں اور شاعر کے معنی دانا اور زیرک لیکن عام اصطلاح میں شعر موزوں اور مقفّی (منظوم) کلام کو کہتے ہیں جو بمقصد وارادہ نظم کیا گیا ہو اس اعتبار سے قرآن وحدیث میں جو مقفّی عبارتیں ہیں ان پر شعر کا اطلاق نہیں ہوسکتا کیونکہ ان عبارتوں کا مقفّی ہونا نہ قصد وارادہ سے ہے اور نہ مقصود بالذات ہے (۱) حدیث میں جو یہ فرمایا ہے کہ بعض شعر حکمت (کا حامل) ہوتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ سارے ہی اشعار برے نہیں ہوتے بلکہ ان میں سے بعض اچھے اور فائدہ مند ہوتے ہیں کہ ان کے ذریعہ حکمت و دانائی کی باتیں معلوم ہوتی ہیں (۲) اس حدیث میں حضرت

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی تائید کرتا ہے سبحان اللہ جس کی تائید اللہ تبارک و تعالیٰ فرماوے اس کو کسی اور کی تائید کی ضرورت نہیں رہتی یہ تائید اس بنا پر بھی کہ حضرت حسان بن ثابتؓ حضور ﷺ کی شان میں اشعار کہتے اور کفار کو جواب دیتے تھے اسی طرح حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے بھی ایک موقع پر اشعار پڑھے تو حضور ﷺ نے ان کی تائید کی معلوم ہوا کہ اسلام اور مسلمانوں کی شوکت و دبدبہ کے لئے اشعار پڑھنا مستحسن ہیں (۳) نبی کریم ﷺ اچھے اشعار کو پسند کرتے تھے اور اچھے اشعار وہ ہوتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی گئی ہو اور نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ کے مناقب ہوں (۴) حدیث باب کے ذریعہ ایسی شاعری کی مذمت کی گئی ہے جو انسان کو ہر طرف سے غافل کردے چنانچہ جو شاعر ہر وقت مضامین بندی میں مستغرق رہ کر فرائض و عبادت و تلاوت قرآن و ذکر خدا و مدی اور علوم شرعیہ سے غافل ہو جاتے ہیں ان کے اشعار قابل نفرت ہونے کے اعتبار سے اس پیپ سے بھی بدتر ہیں جو زخم میں پڑ جاتی ہے۔ یا اس ارشاد گرامی میں محض ان اشعار کی مذمت مراد ہے جو فحش و بے حیائی، کفر و فسق اور ناشائستہ مضامین پر مشتمل ہونے کی وجہ سے برے اشعار کہے جاتے ہیں (۵) مطلب حدیث کا یہ ہے کہ زبان درازی اور طلاقت لسانی کوئی اچھی چیز نہیں اپنے کلام اور اپنی زبان خواہ مخواہ کے لئے حد سے زیادہ فصاحت و بلاغت کا مظاہرہ کرنا اور الفاظ کو چبا چبا کر اور زبان کو لپیٹ لپیٹ کر چکنی چپڑی باتیں کرنا احمق لوگوں کے نزدیک تو ایک وصف سمجھا جاتا ہے لیکن جو دانشمند اور عاقل لوگ اس ''وصف'' کے پیچھے چھپی ہوئی برائی کو دیکھتے ہیں (۶) نبی کریم ﷺ جو عمل شروع کرتے اس کی پابندی کیا کرتے اور یہی مداوت آپ ﷺ کو پسند تھی واللہ اعلم۔

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمٰن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔اردو بازار لاہور ٥ پاکستان